بنیادی انحراف

www.bookmaza.com

پروفیسر احمد رفیق اختر

تالیف: سید انجم محمود گیلانی

بنیادی انحراف

پروفیسر احمد رفیق اختر

تالیف: سید انجم محمود گیلانی

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

انتساب

اس تجسس کے نام جس کی بالآخر منزل خدا کی شناخت ہے۔

پیش لفظ

2011ء کے سالانہ تعلیمی اجلاس کی تیاریاں اپنے عروج پہ تھیں کہ جنوری کے اواخر میں ایک یخ بستہ صبح کے دھندلکوں میں سے جب سورج نمودار ہوا تو چند ہی لمحات میں علم کا سورج بھی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ میرے سامنے جلوہ افروز تھا۔ پروفیسر احمد رفیق اختر مجھ سے آئندہ سالانہ اجلاس کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے اور میں ہمہ تن گوش تھا۔ کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ تنہائی میں ان سے ملاقات ہو مگر یہ وہ خوش نصیب لمحات تھے کہ جس میں وہ پورے انہماک اور روانی کے ساتھ "بنیادی انحراف" کے بارے میں اپنا تصور بیان کر رہے تھے اور میں ان کے خیالات اور تصورات کی گہرائی اور گیرائی کو جانچنے اور ماپنے کی کوشش میں حیرت کے سمندر میں ڈبکیاں کھا رہا تھا۔ یہ ایک ایسا موضوع تھا کہ جس میں انہیں ساری مسلم تاریخ کو دو گھنٹے کے لیکچر میں سمونا تھا اور اپنا تجزیہ

پیش کرتے ہوئے بتاتا تھا کہ تاریخ کے کن دوراہوں پر مسلمانوں نے اپنے بنیادی فلسفہء حیات سے انحراف کا ارتکاب کیا۔

محمد رسول ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین زمانہ میرا ہے پھر میرے اصحاب کا اور پھر میرے اصحاب کے اصحاب کا **(ثم الذین یلونھم)** سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا ہوا؟ دراصل تاریخ کے اسی موڑ پر اسلامی تاریخ نے بھی کروٹ لی اور مسلمان انحراف کا شکار ہو گئے۔ کیا وجہ تھی کہ وہ " کلاس" جو ساری کی ساری خدا شناس تھی ختم ہو گئی اور اب صرف افراد باقی رہ گئے جو خدا شناس کہلائے جاسکتے تھے **(قلیل من الاخرین)**۔

معتزلہ کے دور میں ابتدائی اور بنیادی انحراف آیا اور ایک Sudden flop کے طور پر اسلام کے اندر شکست وریخت کا عنصر محسوس ہونے لگا۔ یہی وہ وقت تھا کہ عجیب و غریب فلسفیانہ موشگافیوں کے ذریعے اسلام کی بنیادیں ہلانے کی کوشش کی گئی۔ واصل بن عطاء نے اس تحریک کا آغاز کیا۔ معتزلہ کا ایک عقیدہ یہ تھا کہ ایمان کی الگ حیثیت ضرور ہے لیکن اعمال بھی لازمی ہیں اور یہ کہ مذہبی عقائد کی عقلی توجیہہ اور تاویل لازمی ہے۔

حادث اور قدیم کی بحث چھیڑتے ہوئے خلقِ قرآن کا مسئلہ اٹھایا۔ معتزلہ اپنے عقائد کو تسلیم کرانے کے لیے طاقت کا استعمال بھی جائز سمجھتے تھے جس کی بدترین مثال امام احمد بن حنبل پر شدید تشدد کی صورت میں سامنے بھی آئی۔ بالآخر یہی **اکراہ فی الدین** دیگر اسباب کے ہمراہ معتزلہ کے زوال کا باعث بنا۔ اسی ردعمل میں ابوالحسن الاشعری جیسے لوگ سامنے آئے جنہیں خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور انہیں اسلامی عقائد کے دفاع کا حکم دیا گیا۔ خلافت سے ملوکیت کے سفر کے دوران قرآن کی Validity کو چیلنج کیا گیا۔ لفظی تحریف تو ممکن نہ تھی کہ خدا نے قرآن کی حفاظت کا خود ذمہ اٹھا رکھا تھا مگر معنوی تحریف شروع کردی گئی۔ معانی اور تفاسیر میں اپنی مرضی کے مباحث چھیڑ کر بنیادی پیغام کو pollute کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت کا عرب Temper فلاسفہ یونان سے متاثر تھا۔ اس دور میں قرآنی تفاسیر کے دو مزاج نظر آتے ہیں۔ایک وہ جو کہ Too ibral تھیں اور دوسری Too rigid تھی۔ دونوں ہی بنیادی پیغام سے دور۔ قرآن کو بحیثیت Ultimate truth پیش کرنے

کی بجائے viable truth کے طور پر پیش کیا گیا۔ اسی چیز نے قرآن کے حوالے سے کم علمی کا عنصر پیدا کیا جو آہستہ آہستہ قرآن کے صحیح فہم میں بنیادی رکاوٹ بن گیا اور بالآخر قرآن کی decorative سطح پر منتج ہوا۔ ایک اور نتیجہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی کی مذموم شکل میں نکلا۔ ہر فرقے نے قرآن کی اپنی اپنی تاویلات گھڑ لیں اور اقبال کے الفاظ " خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں" کے مصداق قرآن کے بنیادی پیغام کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا گیا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر نے میری طرف دیکھا تو میں تاریخ کے گنجلک راستوں میں کہیں کھو چکا تھا۔ کہنے لگے کہ دوسری طرف مغرب نے تمام پابندیاں توڑ کر ایک لا خدا معاشرے کی بنیاد رکھ دی اور مجموعی زندگی میں مذہب کا مکمل خاتمہ کرتے ہوئے بھرپور Denial میں چلا گیا۔ نفاقِ تصور نے مسلمانوں کو قرآن سے دور کیا اور انکار یا Denial نے مغرب کو مضبوط کر دیا۔ کہ انکار منافقت پر بھاری ہوتا ہے۔

"بنیادی انحراف" پروفیسر احمد رفیق اختر کے بہترین اور

تاریخی لیکچرز میں سے چوٹی کا لیکچر ہے جو علم کے متلاشیوں کی پیاس ضرور بجھائے گا اور ایک عرصے تک اسلامی تاریخ کے عروج و زوال کو سمجھنے میں بنیادی کردار ادا کرے گا۔

"عقل اور عشق" بھی ایک کمال کی بحث ہے جس کے متعلق چبھتے ہوئے سوالوں کا جواب پروفیسر صاحب کے اس لیکچر میں پنہاں ہے ۔ جو لوگ عشق کے حوالے سے جذباتی Commitment رکھتے ہیں انہیں شاید یہ لیکچر پڑھ کر مایوسی بھی ہو کہ پروفیسر صاحب کے نزدیک عقل ایک درجہء اولیٰ رکھتی ہے۔ایک اور لیکچر اس کتاب میں مذہب کے مددگار یا رکاوٹ ہونے کے بارے میں ہے جو انتہائی دلچسپ اور مفید ہے اور پھر آخر میں برطانیہ میں منعقدہ سوال و جواب کی نشست تو دریا کو کوزے میں بند کرنے کا اہتمام ہے۔

بالعموم یہ کتاب ایک انتہائی اعلیٰ علمی کاوش ہے اور اس کی تیاری اور عرق ریزی میں برادرم شبیر احمد چوہدری، انجم گیلانی اور ان کی ٹیم "علامات" کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ اللہ کرے کہ یہ کاوش صاحبِ کتاب سے لے کر ان کے تمام تلامذہ کے لیے توشہء آخرت بن جائے۔ آمین۔

خاکسار

اسرار احمد کسانہ

30 جنوری 2012

اسلام آباد

بنیادی انحراف دین اور سیاست کے تناظر میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا O سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ O وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ O وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ O

خواتین وحضرات! بہت مدتوں سے ہم مذہب کے بارے میں اس کے مقاصد کے بارے میں کچھ حیران و سرگرداں پھرتے ہیں۔ بہت سارے لوگ مجموعی طور پر جو کچھ بھی انہیں اپنی وراثت میں ملا اپنے انداز سے ملا اپنی تعلیمات سے ملا ان پر مطمئن ہو کے اپنی ساری زندگی گزار دیتے ہیں۔ مگر ہر ایک انسٹیٹیوشن کا اور اس زمین پہ مذہب کا ایک بنیادی مقصد بھی طے تھا۔ بڑے دنوں کی بات ہے جب سائنس دانوں نے تحقیق وجستجو میں قدم رکھا اور آیاتِ قرآنی کی تفاسیر ہونی شروع ہو گئیں۔ یوں تو تفاسیر بے شمار لکھی گئیں۔ ہر طبقہء خیال نے قرآن کی تفاسیر لکھیں۔ مگر شاید ان میں وہ پہلو نہ تھا کہ جو رفتہ رفتہ زمان و مکان کے تغیرات سے اور سائنسز کی علم و علوم کی ترقی نے وہ جو ایک بکھرا ہوا Idealism تھا، تصورات کا جو بکھراؤ تھا اس کو کچھ حدود

میں اصولوں میں Limits میں قید کرنا شروع کر دیا۔ شاید سائنس اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے کہ ہمارے سراب تخیل کو وجودِ حقیقت میں تخلیق کرتی ہے۔ سائنس اتنی خوفناک چیز نہیں تھیں کہ ان کو مذہب کا حریف سمجھ لیا جاتا۔ ایک بات ضرور تھی کہ ہمارے وہ تمام خیالات جن پہ ہمارے پاس کوئی تصدیق کا پہلو نہیں تھا حقائق کی نظر نہیں تھی کوئی معروضی گرفت نہیں تھی، ان حالات وواقعات پر سائنس نے ہمیں آگاہی دی۔ میں سائنس کو Finality قرار نہیں دے رہا۔ مگر انہوں نے ان بے شمار بکھرے ہوئے خیالات کو ایک معروضی شکل دے دی، مقید کیا، اور ان کی Authenticity اتنی بڑھ گئی کہ آج کم وبیش ہر شخص سائنس کو ادب سے اعلیٰ تر قرار دے کر ان کا چرچا بھی کرتا ہے اور ان سے مغلوب بھی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مذہبی فکر بھی سائنس سے مغلوب ہو گئی۔

خواتین وحضرات! ہمارا یہ تصور کہ مذہب دنیا میں کسی معاشرے کی تخلیق کے لیے آیا ایسا لگتا نہیں ہے۔ مذہب شروع سے انسان کو گائیڈ کرتا رہا اور تلقین کرتا رہا۔ اس کے اور انسان کے مابین ہمیشہ ایک واسطہ رہا۔ حیرانی کی بات ہے جب ڈاکٹر متعہد یہ کہے کہ Homo Sapien is Homo religious کہ ابتدائی انسان مذہبی انسان ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ اس جنگلی، وحشی، متمرد، یہ صبح شام شکار کرنے والا انسان جو اپنی زندگی کے حقائق کے لیے ہر ممکنہ وحشت تک جا سکتا تھا وہ مذہبی کیسے ہو گیا؟ چونکہ ہم اس درجہ Qualified نہیں تھے اس لئے ہمیں ان آثار وشواہد پہ اعتبار کرنا پڑا جو سائنس نے ہمیں مہیا کیے۔ علوم عمرانیات نے ہمیں Provide کیے، Fossils کی سٹڈی نے ہمیں Provide کیے۔ اور ہم اس نتیجے پہ اب Finally پہنچے، یہ متفقہ علیہ تمام Anthropologists کا confirmed Rule ہے کہ Homosapien was homo religious مگر خواتین وحضرات بات کچھ اس بھی آگے گئی۔ جب اس سے آگے گئی تو بات قرآن کی تصدیق پر اتر گئی۔ اللہ نے قرآن میں کہا کہ شروع میں سب مواحد تھے۔ بعد میں انہوں نے بت پرستی شروع کی۔ بعد میں انہوں نے اپنے خوف اپنے آسیب کو مجسم کرنا شروع کیا۔ یہ بعد کی بات ہے کہ کالی اور درگا یا Mount Greek کے چھ یا سات دیوتاؤں کی Hierarchy شروع ہوئی۔ یا ہندوستان کے لاتعداد اور

کروڑوں دیوتاؤں کی زندگیاں شروع ہوئیں۔ پہلے کیا تھا؟ اس کے اوپر میں آپ کو ایک بہت بڑے سائنس دان ایک Anthropologist کی Opinion ضرور سناؤں گا۔ یہ حیران کن حد تک حیران کن حد تک قرآن کی تفسیر ہے۔ پروفیسر میکس ہارٹ (University of California) نے ... یہ یاد رکھیے کہ اس پر (میکس ہارٹ یا دیگر ایسے لوگوں کے اقوال پر) ہماری Dependence نہیں ہے۔ مگر بعض اوقات جب سائنسز کسی قرآن کی آیت سے جا ملتی ہیں تو لگتا ہے کہ Chapter ختم ہو گیا۔ لگتا ہے کہ یہ آخری اور Final بات ہے۔ اسی طرح جب ہمیں اللہ سے یہ معلوم ہوا کہ کائنات چل رہی ہے تو تین ہزار سال کے بعد جب سائنس دانوں نے کنفرم کر لیا کہ Everything is moving in universe تو بات ختم ہو گئی۔ اور قرآن اور سائنسز (ایک نتیجے پر پہنچ گئے)۔ سائنسز کبھی بھی کسی بھی الہامی ورشن پر غالب نہیں آتیں۔ وہ اس وقت تک Uncertain رہتی ہیں جب تک کہ ایک Finality of faith کے ساتھ آ کے ان کا اتحاد نہیں ہو جاتا۔ بدقسمتی سے سائنس دانوں نے اپنے غرور میں اپنی Researches کے ناز میں پوری کی پوری Theology کو رد کر دیا۔ اور تمام Theology کی چند ایک کتابوں کی وجہ سے جن میں تحریفیں ہو چکی تھیں۔ اس کی وجہ سے سائنسدان ایک Eternal حکم الٰہی کی Rejection میں چلے گئے، مذہب سے جان چھڑا لی۔ اس لئے کہ مذہب ان کی کسی بات کی تصدیق نہیں کرتا تھا۔ اور وہ مذہب کی کسی بات کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔ اس اختلاف نے ایک بحران کو جنم دیا۔ اور آج کے دن بھی ہم سائنس کو مغرب کی میراث سمجھ کر سائنس اور مغرب دونوں کے خلاف کھڑے ہیں۔ مگر اصول علم ذرا مختلف تھا۔ اصول علم یہی تھا کہ جب اللہ موجود ہو، اللہ تھا، اور اللہ تخلیق کرنے والا تھا تو اس کی خلاقیت کسی ثبوت کی محتاج نہیں تھی۔ البتہ سائنس کو اس مقام تصدیق تک پہنچنے کے لیے تین، چار ہزار سال کا سفر کرنا پڑا۔ اور بڑی مشکلوں کے بعد دور حاضر میں کچھ ایسی آیات الٰہی کی تصدیق ہوئی جو Medieval ages میں ممکن نہیں ہو سکتی تھی۔ تو میکس ہارٹ نے بڑی عجیب وغریب بات کی اور کہا کہ "Concept of a true God is the earliest concept." اور

دوسری بات اس نے بڑی عجیب سی کہی کہ "شروع میں یہ خدا کچھ بھی نہیں تھے۔ شروع میں ابتدائے انسان میں صرف خدائے واحد کا تصور تھا۔ اس کے علاوہ کوئی اور تصور موجود نہیں تھا۔" آپ حیران ہوں گے کیونکہ لگتا یہ ہے کہ اس نے قرآن پڑھا ہے اور اس نے اس آیت کی تفسیر کر دی کہ شروع میں صرف ایک خدا تھا۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں تھے۔ بعد میں لوگوں نے اپنے اشتہا، اپنے خیالات اپنے عذر تراشے اور اپنی خرابیوں کی تصدیق کے لیے دیوتاؤں کو گھڑ لیا۔

خواتین وحضرات! اس کی تصدیق اس مصنف کے علاوہ میں آپ کو کر دیتا ہوں۔ انڈیا آپ کے پاس ہے آپ اس کی تاریخ دیکھ لیں۔ ہندوستان میں پرانے زمانوں میں دو Trinities تخلیق ہوئیں۔ دو تثلیث تخلیق ہوئیں۔ جب ہندوستان میں Aryans داخل ہوئے تو ان کا ایک خدا تھا..... خدائے واحد اندرا۔ مگر جوں ہی وہ ہندوستان میں داخل ہوئے اس کی دو شادیاں کرا دی گئیں۔ اندرا کی شادیاں متھرا اور وروتا دو دیویوں سے کرائی گئیں۔ ایک Trinity ختم ہوئی۔ بعد میں دوبارہ کچھ عرصہ لگا انہیں واحدنیت کو پلٹنے میں۔ تو بعد میں ایک خدائے برتر کی حیثیت سے "برہما" کا تصور ابھرا۔ کچھ دیر رہا اور جلد ہی اسے اس کے دو مظاہر میں گرفتار کر دیا گیا۔ جنہیں ہم "وشنو" اور "شیوا" کہتے ہیں۔ یہی کچھ Greek Mythology کے ساتھ ہوا۔ Mount Olympus کے gods ایک پوری Hierarchy ہے۔ جیسے سیاست میں ایک خاندانوں کی Hierarchy تھی ہے۔ اسی طرح ایک خاندان ترتیب دیا گیا۔ کوہ اولمپس (Olympus) پہ Zeus اس کا سربراہ تھا۔ اور اس میں Hephaestus تھے، Ares تھے Hermes تھے۔ بہت سارے خداؤں کی ایک Hierarchy تخلیق کر دی گئی۔ اور اس کے پیچھے ہمیں نہیں پتا۔ مگر خواتین وحضرات مزید جب ریسرچیز ہوئیں تو پتا لگا کہ یہ سارے دیوتا ایک خدائے واحد کی پیداوار تھے۔ جس کا نام "Cronus" تھا۔ آپ کسی بھی Mythology کسی بھی علم الاصنام کے پیچھے چلے جائیں تو آپ کو خدا ایک نظر آئے گا۔ اللہ بالکل سچ کہتا ہے۔ بالکل صحیح فرماتا ہے کہ شروع میں صرف ایک خدا تھا اور پھر لوگوں نے اپنی جبلتوں کے عذر کے لیے اپنی حرکات کو Justify کرنے کے لیے

اپنے خیالات کو Justify کرنے کے لیے خدا سے گریز کرتے ہوئے انہوں نے متعدد دیوتاؤں کی تخلیق کی اور انہوں نے ان کی پرستش شروع کر دی۔

خواتین وحضرات! مذہب تھا کیوں؟ سوال تو یہ ہے کہ مذہب تھا کیوں؟ کیا اللہ نے ایک بستی اس لیے بسائی تھی۔ اس لیے پیدا کی تھی کہ یہ لوگ اپنے اپنے نظام لائیں۔ اپنی اپنی حرکات کریں۔ اپنے اپنے طریقے اختیار کریں۔ مختلف قوموں میں بٹیں رنگوں میں بٹیں۔ یہ سارا کچھ اس لئے تھا کہ زمین ان کے سپرد تھی۔ بھلا وہ زمین کس حیثیت کی مالک ہے جو بذات خود اتنی کمزور ہے کہ فضا سے آتا ہوا ایک پتھر اس کے وجود کو مسمار کر سکتا ہے۔ فضا سے آیا ہوا ایک Asteroid، سائنسی نقطہ نظر سے میں بات کر رہا ہوں، اس کے پورے وجود کو تحلیل کر سکتا ہے۔ اس زمین میں جس میں ہم رہتے ہیں ہماری زندگیوں سے بڑھ کر ہمارا ثبات تو یہ ہے کہ یہ زمین انتہائی غیر معقول Situation میں ہے۔ کوئی بھی چند ایک بہت بڑے زلزلے اس کو مدار سے نکال سکتے ہیں۔ کسی بھی جگہ بے پناہ پانی جو زمین پر تین حصے موجود ہے۔ اگر کبھی یہ بپھر گیا تو ساری زمین زیر آب آ سکتی ہے۔ آسمانوں سے گزرتا ہوا برف کا سیلاب آٹھ، آٹھ، دس، دس، میل اس زمین کو اپنے اندر دھنسا سکتا ہے۔ کیا پہلے یہ نہیں ہوا؟ یقیناً ہوا۔ صرف انسان کی آبادیوں کے بعد یہ کم ہوا یا جزوی طور پر ہوا۔ مگر اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے کہ کبھی زمان و مکاں میں ایسی Situation آ جائے جس کا ہمیں کچھ پتا نہیں۔ اگر ایک محدود سونامی آ سکتا ہے تو ایک بین الارضی سونامی بھی آ سکتا ہے۔ اور اس میں کسی بھی زندگی کے بچنے کا کوئی امکان نہیں۔ کیا ہم نے طوفان نوح کو نہیں دیکھا کہ بمشکل ایک کشتی کے سوار اس طوفان سے بچ سکے۔ سوال یہ ہے کہ زمین کیا ہمارا اتنا پرامسکن تھا کہ ہم اس پہ آرزو بنا کر یا اپنے بزرگوں کی لاشیں دفنا کر ان علاقوں کو اپنی قیام گاہ قرار دے کر ابدالآباد تک اس زمین پہ ہم نے رہنا تھا۔ یہ کہاں کا تصور ہمارے ذہن میں پیدا ہو گیا۔ اس کی تو کوئی سائنس گواہی نہیں دیتی۔ اس کا تو کوئی آثار ہی موجود نہیں ہے۔ پھر آخر مذہب کس لیے تھا؟ خواتین وحضرات انسانی آبادیوں کے بعد اگر کوئی خدا کو جاننے کی خواہش تھی تو خدا میں تھی۔ ہم کہاں اس قابل تھے کہ ہم اللہ کی آرزو کرتے۔ ہم کہاں اس قابل

تھے۔ ہماری ہمتیں کیا تھیں کہ ہم خدا ئے کائنات کی آرزو کرتے۔ ہم میں کون سا ایسا کمال تھا۔ کیا ہم نے آسمان کو اپنے سروں پہ بلند نہیں دیکھا تھا۔ ہم نے دیکھا نہیں تھا کہ زمانے میں کوئی انسان اس بلند چھت کو نہیں چھو سکا۔ ہم تو اس زمین میں اس کم حیثیتی کے مالک تھے کہ خدا کے تصور کے سوا اس کے قرب کی کسی قسم کی کوئی آرزو نہیں کر سکتے تھے۔ مگر یہ اللہ کی مہربانی تھی۔ پروردگار عالم نے چاہا تھا کہ ایک ایسی مخلوق بناؤں ۔ ایک ایسی تخلیق کروں ایک ایسی ہستی میں اپنے ہاتھوں سے بناؤں ۔ اس نے کہا تھا کہ اے شیطان تو اس شخص کے خلاف ہے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ خواتین وحضرات ہاتھوں سے بنانے کی کوئی غرض بھی تو ہوگی ۔ خیال تو ہوگا پروردگار عالم کا کہ سب کائنات پہ میرا حکم ہے۔ جبر ہے۔ کون ایسا ہے جسے میں کہوں کہ میری عبادت کرو اور وہ انکار کر دے ۔ دیکھا نہیں آپ نے قرآن میں کیا کہا اللہ نے۔ ہم تو ویسے ہی ڈرنے اور بھاگنے والے انسان تھے۔ اس نے کیا کہا؟ کہ اے زمین و آسمان میں نے تم میں احکام رکھ دیے ہیں، میں نے تم میں کچھ حکم رکھ دیے ہیں ۔ مرضی سے آؤ یا نہ آؤ۔ تمہیں آنا ہی پڑے گا۔ زمین و آسمان نے کہا اے مالک و کریم ہماری کیا مجال ہے۔ ہماری کیا مجال ہے ہم تو اپنی مرضی سے آئیں گے۔ ہم تشکر سے آئیں گے۔ ہم تو آپ کے تابعدار ہیں۔ خواتین وحضرات انسان کو اللہ نے اپنے لیے تخلیق کیا۔ میں جب بھی سوچتا ہوں تو میرے اندر کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ میں اپنا خدا تخلیق کرتا ۔ میں رب کائنات کو تخلیق کرتا ۔ اس نے ہمیں اپنے لیے تخلیق کیا ۔ جب اس نے ہمیں اپنے لیے تخلیق کیا تو ابتدائے علم کی حیثیت سے وہ واقف تھا اس کو پتا تھا کہ یہ اس قابل نہیں ہے کہ اپنے مسائل حل کر سکے ۔ اس قابل نہیں ہے کہ اپنا رزق تلاش کر سکے۔ اس قابل نہیں ہے کہ زمین پہ بسر اوقات کے طریقے مرتب کر سکے۔ تو سب سے پہلے نزول انبیاء ہوا۔ سب سے پہلے نبی اس لیے آئے۔ نبی کا مطلب ہی غیب کی خبر بتانے والا ہے۔ خواتین وحضرات جب چھوٹے چھوٹے طبقے تھے۔ گلیاں چھوٹی تھیں ۔ رستے مختصر تھے۔ منزلیں طویل تھیں ۔ فاصلے بہت زیادہ تھے تو ایک ایک ملک میں بیس بیس نبی آیا کرتے تھے۔ Carriage نہیں تھیں۔ میسج Portable نہیں تھا۔ آگے جا نہیں سکتا تھا۔ ایک ایک جگہ پر بھی پانچ پانچ چھ چھ نبی ہو سکتے تھے جو میسج کو آگے Carry کرنے کے

قابل نہیں تھے۔ نبی اس وقت کسی چھوٹے سے چھوٹے گروہ کا بھی ہو سکتا تھا۔ پانچ آدمیوں پر بھی نبی ہو سکتا تھا۔ اور قیامت میں تو کچھ نبی ایسے آئیں گے جن کے ساتھ صرف ایک امتی ہوگا۔ خواتین و حضرات اس محدودیت کی وجہ سے نبی رسول نہ بنے۔ ان کے پاس کتاب نہیں آئی۔ انہوں نے مبیّج دیا مگر Verbal دیا۔ احکام بھی تو تھوڑے تھوڑے آرہے تھے۔ ایک ایک کر کے آ رہے تھے۔ نزولِ قرآن آیت در آیت ہو رہا تھا۔ آدمؑ کو ایک آیت دی جا رہی تھی۔ نوحؑ کو دو آیتیں دی جا رہی تھیں۔ موسیٰ کو Ten Commandments دی جا رہی تھیں۔ جستہ جستہ نزولِ آیات ہو رہا تھا۔ مختصراً لوگ انبیاء بنائے جا رہے تھے۔ مگر جب شہری آبادیاں منسلک ہو گئیں۔ لوگ اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ مبیّج کی ترسیل آسان ہو گئی، لوگ تعداد میں بڑھ گئے اور تمدن شہر شروع ہو گیا تو پھر انبیاء کی جگہ مقتدر، اولوالعزم، صاحبِ مرتبہ رسولوں کو بھیجا گیا۔ پھر داؤد علیہ سلام آئے، موسیٰ علیہ سلام آئے، عیسیٰ علیہ سلام آئے۔ مگر کہاں تک مبیّج جاتا۔ بلوغتِ فکر بھی تو مکمل ہو رہی تھی۔ کہاں ذہنِ انسان 750cc سے چلا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد 850cc کا بریَن ہوا اور پھر ایک جھٹکا لگا اور 1700cc پر چلا گیا۔ پھر ہوتے ہوتے اس کی بلوغتِ فکر سے 2000 کیوبک سینٹی میٹر تک چلا گیا۔ ذہن اتنا بالغ ہو گیا تھا تو ظاہر ہے کہ مبیّج نے بھی مکمل ہونا تھا۔ رسولِ اکرم ﷺ کی شانِ مبارک یہی تھا کہ آپ مبیّج کی بھی تکمیل کر رہے تھے اور رسولوں کی بھی تکمیل کر رہے تھے۔ رسولوں میں انبیاء کا حصہ موجود تھا مگر انبیاء میں شاید رسالت محدود تھی۔ Verbal تھی اور اس کو کتاب کے ذریعے آگے بیان نہیں کیا جا سکتا تھا۔

خواتین و حضرات! پھر ایک سوال آخر یہ کیوں؟ کیا کسی مذہبی معاشرے کی تخلیق زمین کے لیے ہے؟ کیا اگر ایک کیمونسٹ معاشرہ قائم ہے، ایک ڈیموکریٹ معاشرہ قائم ہے۔ تو کیا اللہ کو ضد پڑی تھی کہ وہ اپنا بھی ایک مذہبی معاشرہ تخلیق کرتا۔ ایسے بالکل نہیں تھا۔ مذہبی معاشرے کی تخلیق زمین کے لیے بالکل نہیں تھی۔ مذہبی معاشرے کی تخلیق اس لئے تھی کہ وہ آلات اور وہ Conditions جیسے شرع کی تعریف ہے..... "کم سے کم وہ زادِ راہ جو بندے کو منزل تک پہنچا دے۔ وہ اصول، وہ طریق زندگی وہ انسان کی سہولت جو اس کو کم سے کم زادِ راہ کے ساتھ واپس

اپنی منزل تک پہنچا دے"۔ کبھی بھولی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے رہی کو۔ وہ جو غم منزل تھا سینہ انسان میں، وہ جو اللہ سے جدائی تھی، وہ جو احساس میں ہر وقت ایک خلش تھی کہ کبھی نہ کبھی ہم اپنے پروردگار کی صحبت ضرور حاصل کریں گے۔ ہم محبت خدا میں کہیں نہ کہیں رسائی ضرور پا جائیں گے۔ اس مقصد کے لیے آپ کو شرعی نظام دیا گیا۔ اس نظام کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں آسانی رہتی ہے آگے بڑھ کر خدا سے جا ملنے کی۔ اور یہی شریعت کا مقصد تھا جس کی شاید نیت طریقت میں تھی۔ شریعت کی نیت طریقت میں تھی۔ خواتین و حضرات طریقت خیمے کا وہ ستون ہے جس پہ خیمہ بلند ہوتا ہے۔ اگر اس بنیادی ستون کو نکال دو تو خیمہ دھڑام سے نیچے آ گرتا ہے۔ شاید یہی ایک مقصد تھا مذہب کا کہ نیت خدا سے ملنے کی ہو تو تمام مذہب صوفیائی بن جاتا ہے۔ اور اگر خدا سے ملنے کا وصال کا کوئی خیال نہ ہو تو تمام مذہب صرف ایک رستہ رہ جاتا ہے، کارکردگی رہ جاتی ہے جس کا مقصد کوئی نہیں ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہماری دنیاؤں میں دو بہت بڑے پہلو جو ہیں Exist کرتے ہیں۔ ایک دنیا ہے جو خدا کے بغیر ہے۔ ایک دنیا ہے جو خدا کے ساتھ ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ جتنے بھی سوال سمیٹتے جائیں۔ آخر میں صرف ایک سوال رہ جائے گا کہ خدا مانتے ہو کہ خدا نہیں مانتے ہو۔ میری زندگی کی ایک ایک Activity یہ ڈیمانڈ کرتی ہے کہ میں سب سے پہلے اس مسئلے کا جواب ڈھونڈوں کہ خدا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ اگر ہے تو میں نے اس کی بات ماننی ہے یا میں نے اس کی بات نہیں ماننی۔ خواتین و حضرات ہم لوگ جو ماننے والے ہیں۔ وہ ایک لحاظ سے ان لوگوں سے بہت Different ہیں جو ماننے والے نہیں ہیں۔ میں بہت بڑا Difference آپ کی نگاہ میں لا رہا ہوں۔ جو خدا کو نہیں مانتا وہ قبر تک ہے۔ مگر جو خدا کو مانتا ہے وہ ابدلآباد تک ہے۔ جو خدا کو نہیں مانتا اس کی زندگی ستر، اسی یا نوے سال ہے۔ اور جو خدا کو مانتا ہے۔ اس کی زندگی جو ہے Billions and Trillions year of Galaxial life پر منحصر ہے۔ یہ چھوٹا فرق تو نہیں ہے۔ یہ کوئی اتنا معمولی فرق نہیں ہے۔ میں مرنے تک زندہ ہوں ایک نقطہ نظر سے۔ اور میں مرنے کے بعد اصل زندگی کو پہنچتا ہوں دوسرے نقطہ نظر سے۔ یہ اتنا بڑا فرق ہے کہ اس پہ غور کیے بغیر ہم زندگی گزار نہیں سکتے۔ اب آپ خود سوچیے کہ خدا کو ماننا

محض میرے تصوری کوشش ہے۔ ان لوگوں کو بھی جو خدا کو نہیں مانتے اگر ان کو یہ چوائس دیا جائے

کہ کسی صورت میں کیا تم اپنی زندگی کے Beyond جانا چاہتے ہو۔ اور اگر یہ بھی کہا جائے کہ

تمہیں عذاب مسلسل دیا جائے گا مگر ایک کروڑ سال کی زندگی ضروری جائے گی تو عذاب مسلسل کی

زندگی قبول کرلیں اپنے اس حادثہ مرگ کو Avoid کرنے کے لیے۔ تو خواتین وحضرات یہ

بہت بڑا Difference ہے۔ ہم اگر اللہ پر اعتبار نہ رکھیں تو ہماری زندگی بہت مختصر اور بے معنی

ہے۔ مجھے بتائیں افتخار عارف صاحب کے اشعار کی اور میرے کچھ لکھے پڑھے کی کیا وقعت ہے؟

اگر میں آرام سے یہ سوچوں کہ میں نے قبر تک جانا ہے۔ افتخار صاحب نے بھی صرف قبر تک ہی

جانا ہے۔ تو مجھے کیا غرض پڑی ہے کہ پیچھے والوں کے لیے کلام چھوڑ کر جاؤں۔ آپ کا خیال یہ ہے

وہ میری قبر پر آ کے جب کلام پڑھیں گے یا میری تعریف کریں گے تو مجھے کوئی سرور حاصل ہوگا۔

جب خاک میں ہڈیاں تک بھی رل جائیں گی۔ جو ایک Concept ہے۔ Material

Concept of death تو آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے وہ شہرت پسند آئے گی جو میں پیچھے

چھوڑ چکا، مجھے علم ہوگا تو میں خوش ہوں گا۔ اس شہرت کا کیا فائدہ جو مجھے زندگی کے بعد ملے۔ مجھے

اس عزت کا کیا فائدہ؟ کیا چیز میں کما کے دنیا سے گزروں گا؟ ایک بات اور ذرا غور کر لیجیے کہ

باوجود اس سارے Intellectual euphoria کے جو ہم اپنے آپ کو تعظیم دیتے ہوئے

کرتے ہیں ہمعز زہوتے ہوئے کرتے ہیں۔ کبھی آپ نے سوچا کہ جانور بیچارہ کہتا تو ہوگا جو مرضی

کرلو، جو مرضی Intellectualism کرلو آخر اس کی زندگی کا بھی انجام تو میری طرح ہی ہے۔

اگر ایک روٹین سے ایک اینیمل لائف دیکھی جائے اور ایک بڑے Top intellectual کی

لائف دیکھی جائے۔ تو بات چیت کا کیا اثر پیچھے رہ جائے گا اگر قبر تک ہی آپ نے جانا ہے۔

Ultimate تو وہی انجام ہے کھانا، پینا، ایک دو بچے پیدا کرنے کے بعد مٹی میں جا ملنا۔ It's

horrible, it's simply devastating. This idea is absolutely

creates a sense of anarchy in man. اتنی مجبوری کی زندگی ہے اور اس

حالت میں ہم اس خدائے واحد کے شکر گزار رہتے ہیں کہ اس نے اس زندگی کی اصلیت ہم پہ

واضح کر دی اور بڑی وضاحت سے بتایا کہ یہ صرف ایک وقفہ حیات ہے۔ **مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ**"{البقرہ:36} چھوٹے سے ایک وقفے کیلئے کسی آزمائش کے لیے"**وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ** ○" جب یہ چھوٹے موٹے ٹیسٹ گزار لو گے تو تم اپنے پروردگار کی رحمت کے سائے میں بےقراں زندگی کے وارث ہوں گے اور تمہاری وراثتیں شمار نہیں کی جاسکیں گی" **وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ** "{ الِ عمران :14} اللہ کے پاس تمہارے لئے اتنا کچھ ہے اور اتنا انعام ہے اور اتنی زندگی ہے کہ "**كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَتَهِ كِفْكَا فُهَا كَكَمِينَ كَانَ مِنْ كَلِكِ**"{چہل کاف از سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ} تمہیں اتنی طویل زندگی ملی ہے کہ تم ایک ایک ستارے کو سجاؤ گے۔ایک ایک ستارہ جو شاید زمین سے سینکڑوں اور لاکھوں مرتبہ بڑا ہو۔ اتنا چھوٹا سوال نہیں ہے کہ ہم پھر مذہب کو Neglect کریں یا اسے عذر میں ڈال دیں۔ اسی لیے امام بن سیرینؒ نے کہا تھا کہ دیکھو مذہب بڑی Serious بات ہے اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ لیتے کہاں سے ہو۔

خواتین و حضرات! ایک تھوڑے سے افسوس کی بات یہ ہے کہ چلو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ چھ ارب لوگوں میں صرف ایک ارب کے قریب مسلمان ہیں۔تھوڑے زیادہ یا کم و بیش ہوں گے اور پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک ارب مسلمانوں میں اتنے سارے طبقات شامل ہیں کہ ان کو مسلمان کہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ان میں سیکولر بھی ہیں ان میں کچھ دہریے مسلمان بھی ہیں۔ Hardly, it's not believable, it's not believable کہ ہم میں سے کتنے Naturally اللہ کو مانتے ہیں اور کتنے اس عقیدے پر ایک سادہ سے عقیدے پر یقین رکھتے ہیں۔ اس موقع پر میں ایک حدیث ضرور آپ سے Quote کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر زمانہ میرا ہے اور میرے اصحاب کا ہے سب سے بہتر "**ثم الذین یرونھم**" اس کے بعد میرے اصحاب کے اصحاب کا زمانہ ہے "**ثم الذین یرونھم**" میرے اصحاب کے اصحاب کے اصحاب کا زمانہ ہے۔حیرانی کی بات ہے کہ حضور ﷺ

نے فرمایا اس کے بعد شاید یہ معاشرہ کوئی گواہی کے قابل نہیں رہے گا۔ ایمانداری نہیں رہے گی۔ کوئی یقین نہیں رہے گا۔ آخر یہ سب کیوں ہوا؟ What is the basic problem with religion? what happened to religion? سیاسی طور پر تو ہم جانتے ہیں کہ حضرت حسن علیہ سلام کے بعد خلافت ختم ہوئی اور ملوکیت شروع ہوگئی۔ مگر ملوکیت کوئی ذہنی زندگی تو نہیں ہوتی۔ خاندانی Chain کی Orders ضرور ہوتی ہے مگر آپ خود غور کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق تبع تابعین کے بعد مذہب کی وہ صورت نہیں رہتی۔ تبع تابعین کے بعد لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ گواہی دے سکیں۔ وہ ایمانداری سے رہ سکیں۔ اور ان پہ ایسے غلبے ہیں کہ جیسے پہلے موجود نہیں تھے۔ اب دیکھیے ہوا کیا؟ ہوا یہ کہ صرف تھوڑے سے عرصے کے بعد اعتزال کی Movement شروع ہو گئی ہے۔ اعتزال کی موومنٹ کیوں شروع ہوئی؟

خواتین وحضرات! ایک بہت بڑا نکتہ آپ کو بتانے چلا ہوں۔ پہلی کتابوں کے بارے میں اللہ یہ کہتا ہے۔ وہ اعتراض کرتا ہے۔ پہلی کتابوں کے بارے میں اللہ یہ کہتا ہے **"ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ "** {البقرہ 75:} کہ جانتے بوجھتے ہوئے تم نے کتابوں میں تحریف کر دی۔ اب یہ لفظ میرے نہیں رہے۔ یہ جملے میرے نہیں رہے۔ میں ان کی تائید نہیں کرتا۔ اب تورات وہ نہیں ہے جو میں نے نازل فرمائی تھی۔ اب یہ انجیل بھی وہ نہیں ہے جو میں نے نازل فرمائی تھی۔ تم نے جان بوجھ کر ان کے لفظ بدل دیے **"حِطَّةٌ"** کی بجائے **"حِنطَةٌ"** کر دیا۔ تم نے مطالب اپنے اخذ کر لیے۔ پھر ایک اور الزام لگایا **"لِيَشْتَرُواْ بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً "** {البقرہ 79:} تم نے میری ان آیات کو بیچا اپنے اغراض ومقاصد کے لیے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰؑ نے یہودی فلسطیوں (Philistine) کو بڑا کھل کے کہا کہ تم کیسے خبیث لوگ ہو کہ ہاتھی نگل دیتے ہو اور مچھر چھاننا شروع کر دیتے ہو۔ تمہارا یہ حال تھا کہ اپنے مقاصد کی خاطر تم نے چھوٹی چھوٹی آیات کی تحریف کی۔ ان کو اپنے حکمرانوں کو خوشنودی کے لیے بیچا۔ مگر خواتین و حضرات! قرآن میں یہ ممکن نہیں ہو سکا۔ قرآن میں یہ ممکن نہیں ہو سکا۔ قرآن کے الفاظ کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لی۔ **"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ "** {الحجر 9:}

ہم نے اس ذکر کو نازل ہے۔ ہم نے اس کتاب کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ دیکھا آپ نے کتنا فرق پڑ گیا کہ اب پہلی کتابوں کی طرح قرآن میں تحریف نہیں ہو سکتی تھی۔ اللہ نے بڑی سختی سے کہا کہ اس کی حفاظت تمہارے ذمے نہیں۔ میں نے تمہارے ذمے کتابوں کی حفاظت ڈالی تھی پھر جو تم نے ان کو حشر کیا اب وہ میری کتابیں نہیں رہیں۔ مگر اس کتاب کی Finality کی شہادت میں خود ہوں۔ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت میرے ذمے ہے۔ تمہارے ذمے نہیں ہے۔ الحمد اللہ **"وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا" {النساء:122}** کون اللہ سے سچا ہے؟ کہ آج تک یہ وہی لفظ ہے وہی فقرہ ہے وہی زیر ہے وہی زبر ہے جو اللہ کے رسول ﷺ سے شروع ہوا۔ واقعتاً ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ اللہ نے اپنی کتاب کی مکمل حفاظت کی۔ خواتین و حضرات! پھر المیہ کیا ہوا؟ کتاب تو محفوظ ہو گئی مگر جہاں پہلی کتابوں میں لفظاً تحریف ہوئی تھی۔ قرآن میں معنوی تحریف شروع ہو گئی۔ مطالب میں تحریف شروع ہو گئی۔ اغراض و مقاصد میں تحریف شروع ہو گئی۔ اب ذرا غور کیجئے کہ سب سے پہلی تحریف اور آخری تحریف ایک ہی طرح کی ہے۔ اعتزال کی تحریف اور دور حاضر میں وہ پرویزیت ہو یا وہ غامدیت ہو یا وہ ذاکریت ہو ایک ہی طرح کی تحریف ہو رہی ہے۔ خواتین و حضرات! ذرا غور کیجئے گا کہ شاید قرآن لوکل ہو۔ شاید اس کی ضرورت آفاقی نہ ہو۔ شاید جو اس وقت آیت اتری ہے اس میں زیر زبر کا فرق ہو۔ شاید قرات کے Difference سے اس آیت کا کچھ اور مطلب نکلتا ہو۔ یہ تمام تر تحریفات جو ہیں یہ معنوی ہیں People tried their best to prove some difference in the Aaya-e-Quran. حتیٰ کہ جناب علیؓ کرم اللہ وجہہ کے زمانے میں بھی لوگ ان کے پاس گئے اور کہا یا علیؓ سنا ہے کہ کچھ قرآن زائد ہے آپ کے پاس اور کچھ خصوصی آپ پر اللہ نے رحمت کی ہے۔ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم ایک ایک لفظ، ایک ایک نقطہ ایک ایک زیر، ایک ایک زبر وہی ہے جو تم پڑھتے ہو، ہاں مگر یہ ہے کہ ہمیں فہم قرآن زیادہ ملا ہے۔ ہاں یہ ہے کہ ہمیں فہم قرآن زیادہ ملا ہے۔ یہ فتنہ اتنا بڑھ گیا کہ بادشاہوں نے سرپرستی کی۔ دیکھئے معاملہ کیا ہوا؟ معاملہ یہ ہوا کہ اعتزال تحریف قرآن نہیں کر سکی۔ معتزلہ کی

سو ومنٹ تحریف نہیں کر سکی مگر معتزلہ نے کہا یہ کلامِ رسول ﷺ ہے اور خیالِ خدا ہے۔ معتزلہ کا پہلا Answer یہ تھا۔ یہ سب سے بڑی Drift تھی جو عالمِ اسلام میں آئی جس میں انہوں نے یہ کہنا چاہا کہ قرآن خدا کا کلام نہیں خیال ہے اور زبان رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ خواتین و حضرات اگر ہم ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات مان لیں تو پورے کا پورا اسلام جو ہے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اگر میں ایک لمحے کے لیے بھی قرآن کو کلامِ رسول ﷺ مان لوں تو پورے کا پورا اسلام نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اگر میں قرآن کو خدا کا کلام نہ مانوں۔ مگر یہ ہوا کیوں؟ عرب سادہ دل تھے۔ جتنا بھی تھا اس کے انٹرسٹ ہی اور تھے۔ وہ Sensuous تھا، Sensual تھا۔ حسی قسم کی قوم تھی۔ سونگھنے والی قوم تھی۔ کھانے والی قوم تھی۔ پینے والی قوم تھی۔ عرب Intellectuals نہیں تھے۔ وہ لوگ شاعر تھے۔ ان کی اپنی ہمت تھی۔ وہ قبائل کے قصیدے گاتے تھے۔ افراد کی تعریف اور ہجو کرتے تھے۔ ان کو بڑے تصورات سے بڑا کم واسطہ پڑا تھا۔ مگر آنے والے خیال بڑے Different تھے۔ فلاسفہ یونان ارسطو، سقراط، افلاطون، مصر کا پلاٹینس یہ بڑے گہرے لوگ تھے، بڑی زبردست عقلیت کے ماہرین تھے۔ آج بھی مشکل سے کسی نے سقراط سے آگے کی سوچ سوچی ہے، آج بھی۔ بڑی مشکل سے آج ہمارے دور میں بھی جب کوئی فلاسفہ یونان کے پیٹرن سے گزرتا ہے تو اتنی Attractive فلاسفی ہے اتنی مضبوط اور پر اثر فلاسفیز ہیں ان لوگوں کی کہ کوئی شخص بھی مبہوت ہوئے بغیر ان اذہان کی تعریف کیے بغیر نہیں گزر سکتا۔ مگر خواتین و حضرات فرق صرف اتنا ہے کہ تمام تر فلاسفہ یونان اپنے معاملات حل نہیں کر سکا۔ بحثیں بڑی شاندار کیں معاملات پہ، الٰہیات پہ، معاشرت پہ، معیشت پہ بلکہ جاتے جاتے Athenians کو Democratic lessons بھی دے گئے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اسلام کی وجہ سے تو آج بھی ہم مسلمان ہیں لیکن Athenians کی وجہ سے یونان 40 برس بھی نہیں چلا۔ یہ فرق ہے۔ یہ فرق رہا کہ ان کے تمام فلسفہ ہائے خیال نے ان کے تمام دلائل و براہین میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ زمانہ آگے چلا سکتے۔ ان کے مفروضے اتنے پاورفل نہیں تھے کہ اس کی بنیاد پہ کسی بڑی قوم کی Morality کو ترتیب دیا جا سکتا اور قوانینِ ثباتِ اقوام میں ان کا کوئی دخل نہیں تھا۔

خواتین وحضرات! ایک سادہ سی کم تعلیم یافتہ قوم کے لیے وہ اتنا خوفناک اثر چھوڑ گئے کہ ایک دم ان کی کہی باتوں سے لوگ مغلوب ہو کر قرآن کے دفاع کی بجائے قرآن سے ان کے خیالات کے اثبات ڈھونڈنا شروع ہو گئے۔ یہ تاویل کی وہ قسم تھی جس سے مذہب مطلقاً اپنے جواز سے نکلنا شروع ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے مداخلت کی، کوئی شک نہیں، کچھ لوگ بڑے لڑے۔ ان میں احمد بن حنبلؒ بھی تھے۔ ان میں سادات کرام بھی تھے۔ ان لوگوں نے جدوجہد کی اپنی جانیں تک نذر کرنے پر اتر آئے مگر بدقسمتی سے کوئی اتنی پاورفل دلیل لے کے وہ نہیں آئے تھے۔ صرف اپنے ایمان کی ثابت قدمی کی وجہ سے انہوں نے وہ زوال روک تو لیا۔ انہوں نے خلقِ قرآن کے مسئلے کو کم تو کر لیا مگر وہ مسئلہ جو ہے لوگوں کے اذہان سے نہیں نکلا Later on in the progress of Islam we visibly see, we visibly see کہ بہت سارا فرق جو ہے زمانے کو ان کی Approaches سے پڑ گیا۔ ابھی ہم کچھ بڑے علماء کی Discussion جب شروع کریں گے تو آپ کو احساس ہو گا کہ یہ تو ہمارے بڑے بڑے لوگ تھے پھر یہ بھی کیا اس Drift کا شکار ہو گئے۔ یقیناً اس ڈرفٹ کا شکار ہو گئے۔ یقیناً انہوں نے قرآن کی بجائے فلسفیانہ نقطۂ نظر سے اپنی زمین وآسمان کو دیکھنا شروع کر دیا یہاں تک بحث ہوئی۔ یہاں تک کہ خدا جب تھا تو کائنات ازلی تھی اور خدا Manage کر رہا تھا کائنات کو۔ خدا مالک نہیں تھا۔ وارث نہیں تھا۔ خدا نے بنائی نہیں کائنات۔ کائنات ازلی تھی اور خدا وہیں کہیں آس پاس تھا پھر اس نے اس پوری کائنات کو Manage کر کے زمین بنائی یعنی They were giving the credit to God for managing the universe but not to creating the universe اور یہ مسئلہ ان کے ذہنوں میں چلتا چلا آیا مگر اگر آپ اس کی نوعیت قرآن کے ساتھ رکھ کے دیکھیں تو بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت بڑی Change تھی قرآن کی اپروچ سے بالکل جدا گانہ ایک نئی ڈگر پہ ایک پورے کا پورا اسلام چل رہا تھا اور ایک دن نہیں صدیوں ایسے چلا۔ تمام مفکرین جو بیچ میں آئے جن کو ہم بغیر سوچے سمجھے بہت بڑے مفکرین مانتے ہیں بدقسمتی سے ان کے عقائد اگر تفصیل میں پڑھے جائیں تو وہ خدا سے

بہت دور تھے۔ چاہے ان میں کوئی جلال الدین رومی ہو۔ چاہے ان میں ابن سینا ہو۔ چاہے ابن رشد ہو اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری متاعِ اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ مگر آپ ان لوگوں کے عقیدے کو اسلام سمجھو گے تو میرا خیال ہے قیامت تک مسلمان نہیں ہو سکتے۔ یہ حیرانی کی بات ہے۔ خواتین و حضرات! Again I would say کہ مذہب کا ایک مقصد مسلسل رہا کہ کسی بھی سوسائٹی میں انبیاء اگر نہ بھی ہوں تو کسی نہ کسی سوسائٹی میں کوئی نہ کوئی فرد تو Communing حاصل کر لے اللہ کے ساتھ۔ ان کا مقصد پوری کی پوری قوموں کو خدا کا بندہ بنانا تھا۔ پوری کی پوری قوموں کو ولائیت دینا تھا۔ اللہ کے نزدیک کوئی غیر ولی ہے ہی کوئی نہیں۔ سچ پوچھو تو اللہ کے نزدیک زمین پر صرف دو گروہ ہیں **"اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُواْ یُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُواْ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ یُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَـئِکَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ" {البقرہ: 257}** کہ زمین پر صرف دو ولی ہیں۔ اللہ کے ولی ہیں جو اندھیروں سے نور کو آ رہے ہیں اور شیطان کے ولی ہیں جو نور سے اندھیروں کو جا رہے ہیں۔ خواتین و حضرات! سوال تو پیدا ہو گا کہ کیا پہلے شیطان کے ولی نور میں ہوتے ہیں پھر اندھیروں میں جاتے ہیں اور کیا اللہ کے ولی پہلے اندھیروں میں ہوتے ہیں پھر نور میں جاتے ہیں۔ تو آیات بڑی وضاحت سے یہ بات بتا رہی ہیں کہ ایک ایکوی بیلنس ہوتا ہے۔ ایک ایکوی بیلنس ہوتا ہے جس پہ ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔ **"وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا" (7) "فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (8)" {الشمس}** پھر کوئی فسق و فجور سے تقویٰ اختیار کرنا شروع کر دے تو وہ مسلم ہے مومن ہے اور اگر کوئی تقویٰ کو فسق و فجور کے ماتحت کرنا شروع کر دے تو وہ اولیائے طاغوت میں چلا جاتا ہے۔ ایک ایکوی بیلنس سٹیٹ سے ایمان کی موومنٹ شروع ہوتی ہے۔ ان میں رد و بدل بھی ہوتا ہے۔ کسی وقت کوئی مومن بڑی جلدی سے فسق و فجور کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی کوئی فاسق اچانک اللہ کا ولی بن جاتا ہے جیسے حضرت مجاہد بن ایازؒ جیسے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ۔ یہ وہ لوگ تھے جو اچانک اپنی زندگی میں Revision of decision کی وجہ سے یک دم اپنا رخ موڑ گئے اور اللہ کے بہترین لوگوں میں شریک ہو گئے۔

خواتین وحضرات! قرآن کے ساتھ ایک اور ٹریجڈی بھی ہوئی۔ وہ ٹریجڈی یہ تھی کہ کچھ لوگوں کا ذہن چونکہ محدود تھا I.Q low تھا۔ جیسے آج کل ہمارے اردگرد بہت سارے لوگ ہوتے ہیں اور ان کو دعویٰ خلافتِ قرآن حاصل ہے۔ مگر ان کے IQ's اتنے Low ہیں کہ وہ اتنے Rigid ہوجاتے ہیں کہ توفیق ہی نہیں دیتے اگلے بندے کو اختلاف کی۔ اختلاف ضروری نہیں کہ اختلاف کے لیے ہو۔ کبھی کبھی اختلاف مزید فہم کی درخواست ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جب لوگ سوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں یا آپ سے بحث کرتے ہیں تو ضروری نہیں کہ آپ کی تردید کر رہے ہوں یا آپ سے لڑ رہے ہوں بلکہ وہ بڑی Simply کہتے ہیں کہ I have not been able to understand, I am confused I still want more explanations تو کبھی کبھی لوگ مزید علم کے لیے آپ سے درخواست کر رہے ہوتے ہیں اور یہ علم کا اصول ہے کہ وہ استفسار سے آگے بڑھتا ہے سوال سے آگے بڑھتا ہے۔ آگہی پاتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں جو دو طبقات ہوئے ان میں درمیانہ طبقہ بڑی مشکل سے نظر آتا ہے۔ ایک طبقے نے قرآن کو اپنی فکر کے مطابق محدود کرنا شروع کر دیا اور ایک طبقے نے قرآن کی وضاحت ان اصولوں سے شروع کر دی جن کا انہیں خود بھی پوری طرح علم نہیں تھا۔ ایک ترجمہ Confusing تھا اور ایک Rigid تھا۔ ایک فلسفہ قرآن لاتاکل اور طبقاتی تھا۔ اور دوسرا فلسفہ قرآن اتنا محدود تھا کہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہو گیا جس میں اللہ کہتا ہے **"طٰـہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰٓی" {طٰـہٰ:2-1}** کہ اے سردار میں نے قرآن کو مشقت کے لیے نہیں اتارا It's a relaxing book یہ تو مینوئل (Manual) ہے۔ ملک کا مینوئل ہے۔ زندگی کا مینوئل ہے۔ کائنات کا مینوئل ہے۔ یہ تو آسانی کیلئے ہے۔ جب قانون نہیں آئے گا تو آپ فطری طور پر اس طریقہ کار کو سمجھ نہیں پاؤ گے اور Frigidity کا شکار ہو جاؤ گے۔ Friction کا شکار ہو جاؤ گے۔ آپ کی زندگی معمول سے غیر معمولی حیثیت کو چلی جائے گی اور اعتدال ختم ہو جائے گا۔ ان دوسرے لوگوں نے قرآن کو بحیثیت کتاب ضرور تسلیم کیا مگر اس کو Viable truth سمجھا Ultimate truth نہیں سمجھا۔ وہ اپنے طنطنہ خیال میں اپنے جیسے Narcissism میں خود

پسندی، فلسفہ، میں یہ کہنے کے لیے تیار ہی نہیں تھے۔ جیسے اگر کسی ان پڑھ کا Faith فرض کرو میرے Faith کے ساتھ مل جائے تو میں اس لئے انکار کردوں کہ میں تو نہیں اس کے ساتھ چل سکتا۔ یعنی یہ لوگ اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ کبھی کبھی ایک اعلیٰ ترین انٹلیکچوئل کا اور ایک عام آدمی کا Faith ایک ہو سکتا ہے، انداز فکر ایک ہو سکتا ہے۔ مگر بعض لوگ صرف اس غرور سے کہ ہم زیادہ ذہین اور عالم ہیں وہ کسی غریب کے Faith کی تردید اس لیے کر دیتے ہیں کہ بھلا اس کو کیا پتہ اور جان بوجھ کے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ یہ تنافر جو ہے طبقاتی تنافر ہے ذہنی تنافر ہے۔ ہمیں ایسی انا دیتا ہے کہ ہم اصلی معانی کو بھی تحریف میں بدل دیتے ہیں۔ خواتین و حضرات! اقبال نے آپ کو بتایا ہے ناں تھوڑا بہت اس کو پتا تھا۔ مگر بدقسمتی سے وہ خود بھی کبھی کبھی اس میں شامل ہو جاتا تھا کہ کہا

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

مختصراً اس نے Point out کر دیا۔ ڈاکٹر کیرن آرم سٹرانگ نے بہت کچھ مطالعہ کرنے کے بعد کہ Later, after hundred year Islam doesn't seem to be the same. کچھ فرق پڑ گیا اس کے اندر، اس میں کوئی اختلاف پڑ گیا۔ ایسا لگتا ہے یہ وہ اسلام نہیں ہے جو پہلے دیکھا گیا تھا۔ اب اسلام میں کیا ہے؟ اذیت بڑی ہے۔ سکالرز بڑے ہیں۔ بڑے بڑے اچھے فلسفی ہیں جن کو ہم دانشورانِ اسلام کہتے ہیں۔ بھئی وہ دانشور اسلام ہو سکتا ہے جو اسلام کا ہی بیڑہ غرق کر دے۔ وہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ اللہ نے ایک بندہ تخلیق کیا معتزلہ کے بعد مُرجیہ کے بعد۔ وہ انہی میں سے ایک تھا۔ یہ ابوالحسن الاشعری تھے۔ ابوالحسن الاشعری معتزلہ کا شاگرد تھا، جبائی کا شاگرد، اس نے جبائی کو کہا کہ ایک مسئلہ پیش ہو کہ اگر ایک بوڑھا، ایک جوان اور ایک بچہ مر جائیں تو بتاؤ وہ کہاں کہاں جائیں گے؟ اس نے کہا کہ دیکھو جی بوڑھا جہنم میں جائے گا۔ جوان جنت میں جائے گا اور بچہ اعراف میں جائے گا۔ اس نے کہا کیوں؟ وضاحت کرو استاد یہ کیسے ہے؟ تو اس نے کہا بوڑھا تو مرا ہی کفر پہ اس لیے جہنم میں جائے گا۔ جوان جو ہے اس کا اللہ کو پتہ تھا، اس کو موت اس لیے آئی کہ اللہ نے کہا اگر یہ جیتا رہا تو ایسے ناقص کام کرے گا کہ یہ جہنم میں جائے گا اس لیے اس کو پہلے سے ہی اٹھا

لیا اور اس پہ مہربانی کی۔ تو ابوالحسن نے کہا بچے کا کیا قصور ہے وہ اعراف میں کیوں جائے گا کیونکہ کل کوئی بچہ اگر اللہ کو یہ کہے کہ اے اللہ اگر مجھے تو موقعہ دیتا، تھوڑی سی مجھے مدد دے دیتا تو میں بھی اچھے کام کرتا اور میں بھی جنت میں چلا جاتا، مجھے اعراف میں کیوں تو نے پھینک دیا۔ یہ اس وقت یہ موشگافیاں ہو رہی تھیں۔ حالانکہ اگر معتزلہ مسلمان ہوتے، اگر اس وقت کے عالم واقعی مسلمان عالم ہوتے۔ تو وہ حدیث رسول ﷺ کوٹ کر کے بڑی آسانی سے چلا جاتا کہ مسلمان کا جو بچہ مرتا ہے بلوغت سے پہلے وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے بلکہ وہاں جا کر اپنے ماں باپ کا منتظر ہوتا ہے۔ اور جب وہ جنت میں پہنچتے ہیں تو ان کا استقبال کرتا ہے۔ مگر انہوں نے خدا اور رسول ﷺ سے انحراف کرتے ہوئے اپنی فلسفیانی توجیہات سے مذہب کو مزین کرنا شروع کر دیا۔ یہ اتنی بڑی تحریف تھی کہ صدیوں اسلام میں جاری رہی۔

اسلام زوال پذیر ہونا شروع ہو گیا۔ اندلیسیہ میں، مصر میں، فاطمیہ حکومت تک یہ زوال پذیری جاری رہی۔ خواتین وحضرات نئے نئے گروپس پیدا ہوتے رہے۔ اتنے زیادہ گروپس پیدا ہوتے رہے کہ ہر نیا گروپ جو ہے وہ قرآن ہی کی تاویل دے رہا تھا۔ قرآن ہی سے مقاصد پورے کر رہا تھا۔ لفظ نہیں Change کر رہا تھا۔ مطالب کو بدل رہا تھا۔ اس عرصے میں آپ دیکھتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی بھرمار ہے جن میں سے کوئی Crooked فطرت کا استاد جو ہے وہ اپنے مقصد کے لیے با آسانی آیات قرآنی کا سہارا لے سکتا تھا۔ ان میں خوارج بھی شامل ہیں۔ ان میں سنی بھی شامل ہیں، بے شمار ان کے گروہ۔ شیعہ بھی ان میں شامل ہیں اور بعد ازاں آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے مزید گروہ پیدا ہونے شروع ہو گئے اور ان میں کرامتا، باطینہ اور ملاحدہ بھی ہیں۔ ان میں اسماعیلیہ بھی ہیں۔ ان میں جبریہ بھی ہیں۔ ان میں قدریہ بھی ہیں۔ ان میں وعیدیہ بھی ہیں۔ آپ جتنے گروہ دیکھتے ہیں ایسے لگتا ہے کہ قرآن کو Simplicity سے نکال کر ہر آیت کو ہر بندہ اپنے مطالب کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ سوال وہی رہ جاتا ہے کہ اگر ان کے مطالب صحیح ہوتے تو وہ جو مذہب کا Basic purpose ہے اور نتیجے کے لیے جس پہ سب سے زیادہ اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ان میں کتنے لوگ تھے جو خدا کی شناسائی

کا شرف حاصل کر پائے؟ ان میں کتنے لوگ تھے جو Ultimate مذہب کی غرض و غایت کو پا سکے؟ مذہب کے نتائج کس نے حاصل کیے؟ اس کا انجام کس نے حاصل کیا؟ کیا ان گروہین میں سے کوئی اللہ کے دوست اور ولی گزرے؟ اور اگر گزرتے تو معاشرہ ضرور اصلاح پا جاتا۔ ایسے نہیں ہوا کسی سکول سے کسی بھی سکول سے کسی ایسے بندے کا سراغ نہیں ملتا۔ یہاں میں تصوف کے لوگوں کی بات نہیں کر رہا۔ ان میں چند Individuals مذہب کی اصلی غرض و غایت پر قائم رہے اور بالآخر انہوں نے خلائق کو اپنی تحقیق و جستجو کے بعد خدا کی محبت اور انس کے اسباق دیے۔ یہ مختلف الخیال لوگ تھے۔ ان کی لائن آف تھارٹ Singular تھی۔ یہ اس کائنات کے Alone rangers تھے جنہوں نے انفرادی سطح پر خدا کی تلاش کی۔

خواتین وحضرات! بہت بڑی مسلمان سلطنت کے زوال شروع ہو چکے تھے۔ مغرب اس وقت نیا نیا عقل کو آیا تھا۔ مسلمان تو آ چکے تھے۔ مغرب نیا نیا Dark ages سے ابھرا تھا۔ Renaissance اور Reformation نے ذہنِ مغرب کو فکری بنیادیں مہیا کیں مگر ان کا مذہب ان کی انکوائری سے لڑنے کے قابل نہیں تھا۔ بہت جلد انہوں نے مذہب سے نجات پا لی۔ انہوں نے اپنی Inhibition سے جو انہیں مذہب کے بارے میں تھی، اس سے بڑی جلدی نجات پالی۔ ان میں Hollyoaks, Bradlow and a long line (including) Francis Bacon وغیرہ بڑی جلدی سے پلٹے مذہب کو خیر آباد کہتے ہوئے سیکولرسٹ اور ڈیموکریٹ ہو گئے۔ انہوں نے کہا مذہب کو ویسے ہی ماننا ہے تو مانو۔ حجرے میں جانا ہے تو جاؤ لیکن سوسائٹی میں انہوں نے مذہب کی کسی قسم کی مداخلت برداشت نہ کی۔ Because they knew it very well کہ وہ رومن کیتھولک ہوں یا پروٹسٹنٹ Inquiries ہوں یا Calvinist ہوں یا کسی بھی قسم کے Nestorian Christian ہوں، ان کو اچھی طرح پتا تھا کہ It is not workable in the society وہ اپنے مذہب سے اس درجہ بیزار ہوئے کہ Total acquittal شو کر دیا۔ اور

اس خوف اور وحشت کے Inhibition کو توڑ دیا اور وہ اپنے مذہب کے خوف اور وحشت کے Aspect سے آزاد ہو گئے۔ And finally I would be able to some up this whole attitude of the Christians. کہ وہ ہم سے اس لیے بہتر ہو گئے کہ نفاق تصور نے مسلمان کو قرآن سے دور کر دیا۔ اور ڈینائل (Denial) نے مغرب کو مضبوط کر دیا۔ غور کیجئے گا جو میں بات کہہ رہا ہوں کہ ہمارے ذہنی نفاق نے ہمیں قرآن سے اللہ سے دور کر دیا۔ مگر ایک Blatant نکلے، کورے انکار نے مغرب کو واش کر دیا۔ ان کے سر سے وہ بوجھ اٹھا لیا جو ہم آج تک اٹھائے پھرتے ہیں بغیر Commitment کے۔ ہم نے اپنی تعلیمات کو چھوڑ کر بیچ میں جو یہ فرضی مداخلتیں جمع کیں اس کی وجہ سے ہماری تعلیمات دین میں بڑا گہرا نفاق پیدا ہو گیا، گروہی، ذاتی نفاق اور ہم مذہب سے دور ہو گئے۔ ہمارے نفاق تصور نے مسلمان کو قرآن سے دور کر دیا اور ڈینائل نے مغرب کو مضبوط کر دیا۔ اور اصولی بات یہ ہے کہ ڈینائل نفاق پر بھاری ہے۔ کسی چیز کا سادہ سا انکار اعتبار کی منافقت پہ بھاری ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے آپ ان کا حال بھی دیکھ رہے ہو اور اپنا حال بھی دیکھ رہے ہو۔ ہم ان کو الزام نہیں دے سکتے۔ ہمارے تصور دین میں نفاق تھا۔ Purpose کوئی نہ رہا، گروہی انتشار پیدا ہو گیا Classified ہو گئے۔ ہمیں واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی بڑی گہری ذہنی منافقت کا شکار ہو گئے۔ یورپ آزاد ہو گیا Deny کر گیا مذہب کو چھوڑ دیا، ترک کیا۔ جاؤ ایک ڈیکوریشن پیس کی طرح مذہب کو سنوار کے Corners پر رکھ دو۔ دل ہو تو کسی Grecian ern کی طرح کسی Relic کی طرح متبرکات کی طرح جا کے کوئی کپڑا چوم لینا کسی دیوار پر بوسہ دے لینا۔ اس کے علاوہ وہ انہوں نے مذہب کو کوئی حیثیت نہیں دی۔ چونکہ ان کا ڈینائل کھرا تھا ان کا انکار کھرا تھا اس میں منافقت نہیں تھی وہ ہم پہ بھاری ہو گئے۔ کیونکہ ہمارے اقرار میں منافقت تھی۔

خواتین و حضرات! مسلمان پلٹے بھی۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمانوں کو دوبارہ عروج حاصل نہیں ہوا۔ ایک بڑے مزے کی بات آپ کو بتاؤں، اب میں آپ کو Medieval ages کو لا رہا ہوں۔ مسلمان گرا پڑا تو میں آئیں ان کو دوبارہ قومیں رہیں۔ کچھ شکستیں ہوئیں بڑی بڑی

سلطنتیں مسلمانوں کی بن گئیں۔ مگر تین Revival ہوئے۔ حیرانی کی بات ہے یہ تینوں Revival کیوں ہو گئے؟ آخر اتنی گئی گزری حالت میں یہ Revival کیسے ہو گئے۔ بڑی عجیب سی بات ہے کہ سب سے پہلا Revival سلجوقی صورت میں آیا۔ سلجوقیوں کی صورت میں اور سلطان تغلق کے بیٹوں نے اسلام کو سہارا دیا۔ ملک شاہ نے سہارا دیا۔ سلطان الپ ارسلان (سلطان سنجر) نے دیا۔ کیوں ہوا ایسے؟ وجہ یہ تھی کہ یہ زیادہ بڑے تھنکرز نہیں تھے۔ یہ صرف Basic values تک رہ گئے۔ جہاد تک رہ گئے۔ زکوٰۃ تک رہ گئے۔ صدقات تک رہ گئے۔ انہوں نے حقارت کی وجہ سے حکما فلسفیانہ موشگافیاں، علماء کی خرافات بند کرا دیں اور کہا ایک Straight اسلام پہ چلو۔ یہ متشدد نہیں تھے۔ آرٹس پلتے رہے۔ کھلی راہیں کو چلیں۔ انسانی ہنر آگے بڑھتے رہے مگر یہ جو دینی Approaches تھیں جنہوں نے بادشاہوں پر قبضہ کر کے اسلام کی بنیاد کمزور کر دی، یہ ختم ہو گئیں۔ ان کے اخلاص مذہب نے اور ان کے اس Practical attitude نے مذہب کو دو سو برس کے لیے پھر غالب کر دیا۔ اور خواتین و حضرات جب سلجوقیہ گئے، اب پھر عالم اسلام اسی حال میں تھا کوئی Intellectual movement نہیں تھی۔ کوئی Commitment نہیں تھی۔ پھر ایک نیا خاندان پیدا ہو گیا۔ ایوبیہ خاندان پیدا ہو گیا۔ زنگی خاندان پیدا ہو گیا۔ اتابک زنگی کے ایک سپہ سالار سلطان صلاح الدین ایوبی نے جس کے بارے میں مورخ متفق ہیں کہ بادشاہ بھی تھا اور اللہ کا ولی بھی تھا۔ خواتین و حضرات! پھر ایک وقت آیا پھر مسلمانوں کا وہی عالم ہو گیا پھر وہی گرنے پڑنے لگ گئے۔ سلطان کا ؤن کے بعد پھر وہی زوال شروع ہو گیا۔ زوال کیوں شروع ہو جاتا تھا کیونکہ Basically religious commitment کوئی نہیں تھی۔ وہ جو Top ranking commitment تھی وہ کوئی نہیں تھی۔ ہاں چند لوگ آجاتے تھے جو Individual حیثیت میں اتنے مخلص تھے کہ وہ پوری مملکت اسلامیہ کو دوبارہ آگے لے جاتے تھے۔ پھر بہت بڑا زوال آیا۔ اندلیسہ میں حکومتِ مسلمان ختم ہو گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ Central empire بھی ہاتھ سے جاتی رہی۔ یعنی بغداد بھی تباہ ہوا اور قاہرہ بھی گیا۔ لگتا یہ تھا کہ مسلمان ختم ہو گئے۔ مگر ایسے ہی دور میں

حجتہ الاسلام محمد بن احمد بن الغزالیؒ کا ظہور ہوا اور دوبارہ اس نے اسلام کو ابوالحسن اشعریؒ کی طرح واپس لانے کی کوشش کی۔ اس کے دو شاگرد ہوئے اور ان شاگردوں نے الجیریا، مراکش یعنی اہل مغرب کی ایک نئی تازہ حکومت قائم کی۔ جسے ہم المرابطین کی حکومت کہتے ہیں۔ جس کا سب سے مشہور حکمران یوسف بن تاشفین تھا۔ ایک اچھے نیچرل مسلمان کے پیدا ہونے سے سپین پہ دو سو سال مسلمانوں کی حکومت بڑھ گئی۔ دو سو برس سپین میں اور مسلمان قائم رہ گئے۔ جب یوسف بن تاشفین کو زوال ہوا تو دوبارہ ایک سادہ سا صحرائی مسلمان اٹھا اور المواحدین کی شکل میں الیعقوب المومن نے اسلامی فتوحات کے دو سو سال اور بڑھا دیے۔ خواتین و حضرات! اس عرصے میں مسلمان کیا کر رہے تھے؟ یہ میں ضرور آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ابوالحسن عسارہ کے استادوں کے بعد دو Movements ایسی اٹھیں جنہوں نے کوشش کی کہ مسلم تصور کو اور اس خالصیت کو واپس لایا جائے۔ ان میں ایک ابوجعفر احمد بن محمد ابن اسلامہ جو تحاویہ کے امام تھے اور ایک ابو منصور محمد بن محمد ابن محمود الماتریدی، یہ دو ایسی کوششیں تھیں جس میں سعی کی گئی کہ نیچرل اسلام کو دوبارہ واپس لایا جائے۔ مگر اتنی طاقت ان میں نہ ہوئی کہ پورے کا پورا Pattern of Thought چیلنج کر دیا جاتا۔ اس عرصے میں تصوف نے بڑی ترقی کی۔ لگتا تھا کہ کوئی نہ کوئی صوفی مذہب کو اس بحران سے نکال لے گا مگر صوفی بھی تین قسم کے اثرات کے تحت تھے۔ نوفلاطونیت Plutonius of the Greek، بدھ مت، مسیحیت اور اخوان الصفا۔ ان تمام میں خفیہ پن آ گیا۔ تصوف نے بھی اپنے آپ کو چھپانا شروع کر دیا۔ رمز نکال لیے، اشارے کنائے۔ بھلا آپ خود بتاؤ ایک سادہ سا سوال یہ ہے کہ خدا کے پاس کوئی شخص جا رہا ہوا اور اگر اس کا اخلاص ہو تو اس کو اتنا Secret ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا یہ گناہ تھا جو وہ کر رہے تھے؟ مثلاً آج بھی آپ بڑے بڑے پیروں فقیروں کے پاس جائیں گے تو وہ تسبیح دیتے ہوئے پتہ ہے آپ کو کیا Instruction دیتے ہیں کہ کسی اور کو نہ بتانا، یہ نہ ہو کہ مفت تسبیح آگے چلی جائے۔ ہیں جی! آج بھی وہ Pattern of thought موجود ہے۔ اب بہت سارے بڑے نام خواتین و حضرات جو ہماری تاریخ میں گزرے ہیں ان میں جو مسلم فلسفے کا بانی ہے وہ ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق

الکندی (801ء تا 873ء) ہے۔ بڑا دانشور، بڑا سائنسدان بڑا فلسفی۔ وحی کا قائل ہے مگر عقل کے بغیر وحی کو تسلیم نہیں کرتا۔ باوجود بہت بڑا فلاسفر ہونے کے وہ یہ جرات تو نہیں کرتا کہ وحی کو Deny کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی محمد بن محمد ابن ترخان ابن ازلغ ابونصر فارابی (870ء تا 950ء) پیدا ہوئے اور اس نے قریباً قریباً یونانی فلسفے کو مسلم ثقافت میں لانے کی بھرپور کوشش کی اور اس کا بھرپور دفاع کیا اور مسلمان ثقافت کے پس منظر کو بالکل یونانی فلسفہ سے ہم آہنگ کر دیا۔ شیخ الرئیس ابوعلی حسین ابن عبداللہ ابن سینا (980ء تا 1037ء) پیدا ہوئے۔ موصوف کے نزدیک خدا کی ذات تو منفرد و یکتا ہے۔ وہ واجب الوجود ہے اور مطلق طور پر سادہ ہے۔ باقی تمام اشیاء ممکن الوجود ہیں۔ خدا مکمل وحدت ہے۔ مگر ابن سینا ذہن و جسم کی ثنویت کا قائل نہیں ہے۔ وہ تمام چیزوں کو مفروضے سمجھتا ہے۔ وہ ملائکہ کو ایک اعلیٰ صفت سمجھتا ہے۔ جنات کو اعلیٰ صفت سمجھتا ہے۔ وہ ان تمام اشیاء کو خیالی اور مثالی سمجھتا ہے۔ خواتین و حضرات! مجھے نہیں سمجھ آتی کہ آپ اللہ کو مانتے ہو اور یہ بھی مانتے ہوں کہ وہ جن نہیں پیدا کر سکتا۔ یہ بات مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اگر اللہ کو قادر مطلق مانتا ہوں اور میں کہوں ملائکہ وجود نہیں رکھتے مخلوق نہیں ہیں۔ خدا نہیں ملائکہ پیدا کر سکتا۔ وہ صرف آپ کے اندر صفات پیدا کرتا ہے۔ تو اللہ کے بارے میں یہ اتنی بڑی بدگمانی ان فلاسفرز کو تھی کہ وہ اپنے تصورات کو اسلام پر محیط کر رہے تھے۔ آج کل بھی یہ ہوتا ہے۔ جناب پرویز نے بھی یہی کیا۔ بہت سے بڑے دانشور ہیں جن کا خیال ہے کہ اگر میں پنکھا چلانے کا بٹن نہیں دبا سکتا تو خدا کیسے چلا سکتا ہے۔ اپنی قوتوں پہ گمان کر کے جب نے ہم خدا کو اپنی طرح کا انسان سمجھتے ہوئے بہت سارے فیصلے ایسے کیے جس میں گمان ہوتا تھا کہ ہمارے فلاسفرز یہ سمجھتے تھے کہ خدا ان کی طرح کوئی ایسی ہی معمولی کارکردگی کی حامل شخصیت ہے جو By Chance خدا بن گیا۔ (زیرلب تبسم کے ساتھ) اگر اللہ کو یہ چانس ملا تو ایسا چانس مجھے بھی تو مل سکتا ہے ناں۔ ان کا خیال تھا کہ کوئی جنات نہیں ہیں۔ کوئی فرشتے نہیں ہیں کوئی عذاب قبر نہیں ہے بلکہ پتہ نہیں قبر بھی ہے کہ نہیں ہے۔ یہ سارے لوگ اس تصور کے مالک تھے کہ خدا جو ہے اس کی اپنی Limitations ہیں اور یہ ہمارے امام تھے۔ خواتین و حضرات! آگے چل کر ابوبکر محمد بن یحیٰ

ابن صائغ ابن باجہ (وفات 1138ء) نے تھوڑا سا اختلاف کر کے یہ ضرور کہا کہ دیکھو باقی ساری چیزیں اپنی جگہ پر مگر زبان کو ذکرالٰہی میں مشغول رکھا جائے۔ اور اللہ کی تسبیح وتہلیل جاری رکھی جائے۔ پھر ایک نیا فلاسفر پیدا ہوا جو ابوبکر محمد ابن عبدالمالک محمد ابن محمد ابن طفیل (ابوبکر محمد ابن عبد الملک محمد ابن محمد۔ وفات 1185ء) کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ وہ فلسفہ اشراق کے ماہر اور نوفلاطونی ہیں۔ اگرچہ اس کے نزدیک سب سے بڑی سعادت خدا کی معرفت ہے۔ مگر وہ یونانی فلسفہ سے تو نہیں مل سکتی۔ تو موصوف نے یحییٰ بن یقظان ایک کریکٹر تخلیق کیا اور اس تخلیق کو Imaginary بنایا اور اس میں جبر وقدر کے مسائل زیر بحث لاتے ہوئے ہمیں اس نوعیت پہ پہنچایا کہ تمام تر Approach towards life, universe and God is only mental and there is no other touch. شاید ان کو وحی تسلیم کرتے ہوئے دشواری پیش آ رہی تھی۔ اب آخر میں آپ سے ذکر کروں گا ایک بہت بڑی شخصیت کا جو مغرب کے استاد سمجھے جاتے ہیں اور مغرب نے فلسفے کا شعور ابن رشد سے لیا۔ ان کا پورا نام ابو الولید محمد احمد ابن رشد (1126ء تا 1198ء) تھا۔ ان کو قرآن پہ کتنا اعتبار تھا اس کی ایک مثال آپ کو دے دوں کہ جب کسی نے پوچھا کہ ابن رشد آپ عذاب عاد وثمود کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو جواب میں اس نے کہا کہ تم تو ان کے عذاب کی بات کرتے ہو مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ تھے بھی کہ نہیں تھے۔ یعنی یہ انحراف کی ایک صورت تھی کہ انہوں نے کسی جگہ بھی قرآن کو اور اس کی Interpretations کو فائنل قرار نہیں دیا۔ بلکہ یہ کہا کہ تم ان کے عذاب کی باتیں کرتے ہو مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ تھے بھی کہ نہیں۔ آج کے زمانے میں اگر ابن رشد ہوتا تو پتا چل جاتا کہ قوم عاد وثمود کے سراغ نکل آئے ہیں اور اللہ سچا تھا اور ان کی بدگمانیاں غلط تھیں۔

خواتین وحضرات! ایک دور ختم ہوتا ہے۔ مسلمان بہت خوار ہو چکا ہے۔ کم ہو چکا ہے اور گرا پڑا ہے۔ Medieval ages گزر گئے ہیں۔ طاقت اور سلطنت کے غلبے ختم ہو گئے ہیں۔ عثمانیوں کے ویانا کے محاصرے ختم ہو گئے ہیں۔ مصر پہ نپولین کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ سعودی عرب جو ہے عثمانیہ سلطنت کے خلاف کھڑا ہے۔ مسلمانوں میں گروہی فرقاتی بڑھ گئی

ہے کہ ایک نئے فتنے نے مسلمانوں میں Second digression پیدا کر دی ہے۔
Second digression اور بڑی Heavy digression میں آگے چل کر ضرور اس پہ روشنی ڈالوں گا۔ اس عرصے میں بڑے بڑے مصلح اور ریفارمر پیدا ہوئے۔ ان کے نام میں موٹے موٹے آپ کو بتا دیتا ہوں کہ Russia میں امام شامل، سوڈان میں محمد احمد السنوسی۔ پھر ان لوگوں نے ایک فزیکل جدوجہد شروع کر دی۔ سنوسی کامیاب ہوا مہدی السوڈان کی شکل میں۔ امام شامل کو چیچنیا میں شکست ہوئی۔ آپ شہید ہوئے مگر آپ نے بڑی دلیری سے ایک جنگی جہاد کا عمل جاری رکھا۔ آگے بڑھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں امام ابن تیمیہ نے جوان کے سردار تھے عین جالوت کے معرکے میں منگولوں کو شکست دے کے مسلمانوں کے دفاع کا بندوبست کیا۔ مگر ان سب میں ایک پہلو موجود تھا اور ایک غائب تھا۔ یہ Practical جہاد کا تو از حد شوق رکھتے تھے اور خارجی مذہب کی یعنی بیرونی مذہب کی تلقین کو بڑا اشد اور ضروری سمجھتے تھے۔ مگر ان کو داخلی اسلام سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ یہ جو اسلام میں بڑی بڑی موومنٹس اٹھتی تھیں، ایسے لگتا ہے کہ باوجود ان کی بہترین کوشش کے اللہ کی تائید ان کی طرف نہیں تھی۔ میں اللہ کی تائید اس لیے کہتا ہوں کہ خدا کے دو وعدے تھے جو ہر حال میں پورے ہونے تھے ایک وعدہ تو یہ تھا **"وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ" {الِ عمران: 139}** کہ سستی نہ کرنا غم نہ کرنا اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب ہو۔ مگر لگتا یہ ہے کہ اس عصر میں کوئی غالب نہیں تھا۔ اور دوسری بات خواتین و حضرات! اللہ نے کہا کہ میں نے لکھ دیا ہے کتاب میں کہ میں میرے رسول ﷺ اور میرے مومنین غالب رہیں گے۔ مگر یہ غلبے کا کوئی وقت نہیں تھا۔ ہر جگہ مسلمان مغلوب تھا اور ہر جگہ مسلمانوں پہ ایسی آفات اتر رہی تھیں۔ ان کو یہ نہیں پتا لگ رہا تھا کہ باوجود مسلمان ہونے کے، جیسے آج اس ملک (پاکستان) میں ہمیں پتا نہیں لگ رہا کہ باوجود مسلمان ہونے کے خدا کی مدد کیوں نہیں پہنچ رہی۔ اللہ کا قول مبارک موجود تھا کہ **"أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ" {البقرہ: 214}** ہم

پوچھتے رہتے تھے کہ **"مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ"** کب آئے گی اللہ کی مدد؟ اب تو خیر اللہ کی مدد مہدی کے وجود میں قائم ہے۔ مگر کوئی وقت ایسا نہیں تھا کہ جب لوگوں نے یہ سوال نہیں کیا۔ آخر مسلمان اتنا گرا پڑا کیوں ہے؟ اتنا مظلوم کیوں ہے؟ کہاں گئی اللہ کی مدد؟ پھر کچھ لوگوں نے بزعم خود Assume کیا کہ وہ ایک Practical religion کی مدد سے اسلام کو واپس لائیں گے۔ مگر ان کا اللہ سے کوئی ایسا رابطہ نہیں تھا کہ خدا موسیٰ کی طرح ان میں سے کسی کو کہتا کہ موسیٰ تو ڈرتا کیوں ہے قوم سے۔ جب موسیٰ ڈرے اور کہا اے پروردگار! میں نے تو قتل کیا ہوا ہے فرعونِ مصر کا تو مجھے تو وہ مار دیں گے۔ تو اللہ نے کہا موسیٰ، ڈرتا کیوں ہے۔ میں تیرے ساتھ نہیں ہوں۔ بدقسمتی سے ان تمام Movements کو دیکھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ اللہ ان کے ساتھ نہیں تھا۔ امام شامل تھے عبدالقادر تھے۔ محمد اسنوسی واحد بندے ہیں جو اس میں کامیاب ہوئے مگر تھوڑے عرصے بعد سوڈان دوبارہ غلامی میں چلا گیا۔ آج کے دور میں دیکھیے Latest Movements کی Tendency اور بھی سختی کی طرف چلی گئی۔ بجائے اس کے کہ وہ سبق سیکھتے اور Drift back کرتے وہ مزید Drift کر گئے اور سیاست میں، حکومت میں، مذہب میں انہوں نے اتنا متشددانہ رویہ اختیار کیا کہ ان میں سے بھی کسی کو اللہ کی رحمت پہنچتی نہیں لگتی۔ ان میں ابوسیاف، جماعتِ اسلامی، اخوان المسلمون، حزب اللہ، حماس، طالبان یہ سارے کے سارے لوگ جو ہیں۔ Physicaly they are trying اپنے آپ کو درست سمجھتے ہوئے ایک Particular مذہب کی Interpretation کی وجہ سے یہ غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر خواتین وحضرات! پھر سوال وہیں جاتا ہے کہ کیا خدا ان کے ساتھ ہے؟ اور اگر خدا ان کے ساتھ ہے تو پھر ان کی فتح و نصرت کو کون روک سکتا ہے۔ Do they not believe in God? ان کو نہیں پتا اللہ نے کیا کہا ہے؟ ان کو اس چیز کا نہیں پتا کہ خدا نرمی سے ملتا ہے۔ ان کو نہیں پتا کہ خدا خلوص اور محبت سے تمہارا شریک حال ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک ایسا پیٹرن وضع کیا ظاہرہ عبادات کا جو ضروری تھیں مگر ان کی اتنی زیادہ Exploitation ضروری نہیں تھی کہ اس کی بناء پر لوگوں کو کافر و مشرک Declare کیا جائے۔ سوسائٹی سے اپنے آپ کو کاٹ لیا جائے

اور Truth کو محض اپنی میراث سمجھا جائے۔ ان کی ان غلطیوں نے عالم اسلام کو مزید Demage کیا جیسا کہ ہم جانتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے یہ تحریکات شروع ہوئیں۔ محمد بن عبدالوہاب نے اس کو اور پروموٹ کیا۔ عثمان فوزی نے کیا۔ شریعت اللہ نے کیا۔ سید محمد بریلی نے انڈیا میں کیا۔ اصلاح پارٹی نے کیا۔ اب حزب التحریر پارٹی فلسطین میں اسی کام میں لگی ہوئی ہے اور اسلامک فاؤنڈیشن آف ازبکستان بھی اس کام میں لگی ہوئی ہے۔ All we try to do is to tell them. کہ خدا کے لیے اتنی بڑی Digression جو آپ اسلام سے کر بیٹھے ہو۔ رسول اللہ ﷺ سے کر بیٹھے ہو۔ قرآن سے کر بیٹھے ہو اس سے پیشتر کہ تم خدا کے لیے جاؤ کہیں نہ کہیں تو کوئی واسطہ اور تعلق خدا سے پیدا کر لو۔ اس سے پیشتر کے تم خدا کے نام پر جہاد کرنے جاؤ خدا کو ساتھ تو لے لو کہ وہ تمہارا شریک جنگ ہو۔ اللہ نے کہا جو میرے لیے لڑنے کیلئے نکلتے ہیں میں ان کے ہراول میں نکلتا ہوں۔ تمہارے ہراول میں وہ کیوں نہیں آ رہا؟ Why are they not putting a question to themselves یہ بہت بڑی Drift جو عالم اسلام میں ہے اس کے لیے میں اور آپ دعا گو ہیں کہ خدا ہمیں توفیق دے۔ We should go back to the early age of Islam سیدھا سا اسلام تھا۔ اللہ نے کیا کہا، رسول ﷺ نے کیا سمجھایا اصحاب نے کیا سمجھا۔ اس کے باہر کوئی اسلام نہیں تھا۔ باقی سب تاویلات تھیں۔ معنوی، لفظی، غیر اخلاقی اور غیر ضروری تاویلات۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کا افلاس ہماری حدود سے نکل نہیں رہا۔

آخر میں ایک بہت Important مسئلہ جو رہ گیا تھا کہ قرآن پہلے بھی تمام علومات سے آگے تھا۔ قرآن آج بھی بڑا آگے ہے۔ سائنس پہلے بھی قرآنی تعلیمات کو توڑ کرنے کی فکر میں تھیں حالانکہ ان کو یقین نہیں تھا۔ Nobody believed in the Book. مگر ایک مسلمان کا، کسی بھی زمانے کے ایک مسلمان مفکر کا ایک قاعدہ تو ہونا چاہیے تھا کہ They should have referred, quoted and tried to understand. کہ اگر ہم نے اتنی اندھا دھند سائنسی فکر کی تائید کرنی ہے تو کم از کم اپنے قرآن حکیم کو تسلی سے پڑھ

لیں۔ کچھ عقائد کی بنیاد پر جو قرآن میں شروع سے موجود تھے۔ قرآن پڑھنے کا ایک طریقہ تھا جو بد قسمتی سے کبھی Follow نہیں کیا گیا۔ قرآن ایک عہد وسطیٰ کی کتاب ہے اور اس کتاب سے پہلے کچھ علم موجود تھا۔ قرآن کے بعد بھی So called آج کے زمانے میں بے انداز ترقی ہوئی ہے۔ بے تحاشا علوم کو مرتب کیا۔ پھر کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ ہم دیکھنے کی کوشش کرتے کہ قرآن کتنا سچا ہے؟ یا اللہ ہے بھی کہ نہیں؟ یا اللہ کی کتاب ہے بھی کہ نہیں؟ اتنے دعوے جو اس کتاب کے بارے میں ہیں۔ ہمیں پتا تو ہونا چاہیے تھا کہ آخر قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ سائنس کیا کہہ رہی ہے؟ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ خدا کی کیا رائے ہے؟

خواتین وحضرات! ایک بڑا Essential question جیسا میں نے آپ سے پہلے کہا تھا کہ خدا کی تسلیم کے بعد ہم یہ حق نہیں رکھتے کہ اللہ کی علمیت پہ شک کریں اگر ہم خدا کو Ultimate مانتے ہیں تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہم یہ دعویٰ نہیں رکھتے کہ خدا کو سمجھاتے پھریں۔ اگر میں نے اس کی عقل کو اپنے سے بہتر مان لیا ہے اور اگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ خالق کائنات ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے کہ میں جزوی طور پر بھی اس کی فکر کا احاطہ نہیں کر سکتا تو میرا ایک سوال تو نیچرل بنتا تھا کہ میں خدا کی دی ہوئی معلومات کا احاطہ کر کے دوسری دنیا تک پہنچاتا۔ سائنس دانوں کو بتاتا کہ You me be right but i believe in this اصحاب کا ایک طریقہ کار مجھے بہت اچھا لگا کہ ان کو بھی پتا تھا کہ قرآن کی وسعتیں، زمان و مکاں سے آگے جا رہی ہیں۔ جب کوئی چیز سمجھ نہیں آتی تھی تو انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اس کی تاویل یہ ہے۔ انہوں نے سادہ سی ایک بات کہی کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ مگر ہم تو اللہ کی حد تک بھی مشکوک کر دیتے ہیں۔ چہ جائیکہ رسول ﷺ کی بات ہو۔ قول رسول سنتے ہی ہم فوراً دعویٰ کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث خلاف واقعہ، خلاف فطرت، خلاف سائنس ہے۔

خواتین وحضرات! تھوڑا تھوڑا کر کے جائزہ لیتے ہیں کہ قرآن کیا کہتا تھا۔ اس وقت کے علوم کیا کہتے تھے اور قرآن صحیح تھا یا وہ لوگ صحیح تھے جنہوں نے ہمیں بعد میں سائنسز عطا کیں۔ مختلف پیٹرن میں سب سے پہلے علم جو Greeks کے زمانے سے مرتب ہوا وہ فلکیات کا

علم تھا اور لوگ اس پر خاصی ریسرچ کر رہے تھے۔ ان میں سے سب سے بڑا نام جو ہے وہ طولیمی کا ہے۔ بطلیوس کا ہے۔ بطلیموس نے جدولِ شمسی مرتب کی اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ زمین جو ہے مرکزِ کائنات ہے۔ زمین ساکت ہے اور ساری کائنات اس کے اردگرد گھوم رہی ہے۔ یہی اعتقاد انیسویں صدی تک جاری رہا اگرچہ بیچ میں کوپرنیکس اور گلیلیو نے اس پہ اصلاح کی۔ اور کوپرنیکس نے یہ واضح کیا کہ زمین نہیں بلکہ سورج مرکزِ کائنات ہے۔ اسی کے مطابق پھر باقی زمانے نے جدولِ شمسی بنائی۔ مگر قرآن کیا کہہ رہا تھا؟ بڑے سیدھے سادے لفظوں میں ایک بہت بڑا اصول دے رہا تھا کہ **"وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ"** کہ سورج چاند ستارے سب ہم نے مسخر کیے ہیں اور سیدھی سی بات کہہ رہا تھا بار بار کہہ رہا تھا **"كُلٌّ يَجْرِيْ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى"** {لقمان: 29} کہ یہ تمام چل رہے ہیں وقتِ مقررہ تک۔ خواتین و حضرات اس چھوٹی سی آیات میں کتنا بلیغ انداز ہے۔ دو بڑے حقائق کو وہ واضح کر رہا ہے۔ **No1:** .Everything is moving in the universe. مگر دوسرا اس سے بڑا کہیں بڑا نظریہ کہ وقتِ مقررہ تک۔ خدا کے نزدیک ٹائم Infinite نہیں تھا۔ وقتِ مقررہ تک! آج تک ہمارا سب سے بڑا تصادم ذہنِ مغرب سے شاید یہ ہے کہ وہ ٹائم کو Infinite مانتے ہیں اور لاانتہا مانتے ہیں۔ مگر خداوند کریم کو دیکھیے کہ وہ ٹائم کی حدود کا تعین کر رہا ہے۔ کائنات کی حدود کا تعین کر رہا ہے اور بڑی وضاحت سے کہہ رہا ہے کہ Everything is moving in the universe but till a particular specific time. اور ٹائم اپنی حدود سے آگے نہیں جا سکتا۔ سپیس اپنی حدود سے آگے نہیں جا سکتی۔ کوئی قوم اپنے وقت سے آگے نہیں جا سکتی۔ کوئی فرد اپنے وقت سے آگے نہیں جا سکتا۔ ایسا منضبط نظام ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کونسی سائنس اٹھ کے خدا کے دعوے کی تردید کرے گی۔ سائنس ایک دعوے کی تردید نہیں کر سکتی کہ Everything is moving in the universe مگر دوسرے دعوے کے ثبات تک چونکہ خود سائنس ابھی تک نہیں پہنچی اس لیے خدا کے اس دعوے کی نہ تردید کر سکتی ہے نہ تائید کر سکتی ہے۔ اب دو آیاتِ قرآنی دیکھیے۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ آخر Medieval ages کے ابنِ خلدون نے یا

ابن رشد نے یا ابن سینا نے لفظاً کیوں نہیں یہ بات کہہ دی کہ بھئی ہمارے اللہ کا نظریہ یہ ہے کہ یہ تمام کائنات پہلے ایک وجودِ محض تھی، ایک مکمل وجود، ایک ہی اکائی تھی پھر ہم نے اس پھاڑ کر جدا کر دیا۔ اس کو ستاروں میں ڈھال دیا اس کو کائنات میں بدل دیا۔ فرمایا۔ "**أَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**" How dare you deny me. انداز دیکھئے کوئی مسکینانہ انداز نہیں ہے۔ غالبانہ انداز ہے۔ بنانے والے کا انداز ہے تو آپ سب لوگوں کو کم علم تصور کرتے ہوئے یہ Statement بلا جا رہی ہے کہ اے لوگو تمہیں اس بات کی سمجھ نہیں ہوگی میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ "**أَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**"۔ "How dare you to demy me." "**أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا**" In the beginning whole universe was one mass then I tore it apart, then I tore it apart. پھر میں نے اسے پھاڑ دیا۔ رتق بے ترتیب چھٹنے کو بھی کہتے ہیں جیسے کاغذ کو کھینچ کے پھاڑا جائے تو ٹکڑیں نکل آتی ہیں۔ تو کہا میں نے پھر اپنی جبر وقوت سے اس کائنات کو پھاڑ دیا۔ اس وجودِ مطلق کو پھاڑا اور اس طرح تمہاری کائنات وجود میں آئی۔ اس کے ساتھ بالکل ملحقہ آیت ہے۔ "**وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ**" {الأنبياء:30} "**وَجَعَلْنَا**" اور پیدا کیا "**مِنَ الْمَاءِ**" پانی میں سے "**كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ**" تمام حیات کو۔ خواتین وحضرات! یہ کوئی مذہبی حکم تو نہیں ہے۔ Can't we challenge them? یہ کوئی مذہبی حکم تو نہیں ہے۔ یہ کوئی عبادات کا حکم تو نہیں ہے۔ یہ کوئی خیالات کا حکم تو نہیں ہے۔ یہ کوئی تصوراتی کرشمہ نہیں ہے یہ تو ایک Scientific fact ہے جسے خدا بے نقاب کر رہا ہے۔ اور یہ سائنٹیفک آپ کے لیے ہے وہ تو تخلیق کے ایک پہلو کو نمایاں کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے یہ کائنات پہلے ایک وجود تھی پھر میں نے اسے پھاڑ کے علیحدہ کر دیا۔ اور دوسری آیت میں کہہ رہا ہے کہ میں نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا۔ کیا زمانے میں سائنسدان ختم ہو گئے ہیں؟ کیا جیمز جین کوئی نہیں رہا؟ کیا نیوٹن کے بعد خلاصہ ہو گیا ہے؟ کیا کوئی Anthropologist نہیں رہا؟ کوئی Physicist نہیں رہا؟ کوئی Biologian نہیں رہا؟ جو خدا کی اس بات کا انکار کرتا مگر خواتین وحضرات! آج سے

پندرہ سو برس پہلے کی بات ہے۔ وہ کہتے ہیں ہاں جناب جوش

ہم ایسے اہلِ یقین کو کو ثباتِ حق کے لیے

اگر رسولؐ نہ ہوتے تو صبح کافی تھی

مگر یہاں اگر صرف ایک آیت قرآن کی لے لو تو ثباتِ حق کیلئے کافی ہے۔ پروردگارِ عالم نے فرمایا کہ میں نے سورج اور چاند کو مسخر کیا **" كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ " {الأنبياء:33}** اور ہر ایک اپنے اپنے فلک میں تیر رہا ہے۔ خواتین و حضرات سوچو تو سہی ہاں خدا کیلئے کہ پندرہ سو برس پہلے اللہ نے خوردوربین لگا کے اپنی کائنات کو دیکھنا تھا۔ کیا اس کے رسول ﷺ نے دیکھا تھا ؟ کیا کوئی رسدگاہ قائم تھی کوئی لیبارٹری بنی ہوئی تھی جہاں وقت کے زمانے کے بڑے بڑے سائنسدانوں نے مل کے یہ قانون دیکھا تھا کہ تمام سیارگان ہیں۔ تمام کائنات میں ہر چیز چل رہی ہے **" كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ " {الأنبياء:33}** اور ہر ایک اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔ اگر رسول ﷺ نہ ہوتے ہاں تو صبح کافی تھی۔ اگر انسان نے واقعی عقلِ سلیم سے کام لیا ہو اب جت کہاں سے آتی ہے؟ خواتین و حضرات ! جت کہاں سے آتی ہے؟ کس Intellectual pattern سے یہ آپ کا انداز اشتباہ نکلتا ہے؟ What do you think about یہ کہ جب اس میں وہ حکم Mix کیا جاتا ہے۔ جب وہ احکام مکس کیے جاتے ہیں جو بظاہر کسی ماڈرن کو Decadent لگتے ہیں جو بغیر کسی دلیل کے اس پر اسے پاس کردے کہ یہ احکامات دقیانوسی ہیں۔ فرض کرو قرآن کہتا ہے ہاتھ کاٹ دو چوری میں۔ بڑا طوفان اٹھے گا صاحب۔ بہت بڑا طوفان اٹھے گا۔ بڑی قیامت آئے گی۔ وہ جو اتنی خوبصورت اور حسین عبادات مغرب پڑھ کر آئے ہیں وہ کہاں آپ کو اجازت دیں گے۔ یہ تو بڑا جاہلانہ طرز ہے۔ مگر خواتین و حضرات ! ابھی کسی نے سوچا کہ کسی قانون کے نفاذ میں کوئی Cosmetic Value چاہیے ہوتی ہے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ کوئی Law کسی Cosmetic Value پہ بنتا ہے؟ کیا Law کے لفظ خوبصورت ہونے چاہیں یا اس کا انداز فکر خوبصورت ہونا چاہیے یا یہ کہ کسی قانون کی افادیت اس معاشرے پہ اس کے اثر سے ظاہر ہوگی۔ کیا امریکہ کا جدید ترین قانون جو ہے وہ شرح

جرم کم کرنے میں مدد دے رہا ہے؟ کیا انگلینڈ کی اعلیٰ ترین جمہوریت میں سے ایسا کوئی معقول نظام عدل نکلا ہے کہ جس کی وجہ سے ان کے اردگرد تمام معاشرے میں جرائم ختم ہو گئے ہیں۔ اور ختم تو درکنار کچھ Percentage ہی ختم ہو گئی ہو۔ اس کے برعکس ایک ابتدائی نفاذ صورت اسلام کی ایک معمولی سی کوشش کی وجہ سے گو کہ ہم میں سے بہت سارے ان کو اچھا مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ ایک معمولی سے قانون کے پیروکار سمجھتے ہیں۔ ساری دنیا میں سب سے کم جرائم کی شرح جو ہے ایک معمولی سے اسلامی قانون کے نفاذ کی وجہ سے سعودی عرب میں ہے۔ کم جرائم کی یہ شرح دنیا کے کسی بھی مہذب معاشرے کے قوانین سے پیدا ہونے والے کرائم ریٹ سے زیادہ قابلِ رشک ہے۔

خواتین وحضرات! اگر آپ نے قانون کو صرف کتاب میں سجا ہوا دیکھنا ہے اور اس کی صرف Decorative Value دیکھنی ہے پھر تو ضرور آپ کہو گے کہ یہ ایک وحشیانہ قانون ہے۔ مگر اگر معاشرے میں استحکام اور حفاظت دیکھنی ہے۔ اگر آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ معاشرہ کس طرح زیادہ محفوظ اور بہتر لگتا ہے تو آپ کو کہنا پڑے گا کہ وہ قانون جو اپنی Basic Value پہ ایشو کیا گیا ہے وہ زیادہ منوثر، مفید اور قابلِ عمل ہے۔ قوانین کے مقاصد اور مطالب کی بحث کرنے کے لیے بھی ایک اچھا ذہن چاہیے جو اس متعصبانہ روش سے نہ دیکھے کہ اسلامی قوانین میں کہاں جبریت ہے، کہاں ظلم ہے، کہاں غیر عدل ہے۔ ایسا معتدل ذہن یقیناً اسلامی قوانین کی حقانیت سمجھ جائے گا۔ ابھی آپ دیکھ لیجئے کیا ہو رہا ہے کہ امریکہ کے ایک مجرم کو بچانے کے لیے کتنے بڑے قوانین کے آسرے لے رہے ہیں۔ اگر ان کو تھوڑی سی عقل ہوتی ریمنڈ ڈیوس کے کیس میں وہ اس خاندان کے پاس چلے جاتے۔ یہ اللہ کے قانون میں ہے کہ دیت اس قسم کی سختیوں اور اس قسم کی جہالتوں کا علاج ہے۔ اگر وہ سب کچھ چھوڑ کر، یہ سفارتی سطحیں، اگر صرف وہ ان صاحب خانہ کے پاس چلے جاتے اور ان کی تلافی کرتے، ان کے نقصان کی دیت دے دیتے تو کورٹ سے پہلے ہی معاملہ ختم ہو جاتا۔ ان کی جہالتیں اپنی جگہ Establish تھیں مگر اسلامی قانون کی افادیت اپنی جگہ Established ہے۔ میرے خیال میں ہم اس لیے اس قانون کو

نافذ نہیں کر سکے کہ زمان و مکاں کا ایک بعد ہمیں احساسِ کمتری دے رہا ہے یہ زمان و مکان کا بعد، پندرہ سو برس کی مدت، ہمیں ہمارا احساسِ کمتری دے رہا ہے۔ مگر آپ خدا کے بارے میں کیا کہتے ہو قرآن آپ کو کیا اطلاع دیتا ہے؟ کیا قرآن نے زمانہ ختم نہیں کر دیا؟ کیا قرآن آگے بڑھ کر انسانی ترقی تمدن اور اس کے ذہنی احیاء کی تمام صورتوں کو نہیں سمیٹے گا؟ کیا قرآن اس زمین پر آپ کو یہ سبق نہیں دے رہا کہ: "**اَلْقَارِعَةُ O مَا الْقَارِعَةُ O وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَةُ O {القارعة: 1-3}**" کیا خدا یہ نہیں کہہ رہا "**اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا O وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا O وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا O {الزلزلہ: 1-3}**" کیا اللہ کے نزدیک قرآنِ حکیم میں زمین کا تمام Manual جو قرآن میں درج ہے کیا اس کی آخری Limit اللہ نے درج نہیں کر دی۔ پھر کیا آپ گمان کرتے ہو کہ بیچ میں اس ترقی یافتہ Homosapien کو اللہ نہیں جانتا ہوگا؟ کیا اس کی Idealism کو اللہ نہیں جانتا "**اَلَا یَعْلَمُ**" قرآن میں اللہ کہتا ہے "**اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ**" **{الملک: 14}** بھلا ان سے پوچھو کہ مجھے اپنی تخلیق کی خبر نہیں ہے کیا مجھے اپنی تخلیق کی خبر نہیں ہے کیا میں یہ نہیں جانوں گا کہ یہ مفسرینِ مشرق و مغرب یہ دانا ئے روزگار یہ فکر و عمل کے ہمارے جو ستارے ہیں کیا ان کی کارکردگی خدا سے اوجھل ہے۔ وہ خدا جو قرآن میں کہتا ہے کہ زمین کی ساتویں تہوں میں اگر آپ کا کوئی عمل پوشیدہ اور نہاں ہے تو ہم اسے نکال رکھنے پہ قدرت رکھتے ہیں اور اسے تمہارے میزان میں شریک کریں گے۔ کیونکہ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں "**وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ**" **{الملک: 14}** کہ میں لطافتِ احساس کا مالک ہوں اور مجھے چھو جاتی ہے انسان کی ذرا سی بھی نیکی اور میں اسے Ignore نہیں کر سکتا۔ اور میں خبر والا ہوں جو زمین اور زمین سے Beyond، زمین اور زمین کے بالا ہر قسم کی خبر رکھتا ہوں۔ میں سمیع و بصیر ہوں اور میرا اس پہ جو نظام ہے کسی بھی CIA اور Mi6 سے بہتر ہے۔ یہ بھونڈی شکلیں ہیں۔ میرا نظامِ خبر اس سے بہت اعلیٰ ہے۔ جب تم ایک ہوتے ہو میں تمہارے ساتھ دوسرا ہوتا ہوں۔ جب تم دو ہوتے ہو تو میں تیسرا ہوتا ہوں۔ جب تین ہوتے ہو تو چوتھا ہوتا ہوں۔ یعنی میری گرفتِ خبر سے نہ کوئی Individual آزاد ہے، نہ کوئی گروہ، نہ کوئی مجمع، نہ کوئی ادارہ تو مجھے کہتے ہو "**اَلَا**

يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ "{الملک:14} کہ مجھے خبر نہ ہوگی کہ انسان کتنی ترقی کرے گا۔ انسان کتنا آگے بڑھ جائے گا۔ فیوژن پہ قدرت مجھے بتا رہے ہو؟ اللہ کہتا ہے مجھے فیوژن بتا رہے ہو۔ مجھے ٹیلی ٹرانسپورٹیشن کے راز دکھا رہے ہو؟ ارے میں نے تو بغیر کسی Scientific management کے سلیمٰن کے دربار میں ایک متقی کو یہ اعزاز بخشا تھا کہ وہ تختِ سبا کو پلک جھپکنے کے اٹھارویں ہزار حصے میں سلیمٰن کے دربار میں لے آیا تھا۔ وہ کونسا معجزہ ہے جو تم مجھ سے بڑھ کر کرتے ہو، جو تم مجھے دکھاؤ گے۔ اور دجل وفریب سے اپنے آپ کو خدا کی مسند پر بٹھانے کی کوشش کرو گے۔

خواتین وحضرات! This Ayat particular wanted one major thing. کہ ہم نے قرآن کو اس کے سیاق وسباق سے نہیں پڑھا۔ ہم نے اس کو Background سے نہیں پڑھا۔ ہم نے اس کو Future کے تناظر میں نہیں پڑھا۔ میں آپ کو اب بھی بتا رہا ہوں کہ قرآن اگر Big Bang سے مطابقت رکھتا ہے تو Crunch theory سے اتفاق نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک جو کچھ میں نے قرآن پڑھا ہے، قرآن اختتامِ کائنات کی وہ خبر نہیں دیتا جو کچھ سائنس دے رہی ہے۔ سائنسز کہہ رہی ہیں کہ ستارے پھیلتے ہوئے بکھرتے ہوئے سست پڑ جائیں گے اور پھر یہ سکڑنا شروع ہو جائیں گے۔ And there will be a big crunch مگر قرآن ان کی تائید نہیں کرتا۔ قرآن کہتا ہے کہ یہ اتنے تیز رفتار ہو جائیں گے آگے بڑھتے ہوئے اتنے تیز رفتار کہ نہ Relativity رہے گی نہ اس کی رفتار رہے گی اور یہ پھیلتے ہوئے صرف شعاعوں کے نور کے اجتماع میں بدل جائیں گے۔ جیسے کوئی بڑا ایگزیکٹو ٹیبل سے اٹھتے ہوئے جلدی سے کاغذات سمیٹتا ہے ہاں۔ خدا کہتا ہے **"كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ "{الانبیاء:104}** میں بھی اسی طرح جب کائنات ختم کرنے لگوں گا تو میں جلدی جلدی سے ساری چیزیں سمیٹ کر **" كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ"{الرحمن:26}** ہر چیز کو فنا پذیر کر کے اپنی بے نیازی کے مجازی حدود میں واپس چلا جاؤں گا۔ And what God has said that is true and whatever I understand about

God is very very simple. کہ اگر انسان Narcissist نہ ہو، خود پسند نہ ہو، اپنے وجود و عقل پہ ناز نہ کرے تو بہت کچھ سیکھ لیتا ہے۔ اور اگر اسے اپنے وجود و عقل پہ ناز ہو، یہ کیا ہوا کہ ہمارا کوئی طبقہ صرف اچھی زبان بولنے پہ ناز کرے یا کوئی انسان اچھے لباس پہ ناز کرے، کوئی اچھا کھانا کھانے پہ ناز کرے کیا ہمارے لیے ناز کی یہی احمقانہ صورتیں باقی رہ گئی ہیں کہ ہم ہر ادھار کے سودے پہ ناز کریں۔ کیا نسلِ انسان کو اتنی عقل نہیں کہ ہم ہر ادھار کی چیز استعمال کر رہے ہیں۔ خدا کی دی ہوئی زندگی استعمال کر رہے ہیں خدا کے دیے ہوئے ماں باپ ہمیں ملتے ہیں ہمیں اسی سے عزت ملتی ہے۔ اسی سے توقیر ملتی ہے۔ **"وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ " {آلِ عمران:26}"وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ "{الشعراء :80}** اسی سے مرض ملتا ہے اسی سے شفا ملتی ہے۔ اسی سے پہلا سانس ملتا ہے۔ اسی سے آخری سانس ملتا ہے۔ کیا اس کے باوجود بھی ہم یہ دعویٰ رکھیں گے کہ یہ میری ہے۔ وہ میری ہے۔ یہ تیری ہے۔ اس قسم کے عذابِ فکر سے بچنا چاہیے۔ اور بندگی یہ تقاضا کرتی ہے کہ جس سے ادھار لیا جائے اس سے آنکھ نہ ملائی جائے۔ اس کے سامنے انکسار ہی بہتر ہے۔ اگر وہ جبر پر اتر آیا ہاں تو پھر کئی ہزاروں Heart attack ہوا کریں گے۔ کئی گردے فیل ہوں گے۔ اور کئی دماغوں کو پھر ایک دم سے Paralysis کا اٹیک ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات! In the end I would request simply کہ اسلام بڑا سادہ ہے بہت سیدھا ہے سب سے زیادہ قابلِ فہم کتاب اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کتاب میں اللہ نے ایک بڑی پیاری بات کی ہے کہ **"الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ " {هود:1}** کہ میں نے اس کتاب کو بڑی احتیاط سے پرکھا اور سنوارا ہے تا کہ یہ آئندہ آنے والے ہر زمانے میں بھی اتنی ہی محکم رہے جتنی آج ہے۔ کتاب کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ یہ زمان و مکاں کا رستہ Cover کرتی ہے۔ یہ کتاب اس اندازِ فکر کو بھی Cover کرتی ہے جو قرآن کے بارے میں لوگ اٹھائیں گے۔ اور اس کی Ultimacy اس کی خوبصورتی، اس کا میزان، اس کا توازن، اس کی فکری گہرائیاں لازوال ہیں۔ ہاں! بقول

امام موسیٰ کاظمؓ کہ اس کے ظاہر کا بھی ایک ظاہر ہے اور اس کے باطن کا بھی ایک باطن ہے"۔ تو جب ثواب دینے لگتا ہے تو معمولی سے ظاہر پہ بھی دیتا ہے۔ تلاوت پہ بھی دیتا ہے۔ ا ل م پہ بھی دیتا ہے اور بقول رسول اکرم ﷺ الف پہ ثواب ہے۔ لام پہ ثواب ہے۔ میم پہ ثواب ہے۔ مگر Preference کس کو ہے" **نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاء** " جس کے چاہتا ہوں درجے بلند کرتا ہوں" **وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ "{یوسف:76}** اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی جو انسانوں کے درجات علم پر متعین کر رہا ہے کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ وہ حکماء اور فلاسفہ مغرب اور مشرق سے ڈرے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک چھوٹا سا جملہ شاید نٹشے زندہ ہوتا، برگساں زندہ ہوتا تو اس کو Appreciate کرتا۔ شاید کوئی مسلمان اتنے غور سے پڑھتا ہی نہیں کہ اسے Appreciate کرے۔ جب برگساں اور ایلان وتال کا فلسفہ "Time is a stream of consciousness" آیا۔ پھر نٹشے کا فلسفہ آ گیا جس میں اس نے "Recurrent life" کا نظریہ دیا۔ تو یہ اپنی جگہ ایک زمانہ ساز نظریات تھے۔ بہت بڑے بڑے عظیم تر فلاسفرز گنے گئے۔ مگر قرآن نے ایک بڑی مختصری بات کی کہ لوگ کہتے کہ زمانہ ہمیں زندہ رکھتا ہے اور زمانہ ہمیں مارتا ہے بھلا مرنے کے بعد کیا بوسیدہ ہڈیوں میں بھی جان پڑے گی۔ اللہ نے Sum up کر لیا ہے وہ تمام ماڈرن وژن۔ وہ تمام ماڈرن وژن جو یہ کہتا ہے We have to live only once. وہ کہتا ہے زمان و ماں میں ہم زندہ ہیں اور زمان و مکاں ہمیں لے جاتا ہے بھلا بوسیدہ ہڈیوں میں بھی جان پڑے گی۔ آپ کو پتا ہے اللہ کیا کہتا ہے؟ ان کو برا نہ کہو۔ ان کا علم ہی تھوڑا ہے۔ تو خواتین و حضرات یقین جانو جس کو آپ مانتے ہو ناں علم اس کی تخلیق ہے۔ علم اس کا مالک نہیں ہے۔ اور جتنا بھی حصار ذہن ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں جو کچھ سمجھ پاتا ہے شاید وہ اس اشتیاق سے تعلیم حاصل کرتا ہے کہ " **إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء"{فاطر:28}** کہ اللہ کے عالم ہی اس کے قریب ہوتے ہیں اس کو جاننے والے ہی اس سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ جو اس کو زیادہ سمجھتا ہے اس سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اور محبت، خوف نہیں " **فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُواْ اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءكُمْ** " ایسے ذکر کرو اللہ کا جیسے

آبا ؤاجداد کا کرتے ہو۔ **''فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْراً''{البقرہ: 200}** خدا کہتا ہے ذرا زیادہ کرو تا کہ مجھے معلوم ہو کہ تم بندگان خدا ہر چیز سے بڑھ کر مجھ سے محبت رکھتے ہو۔

وما علینا الا البلاغ

سوال و جواب

س: ایک ڈیڑھ سال تک بڑی تبدیلی آنے والی ہے اس کا پس منظر کیا ہے اطلاع یا خبر کا؟

ہارون الرشید صاحب: دیکھیے اس کا پس منظر تو میڈیا کی آزادی ہے کمیونیکیشن کا انقلاب ہے۔ جس کے نتیجے میں مڈل ایسٹ میں جو تبدیلی آئی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ کوئی چیز اب اس تبدیلی کو پاکستان تک پہنچنے سے روک نہیں سکتی۔ ابھی حال ہی میں فارن پالیسی میگزین میں ڈاکٹر برزنسکی نے لکھا ہے یہ لہر ابھی شروع ہوئی تھی مصر میں، انقلاب Consolidate نہیں ہوا تھا یعنی کامیاب بھی نہیں ہوا تھا Consolidate کا مرحلہ تو اس کے بعد آتا ہے۔ ڈاکٹر برزنسکی کی رائے کو میں بہت اہمیت دیتا ہوں۔ ہنری کسنجر سے کم ان کا فہم دنیا کا نہیں ہے اور اس خطے کو وہ ہنری کسنجر سے بھی شاید زیادہ سمجھتے ہیں۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ تبدیلی کا آغاز تو ہو ہی چکا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں شروع میں ریمنڈ ڈیوس کے کیس میں بہت پریشر رہا امریکہ کا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ظاہری پریشر ہی تھا۔ پاکستان سمجھ رہا تھا خاص طور پر ملٹری لیڈر شپ سمجھ رہی تھی کہ کوئی اتنا بڑا پریشر نہیں آئے گا۔ اب پچھلے چھ سات دنوں سے وہ پریشر مسلسل کم ہو رہا ہے اور آج کی تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ Negotiations شروع ہو گئی ہیں اور ممکن ہے کہ حرب یارگٹی کے معاملے پر اسی طرح یہ جو ریمنڈ ڈیوس قسم کے شوٹرز ہیں اور افغان ٹریڈ پر کچھ ڈویلپمنٹ پاکستان کے حق میں ہو جائے۔ امریکہ کو بہر حال ہمیں کچھ نہیں دینا

پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ اب انہیں ہی دینا ہے جو کچھ دینا ہے۔

س: ہارون صاحب ایک ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ عرب دنیا کے حالات سے جب آپ پاکستان کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں تو ناقدین کہتے ہیں کہ پاکستان کے حالات عرب دنیا سے بہت بہتر ہیں ۔ جمہوری آزادی زیادہ ہے، ہم تیس چالیس سال ان سے آگے ہیں، یہاں آزادی رائے کا حق بہت زیادہ ہے، جمہوری سیٹ اپ ہے بھلے لولی لنگڑی ہی سہی، ماسوائے مہنگائی یا بیروزگاری کے تو کیا مناسبت دیکھتے ہیں آپ عرب دنیا سے پاکستان کے حالات کی؟

ہارون الرشید صاحب: دیکھیں گزارش یہ ہے کہ تبدیلی کا تعلق اس سے تو نہیں ہوتا۔ کسی ملک کے حالات دوسرے کی کاربن کاپی تو کبھی نہیں ہو سکتے۔ مثلاً مصر کے مقابلے میں سعودی عرب جو ہے وہ قبائلی ہے یمن قبائلی ہے۔ پاکستان کی صورت حال مختلف ہے۔ میڈیا یہاں آزاد ہے لیکن میڈیا کی آزادی سے جہاں بھڑاس نکلتی ہے وہاں اتنی تیزی سے بیداری بھی تو پیدا ہوتی ہے۔ تو Exactly اسی طرح کی تبدیلی تو نہیں ہوگی۔ پاکستان میں پاکستان جیسی تبدیلی ہوگی اور میرا نہیں خیال کہ زیادہ سے زیادہ اکتوبر نومبر سے اس کا آغاز نہ ہو جائے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ اس وقت تک تو الیکشن بھی ہو جائیں گے اور پاکستان میں تبدیلی جمہوری طریقے سے آئے گی، جمہوری طریقے ہی سے آنی چاہیے۔ کراچی کے لسانی گروپوں سے اور بعض انتہا پسند مذہبی گروہوں سے جو اس کو اغوا کرنے کی کوشش کریں گے، ہائی جیک کرنے کی کوشش کریں گے ان سے اندیشہ تو ہو سکتا ہے۔ لیکن پاکستان کا مجموعی مزاج جمہوری ہے اور لوگوں میں اس کا ادراک بہت ہے کہ یہ تبدیلی پر امن ہونی چاہیے۔ اور اس لیے میرا خیال ہے کہ یہ جمہوری ہوگی پر امن ہو گی اور زیادہ سے زیادہ اگلے دو سال میں اس کی تکمیل ہو جانی چاہیے۔ اور میرا یہ بھی خیال ہے کہ میں پچھلے پندرہ سال سے ملٹری اسٹیبلشمنٹ کو Cover کرتا آیا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں اس سے باخبر رہنے کی اور لوگوں کو باخبر رکھنے کی بھی۔ تو میرا تجزیہ ہے کہ فوج اس میں مداخلت بالکل نہیں کرے گی اس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ Monthly انٹیلی جنیس رپورٹس افسروں اور جوانوں کے رجحانات کے بارے میں جو رپورٹ میں آتی ہیں۔ اس میں ریمنڈ ڈیوس

کے معاملے میں اتنا ہی ری ایکشن ہے جس طرح باقی پاکستانی معاشرے میں ہے۔ اس میں سولجر سے لے کر بریگیڈیر کی سطح تک کے افسر Cover کیے جاتے ہیں۔

س: ابھی کراچی کے بعض گروپس کی آپ نے بات کی تو میڈیا کیوں وہاں وقتی مصلحت پسندی کا شکار ہوتا ہے جبکہ ان گروپس کو غیر مسلح کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پاکستان میڈیا کو جو Sudden آزادی ملی ہے اس کی وجہ سے میڈیا اپنی اخلاقی اور قانونی حد سے تجاوز کرتے ہوئے سیاسی نظام کو غیر مستحکم کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

ہارون الرشید صاحب: دیکھیے Destabilized کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہا البتہ جو سنسنی پسندی ہوتی ہے وہ ہر نئے نئے آزاد ہونے والے میڈیا میں ہوتی ہے۔ پاکستان میں چونکہ پہلے کوئی چھ سال تک بہت سخت پابندیاں رہیں۔ ایک دور تو وہ تھا 88ء تک جب غلام اسحاق خان برسر اقتدار آیا پھر اس نے پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس ختم کیا۔ اس میں آزادی تو ملی لیکن اشتہارات پر کنٹرول پوری طرح حکومت کا رہا۔ پرائیویٹ بزنس بڑا نہیں تھا اس کا سائز چھوٹا تھا۔ وہ فیڈ نہیں کر سکتے تھے میڈیا کو۔ میڈیا بہر حال آمدن پر زندہ رہتا ہے۔ چاہے وہ کتنا بھی نظریاتی ہو اور پاکستانی میڈیا تو نظریاتی ہے بھی نہیں۔ اسے اشتہارات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا ایک تو یہ پہلو ہے اس پر حکومت کی گرفت مضبوط تھی جو اب ٹوٹ گئی ہے۔ اور آپ جانتے ہیں بہت سارے اخبارات بشمول اس اخبار کے جس میں میں لکھتا ہوں سرکاری اشتہاروں کے بغیر زندہ ہیں اور زندہ رہ سکتے ہیں۔ اگر صرف انہیں کام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اور یہ جو میچورٹی ہے یہ وقت کے ساتھ ہی آتی ہے۔ قوم میں جیسے آتی ہے اسی طرح میڈیا میں آتی ہے۔ خود عدالتوں کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمیشہ ان کا رویہ ذمہ دارانہ نہیں ہوتا حالانکہ ججوں کی تربیت بہر حال اخبار نویسوں سے بہتر ہوتی ہے۔

کراچی میں، دیکھیے جنگ بہت سے محاذوں پر نہیں لڑی جاتی ہے۔ کوئی لڑنے والا بہت سے محاذوں پہ اگر لڑے گا تو وہ غلطی کرے گا۔ کراچی میں جن اداروں کے ہیڈ آفسز ہیں یا

جن اخبارات کے مالکان صنعت کار ہیں اور کراچی میں ان کا پھیلا ہوا کاروبار ہے وہ MQM کے معاملے میں محتاط ہیں۔ میں نام لے کر عرض کرتا ہوں۔ وہ ان کے معاملے میں محتاط ہیں لیکن جب آپ ان سے بات کرتے ہیں تو ان کے Perception میں اور باقی پاکستانی معاشرے کے Perception کوئی فرق نہیں ہے۔ ان کا بھی وہی Perception ہے جو دیگر پاکستانی معاشرے کا ہے۔ تو میرا خیال ہے اب تو خود ایم کیو ایم میں بھی اس کی Realization شروع ہوگئی ہے۔ لیکن آخر وہ Retaliate کریں گے اور میرا خیال ہے اندازہ ہے میرا اس کا نقطہ آغاز آئندہ انتخابات ہوں گے۔

س: سر یہ آپ کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ کیا ایک صحافی کو Opinion maker ہونا چاہیے یا Decision Maker ہونا چاہیے کیونکہ آپ پر ایک Criticism بہت زیادہ یہ ہے کہ آپ عملاً عمران خان کے ترجمان ہیں اور کچھ دوستوں نے ابھی مجھے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ایک کرپٹ بیوروکریٹ کی شان میں قصیدے لکھتے ہیں۔ ان دونوں کا جواب دیں۔

ہارون الرشید صاحب: میرا خیال ہے کہ قصیدہ تو میں نے کبھی لکھا ہی نہیں۔ کرپٹ ہویا ایماندار ہو اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ کرپٹ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض افسروں کے بارے میں بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ وہ اتنی تعریف کے مستحق نہیں تھے۔ مثلاً ابھی حال ہی میں ایک بڑا واقعہ ہوا تھا لیکن میں ان کی مجموعی کارکردگی کو دیکھتا ہوں۔ ان کی کمٹمنٹ کو دیکھتا ہوں۔ مثلاً بعض افسروں میں یہ رجحان ہوتا ہے کہ وہ اپنے جاننے والوں کو اپنے علاقے کے لوگوں کو ملازمتیں فراہم کرتے ہیں۔ لیکن ہم صرف اسی پہ ججمنٹ نہیں دے سکتے۔ یہی وہ واحد اعتراض ہے جو اس پہ موصول ہوا ہے۔ مجھے یاد ہے، مجھے آج تک نہیں کہا گیا کہ فلاں آدمی کرپٹ تھا آپ نے اس کی تعریف کی ہے۔ البتہ یہ کہا گیا ہے کہ ان میں بعض خامیاں تھیں تو ہم بعض خامیوں پر خواہ وہ بڑی بھی ہوں ججمنٹ نہیں دیتے۔ ہم ججمنٹ دیتے ہیں اس بات پہ کہ اوورآل اس کا کریکٹر کیا ہے۔ مثال کے طور پہ ایگریکلچر ریسرچ کونسل کے سربراہ کے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے کچھ پسندیدہ

لوگوں کو ملازمتیں دی ہیں ۔ مگر دوسری طرف واقعہ یہ بھی ہے کہ زراعت کو سب سے زیادہ سمجھنے والے آدمی بھی وہی ہےاور روپے پیسے کے معاملے میں اس کا دامن صاف ہے۔ ان کا طرز زندگی میں نے قریب سے دیکھا ہے۔ ذمہ دار لوگوں سے بات کی ہےاور 93ء سے 96ء تک جب وہ سیکرٹری ایگریکلچر تھےتو پاکستانی زراعت میں بیس سال سے پچیس فی صد تک ترقی ہوئی اور اگر اس کے بعد بھی اگر وہ تعریف کے مستحق نہیں ہیں تو اور کون تعریف کا مستحق ہوگا۔ اور اب بھی میرا خیال ہے کہ ایک گروپ نے انہیں برطرف کرادیا ورنہ وہ ابھی بھی بہت Contribute کر سکتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سوچ سمجھ کے میں نے یہ پوزیشن اختیار کی ہےاور میں اس پہ سٹینڈ کرتا ہوں ۔

جہاں تک تحریک انصاف کا تعلق ہےاورعمران خان کا تعلق ہےتو تین مواقع پر اگر آپ چاہیں تو میں اس کی تفصیل بھی عرض کردوں گا، ابھی وقت کم ہے، میں نے ان سے بہت سخت اختلاف کیا۔ میں ان کا ترجمان نہیں ہوں ۔مگر میں عمران خان کو باقی سب سیاسی لیڈروں سے بہتر سمجھتا ہوں ۔ وہ اس زمانے میں جب وہ سیاست میں نہیں تھا اس نے بہت Contribute کیا ہےاس نےکبھی کوئی میچ فکس نہیں کیا ہے،کوئی کسی طرح کا بھی صرف کرکٹ کا نہیں ۔شوکت خانم ہاسپٹل بنایا ہے۔جس میں وہ پانچ برس تک سب سے زیادہ ڈونیشن دینے والا آدمی تھا۔ اب بھی چھ سات برس سے وہ سب سے زیادہ Top کے پانچ سات آدمیوں میں ہےڈونیشن دینے والوں میں ۔اپنی آمدن کا کوئی نصف کے قریب وہ اسے دیتا ہے۔پھر اس نے یونیورسٹی بنائی ہے۔میرا خیال ہے بہت مئودبانہ درخواست ہے کہ عمران خان کا چوروں اور ٹھگوں سے موازنہ نہ کیا جائے (ہال میں زوردار تالیاں)۔

س:عمران خان کی سماجی خدمات اورکھیل کی سمجھ کوتو کوئی Question نہیں کرتا مگر بات یہ ہے کہ سیاسی انگز کی نوعیت اور ہے۔ابھی بھی ایم کیوایم کے خلاف محاذ آرائی شروع کی وہاں سے With draw کرلیا تو آپ سمجھتے ہیں آپ نے دوپروگرام میں کہا بھی ہے کہ He lacks political maturity and he lacks team work. Do

اور آپ سمجھتے ہیں کہ اصلاح کی کوئی گنجائش ہے؟you still stand on it?

ہارون الرشید صاحب: دیکھیں غلطیاں تو آدمی کرے گا۔ کوئی ایسا پولیٹیکل لیڈر نہیں ہے جس نے غلطیاں نہ کی ہوں۔ جس نے Miscalculate نہ کیا ہو۔ مگر دیکھتے ہم یہ ہیں کہ کیا آدمی اپنی غلطی پہ سٹینڈ کرتا ہے یا مان لیتا ہے۔ اس لیے کہ انسان غلطیوں سے تباہ نہیں ہوتے، غلطیوں پر قائم رہنے سے تباہ ہوتے ہیں۔ جو غلطی اس نے کی تھی اس نے توبہ کر لی اور قوم سے معافی مانگ لی۔ میرے خیال میں یہ کافی ہونا چاہیے۔ Politcal maturity کے بارے میں میں آپ سے عرض کروں سیاسی مدبر روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ ہمارے پاس کوئی قائداعظم نہیں ہے۔ ہم Available لوگوں میں سے انتخاب کرتے ہیں۔ Available لوگوں میں سے سب سے بہتر وہی ہے۔ ان میں سب سے بہتر وہی ہے۔ اس میں اتنی میچورٹی تو نہیں ہے مگر کمٹمنٹ ہے Sincerity ہے۔ یہی بنیادی چیز ہے جو دیکھی جاتی ہے۔ اگر کچھ ایسے لوگ اس کے ساتھ مل جائیں جن کی ایمانداری شک وشبہ سے بالاتر ہو تو وہ بہت کچھ کرسکتا ہے۔ تنہا وہ نہیں کرسکتا، تنہا تو ویسے کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ یعنی جن لوگوں نے دنیا میں عظیم انقلابات برپا کیے انہوں نے بھی تنہا تو نہیں کیے۔ اب قائداعظم کو ہم کہاں سے لے کے آئیں؟ لیکن اگر سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والے کچھ لوگ اس سے مل جائیں تو وہ ٹیم بن سکتی ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ آپ اتفاق کریں گے کہ اگر بددیانتی کسی کی سرشت میں شامل ہو، کسی کے اندر اگر کرپشن Inbuilt ہو تو یہ ایک ایسی کمی ہے جس کو کسی طرح پورا کیا ہی نہیں جاسکتا۔ تو پھر ہمیں دو میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ یا وہ پولیٹیکل لیڈر ہیں جنہوں نے اپنا سرمایہ ملک سے باہر بھیج دیا ہے۔ جن کی وفاداریاں ملک سے باہر ہیں۔ اگر مکمل نہیں تو جزوی طور پر اور جن کی اولادیں ملک سے باہر ہیں۔ اور نظر آتا ہے کہ یہ پاکستان پہ یقین نہیں رکھتے ورنہ کم از کم اپنے بچوں کو وہاں نہ رکھتے۔ ان کے مقابلے میں وہ آدمی بہرحال بہتر ہے جس کے بچے وہاں پڑھ رہے ہیں اور وہ انہیں یہاں لانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ جتنا دین کا فہم اس کے اندر ہے ان کے اندر بھی پیدا کرے۔ اس کا بڑا بیٹا جسے میں نے دیکھا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھتا ہے۔

میں نے کبھی پوچھا تو نہیں لیکن میں نے دیکھا یہی ہے۔ خود بھی وہ اس کی کوشش کرتا ہے۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ مجموعی صورت حال کو دیکھ کر ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ کونسا آدمی قابل قبول ہے اور کس کے آنے کا امکان ہے اور کون لوگوں کو ساتھ لے کر چل سکتا ہے۔ وہ مشورہ کرنے والا ہے۔ غلطی کو تسلیم کرتا ہے اور ایک بار نہیں کئی بار۔ اگرچہ اس نے غلطی کی اور ہر بار اپنے آپ کو Amend کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ وہی ہمارے لیے آپشن ہے۔ اب ہم اگر اس انتظار میں رہیں گے کہ کوئی اگر قائداعظم آ جائے تو قائداعظم تو خدا روز روز پیدا کرتا نہیں ہے۔ تو کیا ہم ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہیں۔

س: ورلڈ کپ کون جیتے گا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: (زیر لب تبسم کے ساتھ) اور بڑا پرانا اک لطیفہ اے کہ اک چوہدری صاحب کا کوئی نوکر چاکر تھا تو اس نے پوچھا کہ چوہدری صاحب تسی مر جاؤ گے تے کون چوہدری بنے گا؟ اس نے جواب دیا! میرا پتر۔ اس نے پھر پوچھا! جے اومرے گا تے فیر؟ چوہدری نے کہا اودا پتر۔ جب کوئی چوتھی دفعہ اس نے پوچھا تو چوہدری نے کہا اوئے بےوقوف سارے پاویں سارے مر جاون توں چوہدری نئیں بن سکدا۔ (ارے بےوقوف چاہے سب مر جائیں تو چوہدری نہیں بن سکتا)۔

س: سر آج کے Q&A سیشن کا پہلا سوال ہے آپ کے لیکچر کے بارے میں بہت سے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ اصول خدا کے بعد بنیادی انحراف امامت کے Institution سے انحراف تھا۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟ اور بنیادی انحراف کے بارے میں تو آپ نے بتا دیا لیکن اس انحراف کو دور کیسے کیا جائے گا؟

ج: میرا خیال یہ ہے کہ انحراف سے بچنے کا طریقہ ہمیں خود خدائے بزرگ و برتر نے بتایا ہوا ہے۔ جب آپ حج کی تیاری کرتے ہو۔ ملک چھوڑتے ہو۔ گھر چھوڑتے ہو۔ فیملی چھوڑتے ہو۔ پھر آپ لباس چھوڑتے ہو۔ جب آپ کعبہ محترم میں پہنچتے ہو اور مدینہ منورہ میں پہنچتے ہو تو میرا خیال ہے کہ ہر انسان ایک بنیادی ارتکاز میں چلا جاتا ہے کہ زندگی میں معاملات

میں اخلاق میں صرف دو Importance رہ جاتی ہیں۔ ایک اللہ اور ایک اس کا رسول ﷺ۔

س: سرعرب دنیا میں یہ جو ہو رہا ہے ایک اس کا جواب ہارون صاحب نے اپنے Angle سے دیا ہے۔ لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا یہ کوئی دینی انقلاب ہے کوئی عالمی سازش ہے اور کیا یہ لہر پاکستان کو کسی طرح سے Effect کر سکتی ہے؟

ج: خواتین و حضرات! Changes تو ہر دور میں آتی رہیں۔ ممالک اسلامیہ میں Changes ہمیشہ For the betterment رہیں جب اسلام زوال پذیر ہوا۔ عرب ہمیشہ اسی طرح کے نہیں رہے جیسے وہ زمانہ رسول ﷺ میں تھے۔ جب انہوں نے اپنی Priority miss کی، ینگ بلڈ آ گیا حتیٰ کہ جن لوگوں نے عالم اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی، وہ منگول، جب چنگیز خان کا پوتا چغتائی بہادر مسلمان ہوا تو ہم نے دیکھا کہ

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

اس کے بعد پھر کمزور ہوا۔ جیسے میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ وہ نو مسلم Turks جن کا اسلام سے اخلاص بڑا شدید، بڑا سادہ اور بڑا مخلصانہ تھا۔ انہوں نے پھر مملکتِ اسلامیہ کو آسرا دیا۔ بات آگے بڑھتی گئی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ جب Religious تبدیلیاں آئیں اخوان المسلمون کا جب چارٹر لکھا گیا تو اس میں مذہب کی وہ افادیت نہ ابھری۔ پھر مختلف علاقوں میں جیسے جماعتِ اسلامی (پاکستان)، تحریک محمدیہ (انڈونیشیا) وغیرہ کو دیکھ کر بظاہر لگتا تھا کہ بڑے Strongly مذہبی ادارے ہیں مذہبی انسٹیٹیوشنز ہیں۔ اور جو یہ Changes لائیں گے وہ خالصتاً مذہبی ہوں گی۔ مگر خدا کی طرف سے ان کو Sanction نہ ملی۔ ایک انگریز کا قول ہے کہ Nobody can bring the revolution the time of which has not come. کوئی بندہ اس انقلاب کو نہیں لا سکتا جس کا وقت نہ آیا ہو۔ ان سارے واقعات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مڈل ایسٹ میں بجائے اس کے کہ مذہبی جماعتوں کی رشد و ہدایت سے لوگ خالصتاً مذہبی نظام کو مائل ہوتے اس کی جگہ نیشنلزم نے (عرب نیشنلزم نے) لے لی اور سیکولرازم نے لے لی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا عالم عرب، شام، عراق کی بعض پارٹیاں اور Except

مصر ہمیشہ سے معتدل ملک رہا اور زیادہ تر for very secluded part of religion آزاد خیالی کو مائل رہا۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ میاں نے ان کا ساتھ نہ دیا اور ان ممالک میں وہ نظام پنپ نہ سکا۔ میرے نزدیک اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ اسلام کے بیس فی صد حصہ پہ تو بہت زور دے رہے تھے۔ یعنی تبلیغات مذہب ظاہرہ پر مگر جو باطنی Understanding تھی مذہب کی وہ جو خصائل تھے جو اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب میں پیدا ہوئے وہ عمل ان میں جاری نہ ہوسکا۔ اور نماز اور روزہ کی شدت تو ضرور ہوگئی مگر اخلاصِ عمل میں وہ بہت پیچھے رہ گئے۔ اقتدار کی طلب جو ہے وہ خالصتاً اسلام سے آگے بڑھ گئی جس کے نتیجے میں انہیں وہ پذیرائی حاصل نہ ہوئی جو کسی مذہبی مخلص تنظیم کو حاصل ہونی چاہیے تھی۔ اب آگے جو انقلاب آرہا ہے۔ بہت سارے لوگوں کی رائے ہے اور میں نے تو سنا نہیں مگر میرا خیال ہے کہ شاید جناب ہارون رشید صاحب کی بھی یہی رائے ہوگی۔ بظاہر لگتا یہ ہے کہ ہر Change کے پیچھے امریکہ بھی شامل ہے وہ پلس میں بھی ہے اور نیگیٹو میں بھی ہے۔ ایک طرف سے وہ بغاوتیں کروا بھی رہا ہے مگر دوسری طرف اس کا یہ کمال بھی ہے کہ وہ دوسری سائیڈ بھی محفوظ رکھے ہوئے ہے تاکہ کوئی کٹر اسلامی آرگنائزیشن آگے نہ بڑھے۔ یا کوئی مسلمان قسم کے لوگ آگے نہ جائیں۔ تو میرا خیال ہے کہ امریکہ اس بات میں بڑی خوش فہمی میں مبتلا ہوا تھا کہ What I understand, this is a basic change and it is not because of needs or necessities. کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ موومنٹ ایک دکھاوے کی موومنٹ بھی ہے جیسے تیونس میں ہوئی At a time عرب دنیا کے تمام عوام کا یا افریقہ کے عوام کا ایک طرح سے سوچنا میرا خیال ہے کہ یہ پولیٹیکل چینج نہیں ہے۔ دراصل لوگوں نے ایک عرصہ تک سیکولر حکمران دیکھے Trinities of the individuals دیکھیں۔ اب مسلمان مجموعی طور پر افرادی اہمیتوں سے بے نیاز ہو چکا ہے اور وہ Prolonged Single Individuals کی حکومت نہیں چاہتے۔ غالباً میرا خیال یہ ہے کہ ابھی Decide تو نہیں ہوا مگر اگلے کچھ مہینوں میں ان موومنٹس کے مقاصد واضح ہو جائیں گے۔ اتنا مجھے یقین ہے کہ اگر Turk جو بالکل آزاد (خیال) قوم تھے

اور سب سے زیادہ سیکولر تھے اگر اس کے عوام میں اسلامی شعور جاگا اور انہوں نے آگے بڑھ کر Changes لائیں تو یقین واثق ہے کہ پورے مسلمان ورلڈ میں اس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ جس طرح آج ہم اپنے Secular Stuff سے اور اپنے بد عہد لوگوں سے تنگ ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے مسلمان شاید اس بات پہ قائل ہو رہا ہے کہ اب ہمیں اپنے مقصدِ حیات کو پلٹنا چاہیے۔ اب ہمیں اخلاص سے اپنے مذہب کی ان اقدار کو آگے بڑھانا چاہیے جس کی وجہ سے ہم سرفراز تھے۔ کہیں نہ کہیں اس میں ان گندے پانیوں میں بھی صاف ستھرے پانی کی ایک لہر چل رہی ہے اور وہی کامیاب ہوگی۔

س: شکریہ سر! یہ ایک بڑا دلچسپ سوال ہے۔ اس سوال کے دو حصے ہیں اور دو مختلف لوگوں سے یہ پوچھے گئے ہیں پہلا حصہ پروفیسر صاحب سے پوچھا گیا ہے۔ دوسرا حصے کا تعلق ہارون صاحب سے ہے۔ آپ کے حصے کا سوال یہ ہے کہ مہدی کب آئیں گے اور ہارون صاحب سے پوچھا گیا ہے کہ زرداری کب جائیں گے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: میرا خیال ہے کہ سوال میں جواب مضمر ہے۔ جب مہدی آئیں گے تو زرداری چلے جائیں گے۔

ہارون الرشید صاحب: میرا خیال ہے کہ اس مصرعے میں گرہ لگانا بڑا مشکل ہے۔ لیکن زرداری صاحب کا جانا میرے خیال میں اصل ایشو نہیں ہے۔ اگر زرداری صاحب کو بھیجنا ہی مقصود ہو تو زیادہ سے زیادہ چند دن کی کوشش چاہیے۔ مگر متبادل نظام کا مسئلہ ہے۔ زرداری صاحب چلے جاتے ہیں تو ایک اور قسم کا زرداری اگر آ جاتا ہے تو ہم نے اس سے کیا حاصل کیا؟ اب جو غور و فکر ہے مختلف جگہوں پہ میں صرف اسٹیبلشمنٹ کی بات نہیں کر رہا، ہر چیز کو لوگ اس طرف لے جاتے ہیں بدقسمتی سے۔ جو سوچنے سمجھنے والے طبقات ہیں جو Sincere لوگ ہیں مختلف جگہ پر جو کچھ وہ سوچ رہے ہیں اور اجتماعی سوچ ہی سب سے اچھی ہوتی ہے جب ایک مسلمان معاشرہ مل کر سوچتا ہے غور و فکر کرتا ہے تو اس میں شاید خیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ تبدیلی اب ایسی آنی چاہیے کہ یہ روز روز کا رونا دھونا بند ہو جائے اور اس Depression سے ہم نکل

جائیں۔میرا یہ خیال ہے اس میں ڈیڑھ دو سال کا عرصہ لگ سکتا ہے۔شاید اس سے پہلے اس کے سب قرائن تو نظر آنے لگیں گے۔ زرداری صاحب کا جہاں تک تعلق ہے میرا خیال ہے، اندازہ ہے، ظاہر ہے آدمی اندازہ ہی قائم کر سکتا ہے۔By the end of this year وہ چلے جائیں گے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ ویسے آپ نے غور کیا کہ ہارون صاحب Indirectly مہدی کے آنے کا وقت دے گئے ہیں۔

س۔ پروفیسر صاحب ایک دوست نے آپ کے آج کے لیکچر کے حوالے سے سوال کیا ہے۔آپ نے کہا کہ عرب شاعر تھے انٹیلیکچوئل نہیں تھے تو افتخار عارب صاحب کو نہ ہی ان کے چاہنے والوں کو یہ بات پسند نہیں آئی۔

ج: دیکھیے ہم تو جب عرب کی بات کرتے ہیں اس کو سائنس کے حوالے سے دیکھا جائے اور اگر ادب کے بھی حوالے سے بھی دیکھا جائے تو بلا مبالغہ ان کا تصور ان کا ڈرامائی انداز ان کی Skill (سے انکار نہیں کیا جا سکتا) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عہد اصحاب کے بعد کیا عرب اپنے مسلک پہ جو اس نے اصحاب رسول ﷺ کے توسط سے سیکھا تھا قائم رہا یا پلٹ گیا؟ تو میرا خیال ہے افتخار صاحب اور ہم سب جانتے ہیں کہ Soon after سب سے بڑا الزام جو یزید پہ لگا وہ فسق و فجور کو عام کرنا شراب پیا اور ہر قسم کی دیگر حرکات کرتا تھا۔اس کے بعد بنوامیہ کا دور اتنا شائستہ نہیں رہا سوائے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے جن کو خلیفہ خامس کہتے ہیں۔عباسیوں کا دور بھی اگرچہ بڑا معتبر رہا اور دنیاوی لحاظ سے بڑی Golden age رہی مگر مامون کی اعتدال کی حمایت اور معتصم کا اس مسئلے پہ اتنا Rigid ہو جانا کہ لوگوں کو قتل کرانا۔تو لگتا ہے کہ اس قسم کے کوئی آثار تاریخ میں نمایاں نہیں ہیں کہ وہ ان اسلامک ویلیوز کو Appriciate کر رہے تھے جو قابل تحسین تھیں بلکہ وہ ایک طرز با دشاہت تھی جس میں اسلام بھی شامل تھا۔

ڈاکٹر جلیل صاحب: سر میں Addition کرنا چاہوں گا کہ شاعری ایک ذریعہ اظہار ہے۔شاعر ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ انٹیلیکچوئل نہیں ہو سکتے۔جب

پروفیسر صاحب نے یہ کہا کہ وہ لوگ شاعر تھے انٹیلیکچوئل نہیں تھے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ انہیں اس ذریعہ اظہار پہ قدرت تھی اور اپنی زبان کی فصاحت و بلاغت اور ندرت پر وہ اتنے نازاں تھے کہ باقی دنیا کو عجم کہتے تھے۔ لیکن لازمی نہیں ہوتا کہ ہر شاعر حکمت کی بات بھی کرے لیکن حدیثِ رسولؐ ہے کہ بعض اشعار حکمت سے پُر ہوتے ہیں۔ تو It's a tool of expression اگر ایک انٹیلیکچوئل اسے Use کرے گا تو وہ Intellectual بات کرے گا۔ اگر ایک یاوا گو شاعری کرے گا تو وہ یاوا گوئی کرے گا۔

س: یہ پروفیسر صاحب یہ ایک فرانس سے سوال ہے کہ In a recent interview to a French journalist you said that a mystic always remains in a good humor would you like to explain this line?

ج: جی ہاں! اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام غصہ غم وحزن و بلاء جو انسانی طبیعت پہ وارد ہوتے ہیں کسی نہ کسی احساسِ کمتری اور برتری اور کسی نہ کسی کمی اور بیشی سے ہوتے ہیں۔ فرض کرو کہ کوئی صوفی اگر ایک ہی تسبیح کی تلاوت کر رہا ہو کہ **لا حول ولا قوۃ الا با اللہ**۔ نہ میری کوئی قوت نہ میرا کوئی ارادہ جو کچھ ہے میرے اللہ کا ہے۔ تو اللہ کے زیادہ قریب وہی جا سکتا ہے جو خوف اور حزن سے آزاد ہو **"أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ"** {یونس:62} تو جو شخص خوف وحزن کی کیفیات سے آزاد ہے وہی اس قابل ہے کہ اپنے اوپر ہنس سکے۔ Laughing at others is a disease, it is a sickness. But laughing at one's own self is knowledgeability اور یہ ایک حکمت ہے۔ ایک صوفی وہ اگر طنز کرے گا تو باہر طنز کرے گا، اس کے تصوف پہ حرف آئے گا۔ جب اپنے اوپر طنز کرے گا تو وہ اپنے نفس کو ایک ایسی تسلی اور ایسی حماقت سے باز رکھ رہا ہو گا (جو اس کے تصوف کے لئے زہر قاتل سے کم نہیں)۔ اس لئے We call it as third self ایک سیلف اچھا ہے اور ایک سیلف برا ہے۔ صوفیاء اپنی

Thinking سے ایک تیسرا سیلف ڈویلپ کرتے ہیں جو ہر صورت میں نفس کی اچھائی اور برائی دونوں پہ بڑی Critical نظر رکھتا ہے۔اور اس میں اگر Humor نہ ہو تو یہ سڑ گل جاتا ہے۔پھر صرف مجذوب پیدا ہوتے ہیں۔استاد اور صوفی نہیں پیدا ہو سکتے۔اس لئے میں کہتا ہوں جس کو اپنے اوپر ہنسا نہیں آتا وہ کبھی اچھا صوفی نہیں بن سکتا۔

س:ایک ہمارے دوست جاننا چاہتے ہیں کہ قانونی مقاصد کے لئے جانوروں کا جو پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے اور جانوروں پہ جو تجربات کئے جاتے ہیں اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: مردہ جانور وصیت چھوڑ کے تو نہیں جاتا اس لیے ان کے تجزیے میں یہ بات شاید نہیں آئے گی۔دوسری بات یہ کہ زندہ جانوروں پہ جو تجربات کئے جاتے ہیں لائف کی Lesser quality کی وجہ سے کئے جاتے ہیں۔وہ دکھ درد کی کیفیات سے آشنا تو ہوتے ہیں مگر وہ ان کیفیات پہ کوئی ذہنی گرفت نہیں رکھتے۔شاید سائنسدانوں کے نزدیک ایک جانور کی زندگی کو تجربے کی نذر کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک انسان کی زندگی کو دکھ دیا جائے۔اس وجہ سے وہ تجربات کرتے ہیں۔جانور ویسے بھی بیچارہ انسان ہی کے کام ہی آرہا ہے ہر رنگ اور حال میں۔اور اگر اس پہ تجربات کی وجہ سے انسان کو فوائد پہنچ جائیں تو یہ بھی انسان ہی کے کام آنے کی ایک شکل ہے۔اللہ تعالٰی نے جو ہمیں ان پہ قدرت دی ہے اگر اس میں Willful massacre نہ ہو۔اگر جان بوجھ کر جانوروں پر اذیت نہ کی جائے اور کسی بہتر اعلیٰ وارفع مقصد کے لیے اسے استعمال کیا جائے تو میرا خیال یہ ہے کہ جانور کو اس کا ثواب ملتا ہے۔جیسے ہم قربانی کے موقع پہ کثرت سے جانور اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں اور جیسے کسی اچھے موقع پر ہم جانوروں کی رائے لیے بغیر انہیں ذبح کرتے ہیں تو ایک بہتر انسانی حکمت کی خاطر بھی اگر کسی جانور کو قربان کردیا جائے تو جانور کو ثواب ہوتا ہے جو وہ نہیں جانتا اور غلط استعمال پہ جانور کو مردار کہا جائے گا اور وہ غلط استعمال میں جائے گا۔تو میرا خیال یہ ہے کہ طبی مقاصد کے لئے جانوروں کا استعمال برا نہیں۔مگر زندہ انسان پہ اس قسم کے تجربات جو ہیں وہ یقیناً انتہائی ظالمانہ وفاسقانہ حدود میں آتے ہیں۔اب باقی جواب کا پوسٹ مارٹم تو ڈاکٹر صاحب ہی کریں گے۔

ڈاکٹر جلیل صاحب: میرا خیال ہے جواب تو پروفیسر صاحب نے دے دیا ہے۔ لیکن صرف آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ Test ہوتے کیسے ہیں؟ مثال کے طور پر ایک دوائی کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ یہاں کے ڈاکٹر اکثر لکھتے ہیں Antibiotics کا ایک گروپ ہے۔ میں نام نہیں لیتا خواہ مخواہ آپ کو الجھن میں نہیں ڈالوں گا کہ آپ وہ Antibiotic کھانا ہی نہ چھوڑ دیں۔ تو ایک Antibiotic ہے جو ہم use کرتے ہیں انفیکشن کے لیے۔ جب بھی کوئی دوائی بنتی ہے ایک لیبارٹری میں اس کا Effect دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً سمجھ لیجیے Antibiotic A اور اس نے مارا ایک جراثیم G کو۔ اب ہم چاہتے یہ ہیں کہ یہ دوائی ہم اس انسان کو دیں جس کے اندر وہ جراثیم انفیکشن کر رہا ہے۔ پہلے ہم کیا کریں گے کہ اس دوائی کی پوری کیمسٹری کو ایک کیمسٹ دیکھے گا اور Probable side effects جو کہ وہ میڈیسن رکھتی ہے اس کو سٹڈی کرے گا۔ تو ایک Group of scientists یہ ثابت کرے گا کہ اس کے ایسے Life threatening serious effects نہیں ہیں۔ اس کو اگلے مرحلے یعنی ٹرائل میں بھیجا جاتا ہے۔ اس میں سے پھر جانوروں کو وہ ایک Small dose میں دی جاتی ہے۔ For settle period of time اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس پاس کے Side effects تو نہیں ہوئے۔ اگر ہوئے ہیں تو کیسے ہوئے ہیں؟ کیا ان کا کوئی تدارک ہو سکتا ہے؟ تاکہ ہم Dose کو ایڈجسٹ کر لیں۔ پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کی Minimum inhibitory concentration جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کم سے کم کتنی دوائی دے کے ہم مطلوبہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ جب یہ اسٹیبلش ہو جاتا ہے تو پھر انسانوں میں سے ایک Group of voluntaries آتا ہے۔ They are highly paid وہ Voluntarily جاتے ہیں کچھ سنٹرز میں۔ ہم کہتے ہیں کہ جی اس ٹیچنگ سنٹر میں یا ریسرچ سینٹرز میں اس ڈرگ کا ٹرائل ہو رہا ہے۔ وہ Group of patients جنہیں بیماری ہوتی ہے ان کو بتایا جاتا ہے کہ یہ نئی ڈرگ ہے اس کے Limited results ہیں اس کو صرف جانوروں پہ آزمایا گیا ہے۔ اب آپ پہ آزمانا چاہتے ہیں اگر آپ Willing ہوں۔ ان کو پوری انفارمیشن دی جاتی ہے کہ اس کو ہم

اس Informed consent کے بعد جب وہ Informed consent کہتے ہیں۔ اس
دوائی شروع کرتے ہیں اس وقت ایک آدمی جس کو Principal investigator کہتے ہیں
ان سنٹرز میں موجود ہوتا ہے جو Continuously monitor کر رہا ہوتا ہے کہ ان کو کوئی
Side effect تو نہیں ہو رہا بعض اوقات Drugs immediately stop کر دی
جاتی ہیں کہ ان کے کچھ بڑے خطرناک Side effects تھے۔ We would not use
them any more but once they passed that test پھر باقی سینٹرز
میں جاتی ہے۔ پھر Years experience آتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ جانور کو مار دیا جاتا ہے۔
دوسرے جو جانوروں پہ Trails ہوتے ہیں اگر کوئی جانور مر جاتا ہے تو اس کو جو
Disease ہوتی ہے اس کے آرگنز نکالے جاتے ہیں ان کو سٹڈی کیا جاتا ہے۔ اور Third
Group وہ ہے کہ جس میں ایک جانور کو Disease induce کرتے ہیں۔ یہی ایک
Ethical issue ہے۔ اس پر کچھ آرگنائزیشنز اس کے خلاف ہیں کچھ حمایت میں ہیں۔ کیا
Disease induce کر کے جانوروں کو سٹڈی کرنا ہیومن ہے کہ نہیں۔ اینمل رائٹس والے
بھی اس پہ Object کرتے ہیں۔ لیکن جو استاد نے کہا بات اتنی ہے کہ **انما الاعمال
بالنیات** کہ آپ یہ عمل کس لیے کر رہے ہیں؟ ایک بڑی خیر کے لیے بڑے فائدے کے لیے تو
اس صورت میں میرے خیال میں۔ With very few reservations یہ جائز قرار دیا
جائے۔

س: یہ امریکہ سے سوال ہے اور Gentleman wants to know is life insurance Islamic? Some term it as lack of faith in Allah and other say that it is lack of planning of one's life. How do you explain it?

ج: خواتین و حضرات! بات یہ ہے کہ ہم کچھ بے مقصد قسم کی باتوں میں الجھ جاتے
ہیں۔ بعض اوقات اپنے تصورات، خیالات اور انسٹیٹیوشنز کے خلاف کچھ ایسی

Resistances پالتے ہیں جس کا پریکٹیکلی ہمیں حق حاصل نہیں ہوتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک Singular مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک پورے نظام کے ساتھ وابستہ نسبتاً ایک Blatant سودی نظام کا ایک شاخسانہ ہے۔ آپ کے ٹیکس کی جس طرح باقی بہت ساری چیزیں ہیں ایک Individual کے پاس ان کو دور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ Suppose today I say. کہ جی سودی نظام غلط ہے تو پھر میرے اندر یہ بھی اہلیت ہونی چاہیے کہ میں اس کا متبادل نظام اپنے لوگوں کو مہیا کروں۔ فرض کرو میں کہتا ہوں کہ Certificates are wrong تو میں خالی Opinion دے کے بارہ یا سولہ کروڑ لوگوں کو تنگ کرنا نہیں چاہتا۔ That will be very wrong مسئلہ یہ ہے کہ پورے ملک کا نظام کسی نہ کسی طریقے سے ایک ہی سینٹر کو پہنچتا ہے جسے ہم سودی نظام کہتے ہیں۔ اب اگر ایک شخص فتویٰ دے گا کہ بنک کی نوکری حرام ہے تو وہ غلط ہوگا۔ اس لیے کہ اسے پہلے متبادل نظام مہیا کرنا چاہیے۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں جب سود منع ہو چکا تھا پھر بھی کچھ لوگ سودی کاروبار کر رہے تھے اور سب سے بڑھ کر حضرت عباسؓ ابن عبدالمطلب بھی سود لے دے رہے تھے۔ حتیٰ کہ خطبہ حجۃ الوداع والے دن اللہ کے رسول ﷺ کو Declare کرنا پڑا کہ آج سے میں سود کو حرام قرار دیتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود تین بڑی آیات کے آجانے کے" **وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا** " **{البقرہ: 275}** ایک یہ بھی کہ " **يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ** " **{البقرہ: 276}** پھر وہ (سود سے متعلق) آخری آیت جو خطبہء وداع سے تین دن پہلے آئی تھی" **فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** "**{البقرہ 279}** ان تینوں آیات کے آنے کے باوجود خطبہء حجۃ وداع سے شہادت ملتی ہے کہ حضرت عباسؓ سود لے بھی رہے تھے اور دے بھی رہے تھے۔ خواتین وحضرات! ہمیں مسئلہ یہ ہے کہ آخر کیوں ایسا ہوا؟ اور اگر سود کو ختم کرنا ممکن تھا تو پھر حضور ﷺ نے خطبہ الوداع والے دن کیوں اس کو Totally ممنوع فرمایا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہمارے پروگرامرز کی طرح اللہ اور اس کا رسول ﷺ پروگرامر نہیں ہیں۔ جب تک وہ اپنا متبادل نظام نہیں

دے لیتا پہلے کسی نظام کو ختم نہیں کرتا۔ By the time جب رسول اکرم ﷺ مذہب، دین اور اسلامی ریاست خطبہ الوداع تک پہنچے اس وقت اسلام کے تمام انسٹیٹیوشنز مکمل ہو چکے تھے۔ زکوٰۃ مکمل ہو چکی تھی۔ عبادات مکمل ہو چکی تھیں۔ صدقات کا نظام مکمل ہو چکا تھا۔ تقویٰ وطہارت کے نظام Built ہو چکے تھے۔ اب چونکہ اسلام کا نظام پورا ہو گیا تھا اس لیے خدا کے رسول ﷺ نے اب اس کے خلاف والے نظام کو یکسر موقوف کر دیا اور اس سے پہلے نہیں کیا۔ اصولاً ہم نے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ ہم پاکستان میں کسی بھی جگہ کیا سود کے متبادل نظام کو قائم کرنے کے قابل ہو گئے ہیں؟ سچ پوچھو تو نہ عالم عرب میں میں نے کوئی فلسفی اور دانشور دیکھا نہ پاکستان میں دیکھا نہ کہیں غیر ملکوں میں۔ سودی نظام میں یہ جو اتنی آسان تبدیلی ممکن تھی ہمارے ہاں نہ کسی کو اس کا گمان ہے نہ اندازہ ہے۔ قرآن حکیم میں اس کو اتنا Simplify کیا گیا ہے کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایک مسلمان اس چھوٹے سے مسئلے کو کیوں نہیں سمجھتے۔ اللہ نے فرمایا کہ "**يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ** " {البقرہ:276} اللہ سود گھٹاتا ہے اور صدقات بڑھاتا ہے۔ اگر آپ غور کرو تو صدقات جوں جوں بڑھیں گے سود گھٹے گا۔ سب صدقات اپنی تکمیل کو پہنچیں گے سود کا نام ونشان ہی نہیں رہے گا۔ مگر صدقات کے نظام کو Individual حرکت میں نہیں لا سکتا۔ یہ ملک وملت اور گورنمنٹس کا کام ہے۔ اب اس ملک میں سود کیا کم ہوتا ہے جہاں سٹیٹ بنک کی یہ Legation ہے کہ اگر کوئی چیریٹی بینک کھولو گے تو بھی سود دینا پڑے گا۔

س: یہ آپ کے لیکچر میں جماعت اسلامی کے بارے میں کچھ Remarks تھے دوستوں نے یہ پوچھا ہے کہ کچھ لوگوں کے بارے آپ نے کہا کہ اللہ ان کے ساتھ نہیں کیونکہ وہ ناکام ہیں۔ جبکہ بعض انبیاء کو شہید کیا گیا حضرت یحیٰؑ کو آرے سے چیرا گیا مگر اللہ کی مدد نہیں آئی تو اس کو آپ کیسے Mix up کر رہے ہیں۔

ج: دیکھو ویسے تو حضرت نوحؑ اور بہت سارے پیغمبروں نے بڑی طویل تبلیغ کی۔ اور اس کے بعد بھی اس قوم پہ عذاب آیا۔ مگر یہ جماعت والا مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے اہل کفر کو تبلیغ کی اور کوئی کافر مسلمان نہیں ہوا۔ جماعتِ اسلامی مسلمانوں میں حرکت کر رہی تھی وہاں ایمان کا

ایسا بڑا Crisis نہیں تھا It's not that they failed, it's not that they failed. وہ اپنے آپ کو آرگنائیز کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اپنی Secrecies کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اپنی فعالیت شو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ایک New sense value بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر بدقسمتی سے طاقت کا تصور جو انہوں نے قائم کیا ہوا تھا اس میں ناکام ہو گئے۔ اس کی بنیادی وجہ تھی کہ ایک Muslim bulk جو تھا انہوں نے اس کو شبے کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس بات سے اتفاق نہیں کیا کہ یہ جماعت ہمیں اس استحصال سے نجات دلا سکتی ہے جس استحصال سے اس قوم کو قائدِ اعظم نے نجات دلائی تھی۔ So comparatively ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی مذہبی جماعتیں، یہ خالی جماعتِ اسلامی کی بات نہیں ہے۔ علماء دیو بند موجود تھے۔ علماء بریلی موجود تھے۔ علماء اہلِ حدیث موجود تھے۔ بانیانِ مکاتب موجود تھے۔ درسگاہوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ مسلمان علماء کی گنتی نہیں شمار کر سکتے تھے۔ بڑے بڑے Towering نام تھے۔ بڑی بڑی قد آور شخصیتیں تھیں مگر ان سب کو چھوڑ کر عجمت اور قیادت کا جو وصف ہے جو آسمانوں سے ایشو ہوتا ہے وہ ذرا مختلف الخیال تھا۔ ایک کام جو مکمل ہونا تھا کہ "وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ "{القمر: 3} خدا کہتا ہے ہر عمل اپنے قرار کو پہنچتا ہے۔ یہ امر تقسیم کا پاکستان کی تکمیل کا اللہ کے علم میں تھا کہ ان تمام جماعتوں اور مذہبی لوگوں سے سرانجام نہیں ہو گا تو اس نے ایک ایسے شخص کو قیادت سونپی جس کا خیال یہ تھا کہ جب میں کام ختم کر کے اللہ کے پاس جاؤں تو وہ مجھے کہے کہ Well done Mr. Jinnah

س: سر ایک بڑا دلچسپ سوال ہے کہ یہ جو پھانسی کی سزا ہے وہ فجر کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے ہی کیوں دی جاتی ہے۔ اس کے بعد کیوں نہیں دی جا سکتی؟

ج: یہ گلے کے ٹشوز کی وجہ سے ہے That is supposed کہ اس وقت ٹشوز ایک سپیشل نرمی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ It's more easy to die in the morning اگر آپ کو نہیں پتا تو تجربہ کر کے دیکھ لیں (پنڈال میں قہقہے)۔

س: سر یہ دوست جاننا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسالت کی گواہی دی

ہے۔کافروں کے سامنے دو گواہ پیش کیے ہیں ایک تو خود ذات باری تعالیٰ اور دوسرا کونسا گواہ ہے جو اس ضمن میں قرآن پیش کرتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کو تو لوگ پتا نہیں مانتے تھے کہ نہیں مگر دوسرا گواہ انتہائی متوثر تھا۔ یہ حضور گرامی مرتبت ﷺ کا Life span تھا۔ Throughout forty years of his life in the society اللہ کے رسول ﷺ پر اگر کسی چیز کا شائبہ بھی نہیں پڑا تو وہ جھوٹ کا نہیں پڑا، خیانت کا نہیں پڑا۔ تو 40 برس اگر رسول اللہ ﷺ کو کسی معاشرے میں ٹھہرایا گیا تو دو اوصاف کا تعین کیا گیا کہ یہ شخص بزرگ اور یہ محترم چاہے کچھ بھی ہو جائے کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتا اور چاہے کچھ بھی ہو جائے مزاحاً بھی حضور ﷺ نے کبھی دروغ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ اتنی بڑی گواہی تھی کہ جب پہاڑ پہ کھڑے ہو کے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اگر میں کہوں کہ پہاڑ کے پیچھے فوج ہے تو روایت یہ کہتی ہے کہ لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا کہ اگر رسول ﷺ یہ شائبہ بھی دیں تو یا تنے سچے ہیں کہ ضرور پہاڑ کے پیچھے فوج ہو گی۔ یہ اتنی بڑی گواہی تھی جو ان کے کردار و اخلاق سے اللہ نے زمانے کو دی کہ اللہ کی گواہی شاید Questionable تھی مگر اللہ کے رسول ﷺ کے کردار کی گواہی Questionable نہیں تھی۔

س: سر یہ جو ابھی اسلام آباد میں واقعہ ہوا ممتاز حسین قادری کے حوالے سے بہت سے سوال ہیں کہ آپ اسے کیا Rank کرتے ہیں۔ Where do you rank him?

ج: میرا خیال ہے کہ یہ Mismanagement of mannerism تھی کیونکہ جب آپ سیاست میں کسی بندے کو آگے کرتے ہو تو ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ عام لوگوں سے یہ بہتر زبان بول سکتا ہے۔ بہتر انداز گفتگو رکھتا ہے۔ اگر ہم اشتعال پذیر گفتگو کرتے ہیں تو یہ صلح کی طرف مائل ہوتا ہے۔ یہ مسائل کو بھی تدبر اور سلامتی فکر سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایک Leading Quality یہ ہے کہ لوگوں کے مزاج کو معتدل رکھا جائے اور وہ بات کی جائے جس سے معاشرے میں اشتعال پیدا نہ ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگرچہ وہ مرحوم ہے اور

میں نہیں چاہتا مگر میرا خیال ہے کہ As a politician he had very very minor skills bad skills. انداز گفتگو انتہائی عامیانہ تھا اور جو معیار تنقید تھا It was so blunt and stupid کہ کسی نارمل بندے کو بھی غصہ آ سکتا تھا۔ اب دوسرے قانون کو دیکھیے۔ توہین رسالت ﷺ صرف قادری کا مسئلہ نہیں تھا۔ یہ اٹھارہ کروڑ مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ جس کو طاقت ہوتی وہ مار دیتا۔ اگر Virtually اٹھارہ کروڑ مسلمانوں میں سے واقعی کوئی Convince ہو جائے کہ اس شخص نے توہین رسالت ﷺ کی ہے تو جو محبت رسول ﷺ مسلمان کے دل میں ہے جو یہ بدلہ نہ لینے کی خواہش ظاہر کرے گا میں اس کے ایمان میں نقص سمجھوں گا۔ مگر بدلہ لینے کی خواہش کے باوجود اگر اتنے سارے لوگ بدلہ نہیں لیتے تو ان میں بہت سارے کوئی پڑھا لکھا ہوتا ہے کوئی کم پڑھا لکھا ہوتا ہے۔ مگر Excitement اس درجے پر اگر کسی Individual کو لے جائے کہ وہ کسی Decision making تک آ جائے تو یہ میں اس شخص کی بہت بڑی حماقت کہوں گا۔ اب دیکھیے کہ توہین رسالت ﷺ میں لفظ جو اس نے استعمال کیا وہ کم از کم Neither it was decent word nor it was a political word. It was not a statement like a statesman. اس نے کہا کہ یہ کالا قانون ہے اور اگر ہم کالے قانون کی وضاحت پہ جائیں تو نمبر ایک: یہ ظالمانہ ہے۔ نمبر دو: غیر منصفانہ ہے۔ نمبر تین: یہ جاہلانہ ہے۔ اب اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت و توقیر کا بدلہ لینا ظالمانہ، جاہلانہ، اور غیر منصفانہ ہے تو پھر مسلمانی کیا ہے؟ تمام مسلمان ایسے ہی ہیں ظالم، جاہل اور غیر منصف۔ تو میرا خیال ہے کہ Noting else killed him but his stupid unqualified very illiterate remarks became the cause of his death. اس میں قادری کا بھی کوئی کمال نہیں۔

س: Now there is a very interesting question and that is not targeted to you(Prof. Ahmad Rafique) but the English gentleman sitting in the front row and I am

speaking English so that he can appreciate this question. There is a question for my brother that you have embraced Islam after a thorough study or you have embraced Islam by being impressed by the personality of Prof. Ahmed Rafique Akhtar?

ڈاکٹر جلیل صاحب Before my friend Brian answer this question I would like to you introduce him to you. He is from Ireland and he has spent several years in search of God and reality. Through one of his friends he came across the Prof. Sb. He visited a few times then got convinced. He already believed in God. He was Christian and then he decided to become Muslim so I don't call him a new Muslim.

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ایک منٹ میں ڈاکٹر صاحب کی بات پہ تھوڑی سی بات add کر دوں کہ آپ نے حضرت سلیمان فارسیؓ کا نام تو سنا ہو گا۔ برائن شروع میں کچھ Inquiries کرتے رہے ہیں۔ ہمارے بڑے عزیز دوست تھے۔ کچھ سوالات بھی تھے ان کے جوابات بھی انہیں چاہیں تھے۔ وہی تجسس وہی جستجو وہی علم و فکر کی آگہی وہی حس بے حس۔ وہ آئیں نہ آئیں۔ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں۔ تو Behind the چلمن جو ان کے ذہن و دل پہ گزری ہو گی مگر وہ لمحہ جس کو توڑنا تھا اور جس کو توڑنا آسان نہیں ہوتا۔ روایت کو توڑنا آسان نہیں ہوتا۔ اس بد قسمت تواتر کو توڑنا آسان نہیں ہوتا جس کے بارے میں اللہ بار بار سرزنش کرتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ برائن ایک ایسا مرد ہے جس نے اپنی ذہانت اور عمل کی یکجائی سے ایک فیصلہ کن حیثیت حاصل کر کے عمر کے اس حصے میں تعصبات کو توڑتے ہوئے خدا اور رسول

ﷺ کی محبت میں اسلام کو اختیار کیا۔ And now I think he should better answer for himself.

Mr. Brian: Thank you Dr. Jalil for confirming me an Irish and not English. Really the reason why I turned to Islam, I had an interest in religion, because I was very new, I didn't know what direction to go for. I was very lucky, I consider myself very lucky because I met a man who put me into right path and to make right decision in the end and I told it to professor sb. And it did not take too long really when I started talking to him, particularly when he put me in right direction, in terms of what should I read and the way I should look at the things. Because Islam is a very difficult religion to understand in the West. Particularly at this stage of age with the problem of terrorism and so forth. So you have to advent very difficultly to pass those sorts of misconceptions and to understand what Islam is really about, and obviously you need somebody as a good teacher to show you the direction to go in. And as I said I was fortunate to meet professor sb. who lives so far away from

where I live. So thank you!

س: ہمارے ہاں عام طور پر گائنی کے اپریشن مرد کرتے ہیں۔ شرعی طور پر کیا اس کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

ج: دیکھیں جب قحط پڑا تو خلیفہ دوم امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے چوری کی حد اٹھا دی کہ جب ہم انہیں provide نہیں کر سکتے تو ان کو سزا بھی نہیں دے سکتے۔ اور یہ یاد رکھیے گا کہ یہ حد قرآنی تھی جس کو عمرؓ نے اٹھا لیا۔ تو مختلف مواقع پہ فقیہہ ایک عالم ایک مدبر یہ Decision دینے کے قابل ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسے معاملے میں کس حد تک کتنی اجازت دے سکتا ہے۔ اور غالباً ایسے بڑے لوگ ہوتے ہیں سیانے، دانشور فقیہہ، علماء جو اس معاملے میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ As a rule I know only one thing اگر جان اضطراب میں چلی جائے تو پھر اس قسم کا عمل کیا جا سکتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال اس واقعہ میں ملتی ہے جب یرموک کے معرکے کے بعد دس اصحاب رسول ﷺ گرفتار ہوئے اور قیصر روم کو پتا تھا کہ یہ سور نہیں کھاتے۔ تو ان کو بھوکا رکھنے کے بعد قیصر روم نے ان کے پاس سور کا گوشت بھیجا۔ اصحاب رسول ﷺ نے نہ کھایا تو قیصر روم خود چل کر جیل تک آیا اور یہ آیت سنائی ان کو " **اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ** " **{البقرۃ: 173}** کہ تمہارا قرآن تو تمہیں کہتا ہے کہ اگر مجبوری ہے تو کھا لو۔ تو اصحاب رسول ﷺ نے کہا! ہاں وہ کہتا ہے اور ہم مانتے ہیں اس بات کو مگر یہ کہ ہم اصحاب رسول ﷺ ہیں۔ ہمارا معیار تھوڑا سا مختلف ہے۔ ایک عام آدمی کو تو اجازت ہوگی مگر ہم اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی ہیں اور ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ تو پھر قیصر روم نے ان کا کھانا بحال کر دیا۔ جب جبر، اکراہ اور مجبوری ہو تو میرا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک مجبور انسان کو نماز میں بتیس استثناء دے سکتا ہے تو یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔

ڈاکٹر جلیل صاحب: اور اگر آپ کو دو Equally good گائناکالوجسٹ میسر ہوں ایک میل اور دوسرا فی میل تو اس صورت میں یقیناً چوائس فی میل ہوگی۔

س: ایک خاتون جاننا چاہتی ہیں کہ ازدواجی زندگی میں Sexual

Spouse ایک فطری بات ہے مگر یہ ضروری تو نہیں کہ جس کے ساتھ بحیثیت relation ہو sexual relationship ہو اس کے ساتھ محبت بھی ہو۔

How do you comment on it?

ج: Yes I agree کہ یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کیونکہ بنیادی طور پہ نکاح جو ہے شادیاں جو ہیں وہ محبت پہ نہیں ہوتی ہیں جبلت پہ ہوتی ہیں۔ ایک Instinctive flow ہے اس میں دو جبلتیں شامل ہیں۔ اس میں No.1 Physical instinct ہے اور دوسری Continuity ہے۔ تو شادیوں کے پس منظر میں شاید محبت بہت کم ہوتی ہے اور محبت Everlasting بھی نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے کہ شب وصال کے بعد ہی رخصت ہو جائے۔ مگر اصولاً یہ دو Instincts سلامت رہتی ہیں۔ میں Practical زندگی کا اپنا تجربہ آپ کو بتاتا ہوں کیونکہ میرا واسطہ پڑتا ہے ان محبتوں کے ساتھ یا ان شادیوں کے ساتھ جو بڑی گہری تین تین سال اور دس دس سال کی محبتوں کے بعد ہوتی ہیں۔ تو جتنی عمر محبت کی سالوں میں ہوتی ہے۔ اتنے ہی دن شادی کے بعد ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے تین سال محبت کی ہے تو شادی کی عمر Reciprocally اس کے Inverse proportion میں ہوتی ہے۔ اگر آپ نے تین سال محبت کی ہے تو تین مہینے میں آپ کی ضرور Separation ہو جائے گی۔ یہ As a rule بھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ تمام یورپ میں جہاں Free license ہے جہاں محبت کو شادی پر سبقت حاصل ہے اور جہاں Physical relationships اس پر حاوی ہوتے ہیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ باوجود اتنی فریڈم کے..... Saint valentine اگر آج زندہ ہوتا تو ضرور پاگل ہو کے مر جاتا کہ باوجود اتنی Unlicensed freedom کے جو Sexually ان کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ تمام کا تمام معاشرہ جو ہے Family life کو ترک کر بیٹھا ہے۔ بلکہ انہوں نے لفظ نکاح ہی ختم کر دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دوسری ٹرم نکالی جو ساتھ رہنے کی تھی۔ وہ ٹرم بھی ختم کر دی۔ اب شاید مجموعی طور پر وہ "Contract" کے الفاظ پر آ گئے ہیں کہ Partners in life اب وہ نکاح کے معنوں میں نہیں آتے۔ میرا خیال یہ ہے

کہ محبت ایک شخصی تاثر ہے۔ دیکھو اس محبت ہو بھی نہیں سکتی۔ ہیر رانجھا کتنے ہوتے ہیں؟ سوہنی مہینوال کتنے ہوتے ہیں؟ ہمارے پاس اس کی ایک Maximity مثالیں موجود ہیں۔ اگر میں سارے محبت والوں کو یہ کہوں کہ آپ ایک اچھی علامت کے طور پر ہیر رانجھا کی طرح وفات پانا پسند کرو گے اور اگر میں ان کو جلتے بلتے شہر سے نکال کر تھر کے صحرا میں لے جاؤں کہ جاؤ محبت کرو، جلتے رہو وہاں پر تو میرا خیال ہے کہ 99% محبت سے گریز کر جائیں گے۔

ڈاکٹر جلیل صاحب: ایک چھوٹی سی درخواست ہے آپ سے کہ الفاظ (سے ناآشنائی) کی وجہ سے ہم بعض اوقات واقف نہیں ہوتے کہ محبت سے ہمارا مطلب کیا ہے؟ تو میں اس پہ زیادہ نہیں کہوں گا۔ آپ سوچیے گا محبت، انس دوستی Understanding اور عشق یہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ Physical attraction کو محبت کہتے ہیں یا ایک ٹائم ایک دوسرے کے ساتھ گزارنے کے بعد Sacrifice کرنے کے بعد جو Understanding ہوتی ہے اسے آپ محبت کہتے ہیں یا یہ کہ

جو سکھیں میں جانتی کہ پیت کرے دکھ ہوئے

نگر ڈنڈھورا پیٹتی کہ پیت کرے نہ کوئے

کوئی ایسا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟ تو آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ کہیں یہ نفسیاتی الجھن تو نہیں ہے جسے آپ محبت کہہ رہے ہیں۔ کیا محبت شعوری عمل ہے یا ایک جبلی عمل ہے جس کی طرف ابھی استاد محترم نے اشارہ کیا۔ تو اس سے پہلے کہ آپ فیصلہ کریں کہ مجھے اپنے پارٹنر کے ساتھ محبت ہے کہ نہیں آپ یہ فیصلہ کرلیں کہ آپ محبت کسے کہتے ہیں؟

Again a question by a female:

Such cases میں Psychiatrist خاتون ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ اپنی پریکٹس میں have come up to me جن میں Gays کا کہنا ہیں کہ ہم بہت ہی چھوٹی عمر سے ایسا محسوس کرتے تھے اور ہم کبھی خواتین سے Attract نہیں ہوئے۔ اور ہمیں مردوں سے محبت ہو جاتی ہے۔ اگر یہ By birth situation ہے تو اس کا ہمیں گناہ

کیوں؟

ڈاکٹر جلیل صاحب: جی میں عرض کرتا ہوں کسی زمانے میں ایک چھوٹی سی تحقیق ہوئی اور اس کی خبر بہت پھیلی اور Gays اور Homosexual نے بڑا عام کیا کہ Homosexuals میں کچھ Tendencies ہوتی ہیں۔ آپ بھی براہ کرم انٹرنیٹ پر چیک کیجئے گا۔ میں نے خصوصی طور پہ اس لئے دیکھا تھا کیونکہ چند ماہ پہلے یہ بحث شروع ہوگئی کہ کہیں ایسا کوئی Substance تو نہیں ہے جو یہ ظاہر کرے کہ کچھ مرد Predominantly homosexual ہوتے ہیں۔ This is not scientific; I repeat this is not scientific fact جن لوگوں کو یہ رائے پسند آئی انہوں نے فوراً سے Scientific سمجھا۔ ایسا ہرگز نہیں ایک بات ، دوسری بات اس کے پیچھے جو Tendencies ہوتی ہیں Liking کی۔ ہم نے کبھی استاد سے سنا تھا کہ یہ Tendencies تین ڈگریز کی ہیں۔ ایک Accidental ہے، ایک Habitual ہے اور ایک Pathological ہے۔ Accidental یہ ہے کہ عالم جوانی میں جب Hormonal flush اپنی پیک پہ ہوتا ہے۔ تو جو First sexual experience ہوتا ہے وہ As an event ہی ریکارڈ نہیں ہوتا بلکہ اس کے Emotions بھی ریکارڈ ہوتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ جو وابستگی ہوتی ہے وہ جب پختگی پکڑ جائے تو Next stage جو ہے Habitual کی ہے۔ تیسری سٹیج Pathological کی ہے۔ انسانی شخصیت میں جو Personality disorders ہوتے ہیں اس میں کچھ Emotional flaws ہوتے ہیں۔ Personality deficit ہوتے ہیں جن کو Compensate کرنے کے لیے یا بچپن میں Lost child hood ہوتی ہے یا ill treatment ہوتا ہے۔ یہ ساری چیزیں مل کے اس بچے کو یا اس فرد کو اس طرف مائل کرتی ہیں جہاں سے وہ Attention اور Attraction gain کرتا ہے۔ As such یہ کہنا کہ خدا نے Homosexuals پیدا کیے ہیں یہ سچ نہیں ہے۔ یہ ہوسکتا ہے جیسے آپ دیکھتے ہیں وہ لوگ جو نہ مرد ہوتے ہیں نہ عورت ہوتے ہیں ان میں

ہوتا Congenital flaw ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ بھی یہ جواز نہیں دے سکتے ورنہ میں یہ جواز دے سکتا ہوں کہ مجھ میں قتل کا رجحان ہے۔ Let me murder people میں یہ جواز دے سکتا ہوں کہ مجھ میں جنسی خواہش بہت زیادہ ہے Let me have twenty women اگر میں نے اپنے عمل کا جواز اپنے نفس کے رجحان کو بنانا ہے تو پھر خدا کہاں گیا؟ مذہب تو ہے ہی نفس کے خلاف لڑنا۔ اگر آپ کے اندر اعتدال سے ہٹ کر کوئی رجحان ہے تو اس کے خلاف کوشش ہی کا نام تو مذہب ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے اندر یہ Tendency ہے تو اس کے خلاف لڑنا ہی تو کام ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ماشاءاللہ اچھا جواب ہے۔

س: پھر خواتین کی جانب سے سوال ہے کہا جاتا ہے کہ Boys are more intelligent than girls کیونکہ لڑکیاں رٹا لگا کے پڑھتی ہیں Marks لے جاتی ہیں لڑکے جو ہیں Concept clear کر کے پڑھتے ہیں آپ کیا خیال ہے کیا عورت واقعی کم عقل یا شقی مزاج ہے؟

ج: دیکھئے بات یہ ہے میرا خیال ہے کہ عورت زیادہ ذہین ہے (خواتین کی نشستوں سے زوردار تالیاں)۔ اس کے علاوہ میں سلامتی سے اس جلسے سے جا نہیں سکتا (مردوں کی نشستوں سے فلک شگاف قہقہے)۔ مگر میرے پاس ایک بڑی حجت اور دلیل ہے۔ دیکھو جب اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق کی اور حضرت آدم کو پیدا کیا۔ یہاں میں عورتوں سے اک بات کہہ دوں کہ عورتوں میں اپنی عقل نہیں ہے۔ اگر میری ہی پسلی سے نکل کر اس نے دعویٰ کرنا ہے کہ میں عقلمند ہوں تو یہ غلط ہے۔ دیکھیں میں آپ کو ایک بڑے مزے کی بات بتاؤں میں پریشان تھا کہ آدم نے حوا کو کیسے پیدا کیا ہوگا۔ حدیث بھی موجود تھی کہ عورت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ تو میرے لیے یہ بڑا حل طلب مسئلہ تھا۔ میں اس قسم کے Riddles کو بڑی شدت سے Solve کرتا ہوں۔ ایک دفعہ مجھے میرے ایک عزیز نے بتایا۔ وہ گائنا کالوجسٹ تھے اور یمن میں تعینات تھے۔ ان کے پاس عجیب وغریب تصاویر تھیں۔ ان تین چار تصاویر میں مردوں میں اووری

کی Existence تھی۔اوران کے فی میل سسٹم بنے ہوئے تھے۔ان کے پاس تین یا چار ایسی فوٹوز تھیں۔اگر ایک آدھ ہوتی تو میں شبے میں پڑ جاتا۔اس میل گائناکالوجسٹ نے میرے خیال میں اس کا نام عبدالرحمٰن تھا۔انہوں نے کہا کہ میری زندگی کے جو چند عجیب وغریب واقعات ہیں ان میں سے ایک مردوں میں پورے فی میل سسٹم کا موجود ہونا ہے۔تو پھر اچانک مجھے ساری بات سمجھ آ گئی May be it looks like مگر تخلیقِ حوا کی پوری داستان میرے سامنے آ گئی۔یہ کہ بہر حال آدمؑ نے Self fertilize کیا کیونکہ Ovary موجود تھی۔ And there could be many chances so far for self fertilization تو آدمؑ نے Fertilize کرلیا۔سوال یہ تھا کہ اب برتھ کیسے ہوئی؟ There was no system in Aadam for the birth تو ہوا یہ کہ حضرت آدمؑ یا تو خود تنگ آ گئے کیونکہ حوا خاصی بڑی ہو رہی تھی جیسے Normally ہوتا ہے۔تو یا خود انہوں نے اپنی سائیڈ سے آپریشن کیا۔اور کوئی طریقہ ہی نہیں تھا برتھ کا۔یا پھر ملائکہ نے یہ تکلیف سرانجام دی کہ ان کی پسلیاں چیر کے جیسے اب بھی کرتے ہیں Cesarean کیا اور حوا کو آدمؑ مل گئے اور آدمؑ کو حوا مل گئیں۔اب خود سوچو ذرا میں تو Procedure بتا رہا ہوں۔بھئی میری ہی پسلی سے نکل کر وہ نہیں آپ کو محاورا یاد کہ "ہماری... وہ... اور ہمیں میاؤں۔" (پنڈال میں قہقہے)۔

س: پاکستانی میڈیا ایک دوسرے کے ساتھ مقابلے کی دوڑ میں بہت بے حجاب اور بھارت زدہ ہوتا جا رہا ہے۔کیا یہ ارتقائی عمل ہے یا یہ ہماری اقدار کو کھا جائے گا؟ کیا اس پر بند باندھنا چاہیے یا یہ فطری عمل ہے اسے جاری رہنا چاہیے؟

ہارون الرشید صاحب: دیکھیں اس کے سوال کے دو حصے ہیں۔ایک تو میں نے پہلے وضاحت کی تھی کہ نئی آزادیوں کے ساتھ غیر ذمہ داری بھی آتی ہے۔تمام دنیا میں ترکی کا ماڈل اس سلسلے میں خاص طور پر سٹڈی کیا جا سکتا ہے۔جب بھی میڈیا کو آزادی ملی ہے تو بہت سارے غیر ذمہ داری کے پہلو سامنے آئے ہیں۔یہ بھی ان میں سے ایک ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔اور دوسری بات پہلے بھی میں نے آپ سے گزارش کی کہ اخبار کا قاری اور ٹی وی کا

دیکھنے والا ہی اس پہ سب سے بڑا Check پیدا کر سکتا ہے۔ یہ جو ہم کہتے ہیں کہ حکومت ایسا کرے یا سیاسی جماعتیں ایسا کریں تو میں آپ سے پوچھتا ہوں حکومت کیوں کرے؟ حکومت کو کیا پرابلم ہے؟ اس سے توجہ دوسری طرف جاتی ہے۔ حکومت کو تو اس کا فائدہ ہے اور سیاسی جماعتیں کیوں کریں؟ ان کا ایجنڈا یہ نہیں ہے۔ سیاسی جماعتوں کا ایجنڈا تو اقتدار ہے۔ میں پوری ذمہ داری سے آپ کو کہتا ہوں بہت غیر ذمہ دارانہ رجحان پچھلے تین چار مہینے سے سامنے آرہا ہے۔ پہلے بھی تھا اب بڑھ گیا ہے۔ Late Night نشریات میں انڈیا کی بعض چیزیں دکھائی جاتی ہیں جو بہت خطرناک حد تک افسوسناک ہیں۔ لیکن اگر آپ ذمہ داری کا ثبوت دیں تو E-mail address بھی ساتھ دیا جاتا ہے اخباروں میں بھی T. V میں بھی۔ آپ ان Addresses پہ احتجاج کرنا شروع کریں اور ہر کہیں سے احتجاج ہو۔ یہ اس طرح کا آرگنائزڈ احتجاج نہیں ہونا چاہیے جس طرح سیاسی جماعت کرتی ہیں۔ یہ بہت بے ساختہ ہونا چاہیے جو کچھ آپ محسوس کرتے ہیں Exactly اسی طرح کسی شدت کے بغیر تو آپ دیکھیں گے کہ اس کے بہت تیزی سے اثرات برآمد ہوں گے۔ اخبار کو قاری کی بڑی فکر ہوتی ہے۔ T.V کو دیکھنے والے کی بڑی فکر ہوتی ہے اور اگر آپ کا ذوق اچھا ہے اور اکثریت کا یقیناً اچھا ہے۔ اگر اکثریت اپنے خاندانوں کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے شائستگی اور وقار چاہتی ہے تو اس کا نتیجہ یقیناً مثبت نکلے گا۔ یہ جو وقتی مقبولیت اور سستی شہرت کے لیے اب Rating کی دوڑ شروع ہوئی ہے۔ میڈیا کے اندر بھی اس پہ Debate ہو رہی ہے۔ اخبار نویس ہوں، اخباری ادارے یا مالکان یہ سب معاشرے سے الگ تو نہیں ہیں۔ ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ جو چینلز آپ دیکھ رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ کوئی ستر پچھتر اسی کے قریب چینل ہیں ان کو بچنا تو نہیں ہے۔ ان میں سے چند باقی رہیں گے۔ اس کا بڑا Cut throat competition ہوتا ہے۔ اس میں سے بہت سے مارے جائیں گے۔ میڈیا کے لوگ منفی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو اوپر کے دو تین چینل ہیں وہ بھی اس میں مبتلا ہو گئے ہیں اور بعض بہت افسوسناک چیزیں سامنے آرہی ہیں۔ نہ صرف جس حوالے سے آپ نے کہا بلکہ سیاسی مباحث میں بھی بڑا سستا پن آ

گیا ہے۔لیکن میڈیا میں میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا بڑا شدید Reaction ہے اور اخبار نویسوں نے اس پہ احتجاج کرنا شروع کر دیا ہے۔لیکن آپ کا احتجاج انشاءاللہ بہت موثر ہوگا۔

س: سر یہ سوال چونکہ پندرہ بیس جگہوں سے آیا ہے۔آپ پہلے کئی مرتبہ اس کا جواب دے چکے ہیں مگر بہت سی خواتین پردے کے بارے میں یہ جاننا چاہتی ہیں کہ چہرہ ڈھانپنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج: نہیں! اگر مختصر جواب ہے تو نہیں۔چہرے کا پردے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ یہ پہچان ہے شناخت ہے اور اس کا Expression ان چیزوں سے ہے جو لباس کے Externals کو ظاہر کرتی ہیں۔چہرہ ڈھانپا میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ بہتر ہے Let say کہ جی جب آپ مسائل پہ گفتگو کرتے ہیں اور شرع پہ گفتگو کرتے ہیں تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ We make a lot of mistakes by adding a little to it. ہم خود اپنی طرف سے جیسے ایک مولوی صاحب سے میں نے پوچھا باب صلوۃ میں ایسا کوئی واقعہ یا روایت ملتی ہے کہ نماز کے دوران سر پہ ٹوپی لینا ضروری ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں مگر رکھ لیں تو بہتر ہے۔تو میں نے پوچھا رکھ لیں تو بہتر کیوں ہے؟ کون ہے جو تھوڑی سی بہتری سے فائدہ نہیں اٹھاتا؟ تو بہتری کس طرح ہے۔دراصل ہمارے پاس کوئی ایسی Sanctions موجود نہیں ہوتی مگر فرض کرو میرے باپ نے رکھی، میرے دادا نے رکھی میرے پیر نے رکھی میرے مرشد نے رکھی تو میں اپنی روایت پرستی کو مذہب میں ایک دلیل کے طور پہ داخل کر لیتا ہوں۔میرا خیال ہے کہ شرع کے معاملے میں بندے کو بے لوث رہنا چاہیے۔اور اس میں کسی قسم کی ایسی چیز کو شامل نہیں کرنا چاہیے۔فرض کرو کیجئے اگر مجھے سات نمازیں پڑھنے کا حق حاصل ہے یا نو نمازیں پڑھنے کا حق حاصل ہے تو میرا نہیں خیال کہ اب میں لوگوں کو یہ جا کے بتاؤں کہ عشاء صرف سترہ رکعتوں میں ہوتی ہے۔نمازوں میں جب آپ نوافل چھوڑ سکتے ہو تو بتاتے ہوئے سترہ نہیں کہنی چاہیں۔نماز میں جتنی رکعتیں پڑھنا لازمی ہے اتنی ہی بتانی چاہیں۔لوگوں پہ آسانی کرنا علماء کا فرض ہے۔اگر علماء ہی انہیں اتنی کثرت سے تاکید کریں گے اور ان سے کچھ Extraordinary

فرمائشیں کریں گے تو پھر لوگ بھاگ جاتے ہیں۔ حضور گرامی مرتبت ﷺ نے بڑی وضاحت سے ان اصحاب کو ڈانٹا ہے۔ جیسے حضرت معاذ بن جبلؓ کو اس بات پہ ڈانٹا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ اللہ کے دین سے نکل جائیں۔ تم اتنی لمبی قرات کیوں کر رہے ہو۔ تمھیں نہیں پتا کہ نماز میں چھوٹے بچے اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک بار حضور ﷺ نے فرمایا کہ مذہب کا بھی تو کوئی وقت ہوتا ہے۔ تم ہر وقت مذہب کی بات نہ کیا کرو اور لوگوں کو پریشان نہ کیا کرو۔ جب لوگوں کو تیار پاؤ خدا کی بات سننے کے لیے پھر خدا کی بات کیا کرو۔ تو I think prophet (PBUH) knew the psychology جیسے کسی کام کسی فریضے کی اہمیت اور اس کے انداز کی اہمیت ہمیں پتا ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ شاید دنیا میں سب سے بہتر یہ جانتے تھے کہ تبلیغ کا بہترین وقت کیا ہے؟ کہنا کب ہے، کیسے کہنا ہے کس کو کہنا ہے، کتنا اس میں نام لینا ہے، کس کو کتنی رخصت دینی ہے۔ اور یہی بات، جب یہ Technology of prophet (PBUH) ختم ہو گئی۔ اللہ کے رسول ﷺ جیسی ذہانت تو اور لوگوں میں نہیں تھی۔ اس لیے بعض اوقات ہمیں مذہب کی کچھ جو مخصوص بندشیں ہیں اگرچہ اسلامی نہیں ہیں پھر بھی ہمیں ان کا احساس رہتا ہے۔

س: سریہ Online سوال آیا ہے Life has begun with water. Whereas we also consume water in our daily routine life. What is the difference between both of them?

ج: جب اللہ نے ذکر کیا" وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ " {الأنبياء:30} تو اس سے مراد یہ واٹر نہیں ہے۔ شروع میں چونکہ زمین پر اتنی تپش تھی کہ اس کا Crust کسی زندگی کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس برستے ہوئے سمندر بارمیں زندگی کی کیا حیثیت ہو سکتی تھی۔ جہاں پانچ ہزار سے پندرہ ہزار سینٹی گریڈ کی آگ برس رہی ہو۔ ظاہر ہے کہ پھر اللہ نے بادل تخلیق کیے اور وہ برسے اور سالہا سال برستے رہے۔ پھر زمین کا کرسٹ ٹھنڈا ہو۔ ظاہر ہے کہ

ٹھنڈا ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں کیچڑ پیدا ہوا ہوگا۔ پھر سوکھا ہوگا۔ پھر اس کرسٹ کے اندر وہ گلا ؤ ۔ پھر اس گلاؤ میں وہ سیاہی پیدا ہوئی جسے آپ گندا، نمایلا اور میلا کیچڑ کہتے ہیں ۔ جواب بھی کبھی کھنکھناتے ہوئے شیشے کی طرح اس پہ تہہ جم جاتی ہے اور اس شیشے کی طرح کی Protection کے بارے میں قرآن کہتا ہے **"صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ "{الرحمن:14}** اس Protection کے نیچے زندگی کا پہلا جرثومہ تخلیق ہوا۔ اس چیز کا تعلق پینے کے پانی سے نہیں ہے۔ That is quite different thing اور اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال بڑی وضاحت سے دی ہے اور **"صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ "** سے زندگی کا وہ نفسِ واحد تخلیق ہوا جس کو پروردگار اپنے زبانِ کریم میں ارشاد فرماتے ہیں **"هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا"{الدھر:01}** وہ کتنی صدیاں پھر زمین پر اسی طرح نا قابلِ بیان رہا اور اس میں کوئی خصوصیت نہ تھی۔ تا آنکہ اللہ نے چاہا کہ اسے میں نفسِ واحد سے نفسِ مخلوط کروں **"إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ"{الدھر:02}** پھر اس نطفے کو مخلوط کیا گیا۔ ابھی بھی وہ منزل نہ آئی تھی کہ انسان کو انسان کہہ سکتے اور جانور کو جانور کہہ سکتے۔ کوئی Bifurcation اور کوئی Differentiation نہیں تھی۔ پھر **"نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا "{الدھر:02}** کہ ہم نے چاہا کہ اس مخلوق کو آگے بڑھائیں پھر ہم نے سماعت دی بصارت دی، جب انسان پورا ہوا مکمل ہوا آدم بنا تو اس نے کہا! ہم نے اس کو ایک کام سونپا، ایک کام تمام زندگی میں آپ نے صرف اللہ کا ایک کام کرنا ہے **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا"{الدھر:03}** تمام عقل و معرفت کا ایک جواب لینا ہے اللہ نے..... "مانتے ہوا اپنے رب کو کہ نہیں؟" بس!

ڈاکٹر جلیل صاحب: پروفیسر صاحب نے تفصیلی جواب دے دیا اس کا مگر یہ سوال میری نظر سے گزرا تھا اس لیے کاغذ میں نے واپس مانگا۔ یہ صاحب شاید پوچھنا چاہ رہے تھے کہ وہ ہیوی واٹر تھا یا H_2O تھا؟ میرا خیال ہے کہ پروفیسر صاحب نے کہا کہ وہ Plane واٹر نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں Potential for life تھا۔ اس میں کچھ ایسے ingredients

تھے جو لائف کے بننے میں ضروری تھے کیونکہ واٹر میں صرف ہائیڈروجن اور آکسیجن ہوتی ہے مگر ہمارے اندر کاربن ہے فاسفیٹس ہیں بہت کچھ ہے۔ تو اس پانی میں بہت سے ایسے کیمیکلز تھے ایسے Potentials تھے جن سے لائف بنی۔ لیکن یہ جواب دینا کہ وہ ہیوی واٹر تھا یا واٹر تھا میرے خیال میں It's purely scientific question اس کا جواب ابھی میرے علم کے مطابق کسی کے پاس نہیں ہے۔ ویسے It's unlikely to be heavy water کیونکہ جو واٹر ہم Carry کرتے ہیں وہ H_2O ہے۔ اور ابھی تک جو Evidence لائف کا ملا ہے جس واٹر میں وہ ingredients تھے وہ یہی واٹر تھا۔

س: امریکہ سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے لیکچر میں سائنس کو بڑا کمتر کر کے دکھایا ہے کہ After criticizing science a lot please suggest the education system for the Muslims of today's world?

ج: دیکھو جی پہلے تو آپ نے ہی سوال غلط کر دیا۔ آپ نے کہا امریکہ سے سوال آیا ہے اور بڑا اچھا ہے۔ (زیر لب تبسم کے ساتھ) گویا پاکستان کے سوال ہی آپ کو اچھے نہیں لگتے۔ میرا خیال یہ ہے کہ میں نے سائنس کے مقام میں کسی قسم کی کمی نہیں کی بلکہ سائنس کو اس کے Proper مقام پر رکھنے کی کوشش کی ہے۔ سائنس کو یہ دعویٰ نہیں دیا جا سکتا کہ وہ خلاق ہے۔ سائنس کو یہ فائدہ نہیں دیا جا سکتا کہ وہ لائف کی Direction دیتی ہے۔ سائنس کو یہ اختیار نہیں دیا جا سکتا کہ وہ انسانوں کے مستقبل کے مقدرات کو طے کرے کیونکہ سائنس کا مستقبل سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ سائنس اپنے ہائی پاتھیسز میں آپ کو ایک جھلک دکھا سکتی ہے مستقبل کی مگر مستقبل کا Decision نہیں دے سکتی۔ ایک لانگ ٹرم پلاننگ میں سائنٹیفک Skills کے ساتھ دماغ کے اور بھی بہت سارے اجزاء کام کرتے ہیں تب ہم شاید Five years or ten years کا پلان بناتے ہیں۔ مگر ضروری نہیں کہ ویسا ہو۔ کسی سائنس کے پاس اس قسم کی کوئی صداقت نہیں کہ وہ انسان کے مستقبل کا تعین کر سکے۔ میں جو یہ کہہ رہا ہوں کہ جب اس قسم کی کوئی

اہلیت اس کے پاس نہ ہو تو ایاز بقدر خود بے شناس۔ سائنس کو چاہیے کہ اپنی قدر خود پہچانے۔ ایسے دعوے نہ کرے کہ جس کی وجہ سے وہ ایک اعصابی تناؤ بن جائے کیونکہ پوری نسل انسانی کی سب سے زیادہ بربادی سائنٹیفک آثار کے آگے بڑھنے سے ہو رہی ہے۔ جہاں وہ اپنے مستقبل، اپنی تمام تر زندگی، اپنی بقاء کے فیصلے کا انحصار سائنس پہ چھوڑ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ Sciences should stay as the maximum advantage of learning. We should learn, we should try to know. اور ہم حکمت الہیٰ کے ایک گوشے کو بھی اگر بے نقاب کر سکیں تو اللہ ضرور ہماری مدد کرے گا۔ کیونکہ اس کو علم سے تحقیق سے محبت ہے۔ اور وہ لوگ جو علم و تحقیق کی راہوں کا سفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے رتبے مراتب ان کی عزتیں بلند کرتا ہے۔ خداوند کریم نے کہا کہ **"اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" {آل عمران: 191}** جو زمین و آسمان کی تخلیقات پہ غور کرتے ہیں۔ چاہے انکار کریں چاہے اللہ کا اقرار کریں یقیناً ان لوگوں سے بہتر ہیں جو اندھا دھند خدا کی آیات پہ گرتے ہیں۔

ڈاکٹر جلیل صاحب: میں ایک چھوٹی سی بات Add تو نہیں لیکن Include کرنا چاہوں گا کہ جیسے سوال آیا جس صاحب نے امریکہ سے سوال کیا مجھے پورا یقین ہے کہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ Scientific method کیا ہے اور سائنسز کیا ہیں۔ تو ان لوگوں کے لیے جو بڑے Curious ہیں باتیں پوچھتے رہتے ہیں وہ نوٹ کر لیں کہ Scientific method یہ ہے کہ Observation, experimentation and confirmation جو باقی سائنسز ہیں، فزکس ہے کیمسٹری ہے۔ یہ سائنسز وہ ہیں جو اس Scientific method سے ہم نے Information اور knowledge حاصل کیا ہے۔ اس کو کمتر یا برتر قرار دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ایک طریقہ حصول علم ہے۔ اس کے بعد جو نتائج مرتب ہوتے ہیں وہ سائنسز ہیں۔ پروفیسر صاحب جب سائنسز کا ذکر کرتے ہیں تو یہی

کہتے ہیں کہ یہ ان باتوں کو کنفرم کرتی ہیں جو قرآن نے بیان کیں ۔ بلکہ کنفرم بھی نہیں ۔ یہ کہنا چاہیے اتفاق کر لیتی ہیں کہ اللہ نے سچ ہی کہا۔ اس سے نہ سائنس نیچے ہوتی ہے نہ اوپر ہوتی ہے جیسے استاد نے کہا کہ سائنس کو اس کے مقام پہ رکھا۔ It's a method of gaining information and that information when reaches its peak or climax or perfection it matches with Quran.

کرنل رانجھا صاحب: بسم اللہ الرحمن الرحیم توفیق صاحب نے آج بھرپور اننگز کھیلی اور جب شام کی زلفوں کے سائے ڈھلنے لگے ہیں تو مائیک ہمارے حوالے کیا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: آؤٹ ہو گئے ہیں یا ویسے ریٹائر ہو گئے ہیں۔

کرنل رانجھا صاحب: سائنس کے بارے میں یہ ہے کہ سائنس مسلمانوں کے لیے کوئی اجنبی چیز نہیں ہے۔ اس کو بڑے کھلے دل سے اور کہیں بڑی تنگدلی سے اس کو اعتراف کرنا پڑا کہ Discoveries, scientific and experimental method was widely cultivated in whole of the Arab world especially in Cordova and Muslim Spain. Cordova was a great seat of learning in the whole Europe in Muslim times and the author of "making of history" also accepts that it was not only science but social cultural and political percepts of European life were widely effected by Islam and the Muslim culture

س: سر ایک آیت کی تشریح کے حوالے سے ایک سوال آیا ہے "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ" سامعین کے لیے ترجمہ بھی

کر دیتا ہوں کہ وہ لوگ جو ایمان لائے یا یہودی ہیں یا نصرانی ہیں یا ستارہ پرست ان میں سے جو اللہ پر ایمان لائے یوم آخرت پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہے اور اس دن ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔ اب قرآن چونکہ مطلق ہے اور ہم Local نہیں سمجھتے تو میں استاد سے اس آیت کے بارے میں اپنے خیالات کے اظہار کے لیے درخواست کروں گا۔

ج: خواتین وحضرات! یہ سوال لوگ بہت مرتبہ کر چکے ہیں اور یہ آیت بڑی واضح ہے کہا" **إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ** " **{البقرہ:62}** ایمان لائے تو ایک تو مجھے نہیں پتا کہ لوگ اس بات پہ کیوں اتنا شبہ کرتے ہیں کیونکہ آیت کا Context بڑا واضح ہے کہ وہ لوگ جو اسلام سے پہلے ایمان لائے۔ جن میں یہودی بھی ہیں نصاریٰ بھی ہیں صابئین بھی ہیں۔ اور Particularly جو آخری لفظ ہے، جو صابی کا لفظ ہے وہ اسلام کے بعد کبھی استعمال ہی نہیں ہوا۔ صابئین کا لفظ جو ہے یہ ان لوگوں کے لیے استعمال ہوتا رہا Those who change the religion صابی اس کو کہتے ہیں جو مذہب چینج کرتا رہا۔ اب آیت اتنی واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے مذاہب میں بھی صاحب ایمان لوگ گزرے ہیں۔ یہودیوں میں بھی اور دوسرے مذاہب میں بھی۔ اگر فرض کرو ہمیں ذرا سا بھی یہ خیال ہو کہ شاید اس کا اطلاق ان یہودیوں، ان عیسائیوں اور ان اسرائیلیوں پہ ہوتا ہے جو اسلام کے بعد بھی ایمان لائے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کونسا ایمان لائے؟ کیا وہ یہودی اور وہ عیسائی جو اپنے مذہب پر ایمان رکھتے تھے، اللہ پر ایمان رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ پہ بھی ایمان لائے تو پھر وہ غیر مسلم کیسے قرار پائیں گے؟ یا یہودی کیسے قرار پائیں گے؟ عیسائی کیسے ٹھہریں گے؟ وہ تو پھر مسلمان ہی ٹھہریں گے۔ اور اگر فرض کیجئے کہ اس آیت کا یہ مطلب نکالا جائے کہ زمانہ اسلام کے بعد بھی ایسے لوگوں کو اللہ بخشے گا تو یہ قرآن کے اپنے الفاظ کے خلاف ہو جاتا ہے۔ یہ یاد رکھیے کہ قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو Explain کرتی ہے اور حجت فیصلہ بن جاتی ہے۔ مثال

کے طور پہ جب اللہ نے کہا "**إِنَّ الدِّيْنَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلَامُ**" **{آل عمران:19}** "کہ اللہ کے نزدیک اب صرف ایک دین ہے وہ اسلام ہے۔ جب یہ بات کہی تو یہود و نصاریٰ تمام کے تمام مذاہب اس سے نکل گئے۔ اگر پھر بھی کوئی شبہ رہ جائے کسی مسلمان کو کہ پھر بھی اللہ کسی یہودی اور عیسائی کو ویسے ہی مذہباً قبول کر لیتا ہے تو پھر اس کو وہ آیت پڑھنی چاہیے "**وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ**" **{آلِ عمران:85}** اب اگر تم اسلام کے سوا کسی راستے پہ چل کے آئے تو میں قبول نہیں کروں گا۔ تو اب بتائیں ان واضح احکامات کے باوجود کون ایسا جرات مند ہے جو اللہ پہ یہ جرات کرے اور کہے کہ باوجود غیر مسلم ہونے کے یہودی و نصرانی بھی عقیدہ واحدنیت پہ بخشے جائیں گے I don't understand جب کہ مناہت کی آیت زیادہ تیز ہے Acceptance سے "**وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِيناً**" کہ اگر اب اسلام کے سوا کسی اور رستے پہ چل کر کوئی آیا تو میں قبول ہی نہیں کروں گا "**فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ**" اس کے بعد کونسی ایسی دلیل پیدا ہوتی ہے کہ ہم اسے موقع دیں۔

س: ایک ضمنی سوال ہے کہ اہل کتاب سے شادی پھر کیسے ممکن ہے؟

ج: اہل کتاب اگر شرک کی حدود میں نہ ہوں تو خدائے واحد کی تسلیم کی وجہ سے ان کو یہ Advantage دیا جاتا ہے۔ اگر ایک رومن کیتھولک جو ہے صرف اللہ اور اپنے رسول پہ اعتبار کرتا ہے تو خود خدا اسے وقت دیتا ہے۔ آپ کو بڑی واضح سی ایک حقیقت بتاؤں کہ خدائے واحد پہ یقین کرنے والے کسی مرد اور عورت کا تو آپس میں گزر ہو سکتا ہے مگر جو خدائے واحد پہ یقین نہیں کرتا وہ خواہ سات ندیوں میں بھی نہا کے آئے تو اس کا اشتراک کسی مسلمان سے نہیں ہوتا Particularly آپ کا رومن کیتھولک سے بھی ممکن نہیں ہوگا کیونکہ وہ تثلیث پہ یقین رکھتے ہیں۔ تو شرک چونکہ اللہ کسی قیمت پہ برداشت نہیں کرتا۔ نکاح کے معاملے میں اس نے شرک کی خاص طور پہ ممانعت کی ہے "**وَلاَ تَنكِحُواْ الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ**" **{البقرہ:221}** کہ ایک غلام مسلمان عورت بھی ایک آزاد مشرکہ سے بہتر ہے۔ اگر تم نے نکاح کرنا ہے۔ پھر عورتوں کو حکم دیا کہ کسی بھی صورت میں شرک

مرد سے شادی نہ کرنا" **وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ" {البقرہ:221}** کہ ایک غلام مسلمان مرد بھی ایک آزاد مشرک سے بہتر ہے اگر تم جانو تو۔ اس لئے جہاں تک شرک نہیں ہے اور اگر خدائے واحد کی پرستش والے کوئی مذاہب ہیں تو ان کی حد تک خداوند کریم ایک سوشل ویلیو کی Allowance دے دیتا ہے۔ But not up to a woman particularly جیسے بعد کی ایک حدیث نے بتایا کہ ایک مسلمان عورت کو شادی کی اجازت نہیں ہے۔ مردوں کو بھی اجازت نہیں ہے البتہ مخصوص حالات میں When they are out there in a social set up they can bother to merry.

س: اسی سے Complementary سوال آیا ہے کہ جو شادی کی خاطر مذہب تبدیل کرتے ہیں کہ یہ تبدیلی کس قدر قابل اعتماد ہے؟

ج: بڑی صاف سی بات ہے ایک صحابی مدینہ کو ہجرت کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک خاتون کی خاطر یہ کام کیا تھا۔ لوگ جانتے تھے کہ ان کی یہ ہجرت اللہ کے لئے نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نہیں ہے۔ انہوں نے ایک خاتون کی خاطر ہجرت کی تھی۔ ان کو کہتے ہی سارے کے سارے مہاجر ام قیس تھے۔ کوئی بھی انہیں مہاجر اللہ نہیں کہتا تھا، کوئی انہیں خدا کا مہاجر نہیں کہتا تھا۔ ان کا نام ہی یہ رکھا ہوا تھا مہاجر ام قیس۔ تو ظاہر ہے اگر فرض کرو کوئی شخص جو ہے کسی بیرونی عورت سے اسلام قبول کر بھی لے تو سیانے یہی کہیں گے کہ یہ اسلام اس خاتون کا ہے ان کا نہیں ہے۔ تو ایسی بہت ساری ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں۔ For example in the west particularly یہ تقاضا بن گیا کہ ویسٹ کے لوگوں کو چونکہ مذہب سے اتنا انس ہی نہیں ہے، اتنا واسطہ اور تعلق ہی نہیں ہے تو وہ بڑی Easily, out of an excitement ویسٹ کی جو لڑکیاں شادی کے لئے ادھر آتی ہیں وہ دو چار دن کے لئے مذہب چینج کر لیتی ہیں۔ کیونکہ یہاں بہت ہنگامے ہوتے ہیں۔ بڑا جشن ہوتا ہے۔ بڑی Strange قسم کی رسومات ہوتی ہیں۔ تو دراصل وہ شادی کے لیے نہیں آتی ہیں۔ وہ

جو Ceremonial dresses ہوتے ہیں انہیں دیکھ کے بڑی خوش ہوتی ہیں۔ پائلیں چھنکار رہی ہوتی ہیں۔ جب مہینہ ایک گزر جاتا ہے اور ہمارے لڑکے یہ سمجھتے ہیں کہ ماشاءاللہ بیوی نے بڑی محبت سے سلوک کیا۔ اگرچہ انگریز تھی یا امریکن تھی یا فلاں تھی۔ تو یہاں تو بڑے مزے سے رہی ہے۔ وہ جب واپس چلی جاتی ہے تو کچھ عرصے کے بعد اس کی طرف سے مردوں کو طلاق پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہ لوگ بیچارے بڑے تنگ آ کے میرے پاس آتے ہیں سر یہ کیا ہوا؟ میں کہتا ہوں یار! اس کی Excitement ختم ہو گئی شو ختم ہو گیا اور کیا ہونا تھا۔

کرنل رانجھا صاحب: یعنی صورتِ حال کچھ یوں تھی کہ

وہ شہیدِ لیلئی نجد تھا

وہ ذبیحِ تیغ خمار ھے

س: سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا ہے کہ جسے میں چاہتا ہوں بیٹے عطا کرتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں بیٹیاں دیتا ہوں۔ جبکہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے بے بی کا Sex choose کرنے کی چوائس موجود ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

ج: میرا خیال ہے کہ یہ کوئی اتنی عجیب وغریب بات نہیں کیونکہ آپ کو سب سے بالا قرآن کی ایک آیت رکھنی چاہیے کہ **"یُؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَشَاءُ وَمَن یُؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد أُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا" {البقرہ:269}** کہ اگر ہم نے کسی انسان کو حکمت عطا کی ہے تو خیر کثیر ت عطا کی ہے۔ اگر اللہ نے میڈیکل سائنس کو یا اس قسم کی کسی بھی سائنس کو بلکہ میڈیکل سائنس واحد ایسی سائنس ہے جو اللہ کے فضل سے ازل سے لے کر ابد تک شاید قرآن کی حمایت میں اپنا سفر جاری رکھے گی۔ تو اگر میڈیکل سائنس کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی وصف دے دیا ہے، آپریشن وصف دے دیے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ ہمیں اس سائنس بیچاری کو ملعون کرنا چاہیے اور Sometimes it may not be a hundred percent solution of a family or a problem but if they can help a family to choose the sex of a baby. اس کی وجہ سے خدا پر قطعاً کوئی کسی قسم کا اعتراض نہیں

آ سکتا کہ وہ نہیں دیتا۔ چاہے بیٹا دے یا بیٹی دے ڈاکٹر نے بہر حال پلے سے ڈال کے نہیں دینا۔ وہ "X" کروموسوم ہوں یا "Y" کروموسوم ہوں، ہونگے انہی کے جن کی اولاد ہوگی۔ فرض کرو میں اس کو اس لحاظ سے آپ سے کہوں کہ ایک مریض ڈاکٹر کے پاس چلا جاتا ہے اس کے ہاں بیٹا ہوجاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتا اس کے ہاں بیٹا نہیں ہوتا۔ تو آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اللہ کو منظور ہو بیٹا دینا تو اسے ڈاکٹر کے پاس پہنچا دے گا۔ اگر منظور نہ ہوا تو نہیں پہنچ سکے گا۔ ہوتی پھر بھی اللہ ہی کی مرضی ہے" ڈاڈھا جاہر پاسوں ڈاڈھا ہونداے۔" (طاقت ور ہر لحاظ سے حاوی ہوتا ہے)۔

س: سریہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سوال آیا ہے کہ پولیس سے خطاب کے دوران آپ نے فرمایا ہے کہ حرام کھانے سے اولاد کو مختلف قسم کی بیماریاں لگتی ہیں۔ سوال یہ ہے رشوت میں کھاؤں سزا اولاد کو کیوں؟

ج: اس لیے کہ اولاد تو ابھی نابالغ اور سوچنے کے قابل نہیں ہوتی۔ دکھ تو آپ کو ہی ہوتا ہے ناں۔ تو یہ اصولاً جب ولادت ہوتی ہے تو تین نسلوں تک اللہ تعالیٰ نے عذاب وثواب رکھے ہیں۔ اگر آپ قرآن پڑھیں تو پتا لگے گا کہ حضرت موسیٰ ایک شہر میں پہنچے جہاں ایک مکان کی دیوار گری ہوئی تھی۔ لوگوں نے بڑی زیادتی کی اور حضرت موسیٰ کو کھانا تو درکنار پینے کو پانی تک نہ دیا۔ پھر حضرت خضرؑ نے جب وہ دیوار بلند کی تو موسیٰؑ چڑ گئے کہ ایسے نامہربان شہر میں جہاں اتنے غیر معقول لوگ بستے ہوں کہ مہمان کو گلاس پانی کا نہیں دیتے۔ آپ ان کی دیوار سیدھی کررہے ہیں۔ تو کہا! یہ ان کے لیے نہیں ہے۔ یہ جو چھوٹے چھوٹے یتیم بچے ہیں ان کا باپ ایک نیک شخص تھا۔ وہ مرنے سے پہلے کچھ سرمایہ اس دیوار کی تہہ میں رکھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے باپ کی خاطر منظور ہے کہ اس نیک آدمی کا اثاثہ اس کے بچوں کو پہنچے۔ اس لیے ہم نے اللہ کے حکم سے دیوار دوبارہ مرتب کر دی۔ اب یہ اس وقت گرے گی جب یہ بچے جوان ہو جائیں گے۔ تو اگر ایک مہربان اور نیک باپ کا صلہ اس کی اولاد کو پہنچ سکتی ہے تو کچھ نہ کچھ برائی بھی پہنچنی چاہیے۔ کیا خیال ہے؟ کچھ نہ کچھ سزا بھی تو پہنچنی چاہیے۔ مگر اصولاً بچوں کو اس طرح نہیں پہنچتی۔ میں جس اذیت کا

تذکرہ کر رہا ہوں یہ ان (والدین) کی اپنی ہے۔ وہ بچہ اگر بلوغت تک پہنچ کر ان کی گستاخی کر جائے تو وہ صدمہ اس سے کئی گنا بڑا ہوگا جتنا شاید بچپن میں کسی کا فوت ہو جاتا۔ اس لیے One must stay careful I must say باقی یہاں بھی میں پولیس والوں سے ہمدردی رکھتا ہوں بلکہ بڑی سخت ہمدردی رکھتا ہوں۔ کیونکہ ان کے اسباب محدود ہیں اور ان کے اخراجات لامحدود ہیں۔ حکومتوں کی جو نگہداشت ہے بڑی ہی کمزور اور بڑی نا لائقانہ سی ہے۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ انہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ ضرورت کیا ہے اور تعیش کیا ہے۔

کرنل رانجھا صاحب: واقعی پولیس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ آج انہوں نے ڈیوٹی بھی بڑے احسن طریقے سے انجام دی اور ویسے بھی خیال نہیں رکھیں گے تو

پولیس کرا لیتی ھے ھر چیز برآمد

اس سے بھی کہ جس نے وہ چرائی نہیں ھوتی

س: سرایک سوال آیا ہے کہ دینِ اسلام جب بھی ابھرا مجاہدین کی کوششوں سے ابھرا۔ ایسا کیوں نہ ہوا کہ فلسفی انقلاب لا کر حکومت بنا تے یا صوفی انقلاب کا امام بن کر حکومت بنا لیتے؟

ج: آپ کو میں نے وضاحت سے بتایا کہ Philosophers naturally were not thinking the way of Islam اسلام میں ہر اس بات کا جواب موجود تھا جو شاید فلسفی ڈھونڈ رہے تھے۔ مگر میں نے بہت پہلے عرض کیا تھا کہ سب سے بڑی خامی فلسفے میں یہ ہے کہ وہ ایسے سوال اٹھاتے ہیں کہ جن کا جواب دینے کی نہ ان کے پاس اہلیت ہوتی ہے نہ ڈیٹا ہوتا ہے۔ اور جب ایسی صورتحال ہو تو فضائے بسیط میں ٹامک ٹوئیوں کے سوا وہ کچھ نہیں کر پاتے۔ میرا ذاتی خیال ہے انسان کو اپنے ذہن پہ ایک پابندی ضرور لگانی چاہیے کہ وہ ایسا سوال نہ کرے جس کو حل کرنے کے لیے اس کے پاس مواد نہ ہو، سوچ نہ ہو، سمجھ نہ ہو۔ اسی لیے بعض اوقات جب ہمارا علماء سے تھوڑا بہت تضاد ہوتا ہے تو That's one of the reason کہ جس کے پاس صرف ناظرہ پڑھانے کی صلاحیت ہو وہ قرآن کے مفاہم نہ سکھائے۔ اور جسے مفاہیم پڑھانے کی عادت ہو اگر اس کا واسطہ ایک بصیرت افروز اور اعلیٰ پائے

کے تحقیقی مطالعے سے نہیں پڑا اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی بات کو حتمی قرار دے۔ لہر درلہر موج درموج یم بہ یم یہ معانی کائنات سے کہیں بالا ہیں۔ اور خداوند کریم کے حضور ان کی اجازت ملتی ہے۔ ان کا ارتقاء ملتا ہے۔ طلب علم کے اس سفر میں اسی سے واسطہ اور تعلق ہوتا ہے۔ تو عالموں کو بھی اپنی اپنی صف میں احتیاط کرنی چاہیے کہ جتنا علم ہو اتنا دعویٰ ہو۔

خواتین وحضرات! دوسرا سوال کہ صوفیوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ دراصل صوفیوں نے ہی ایسے کیا ہے۔ یہ لوگ پس منظر کی موومنٹ (کی طرح ہوتے ہیں)۔ چونکہ وہ خود بادشاہ نہیں تھے اور لشکروں کے کماندار نہیں تھے تو اس لیے بظاہر نظر نہیں آتا کہ انہوں نے ایسا کیا ہو۔ مگر جیسے میں نے اپنے لیکچر کے دوران کہا کہ شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کی وجہ سے بغداد کا زوال دوسو برس کے لیے ٹل گیا۔ اس طرح سیدنا حجۃ الاسلام محمد الاحمد بن غزالیؒ کی وجہ سے چار سو سال مسلمانوں کی حکومت سپین میں بڑھ گئی۔ سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ کی آمد کی وجہ سے برصغیر میں Acceptance of religion کا ایک طوفان آیا جس کی وجہ سے ہم سب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ صوفیاء کی گرفت زمان ومکاں پہ (ہوتی ہے) اور شاید ان کو حکومت میں وہ تلذذ ہی نہیں محسوس ہوتا جو قربت الہٰیہ میں ہوتا ہے۔ مگر ان کے پڑھے ہوئے، ان کے شاگرد، ان کے نظر کردہ، دعا یافتہ لوگوں نے بڑے بڑے انقلابات کی بنیاد رکھی۔

س: "جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی" دین میں سیاست کو کس طرح Merge کیا جا سکتا ہے؟ کیا مولانا فضل الرحمٰن دین وسیاست کے حسین امتزاج کا مظہر نہیں ہیں؟

ج: میرا خیال ہے کہ مصرع بالکل ٹھیک ہے۔ دین سے سیاست نکل جائے تو مولانا فضل الرحمٰن کی چنگیزیت رہ جاتی ہے۔

س: سر تصوف کے بارے میں سوال ہے کہ کشف، فراست، مشاہدہ اور حق الیقین میں کیا فرق ہے؟ کیا تسبیح سے یہ تمام مقامات حاصل ہو سکتے ہیں؟

ج: Exactly! مسئلہ یہ ہے کہ ذہن کو ایک طرح سے جب ہم ڈسپلن دیتے ہیں کہ

اس کو اپنے تمام معاملات میں خدا کی خوشی یا ناخوشی کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ ہم اسے ایک Limit دیتے ہیں۔ مثلاً **"وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" {البقرہ: 229}** کہ اے لوگو ان حدود سے تجاوز نہ کرنا۔ اگر ان حدود سے تجاوز کر گئے تو آپ ظالموں میں سے ہوں گے۔ فرض کرو کہ کوئی شخص زیادہ متقی نہیں ہوتا، پرہیزگار نہیں ہوتا بلکہ ساری عمر یہ کوشش کرتا ہے (اور دعا کرتا ہے) کہ اے پروردگار میں کوشش کر رہا ہوں کہ میں ظالموں میں سے نہ ہوں۔ اور وہ اپنی ذات کو حدود اللہ سے ادھر رکھتا ہے۔ تو میں اس کو بھی بہت بڑا ولی سمجھتا ہوں۔ وہ شخص جو اپنے آپ کو Deliberately سوچ سمجھ کے کوشش کرتا ہے کہ حدود اللہ سے ادھر رہے۔ میرے نزدیک وہ بھی اللہ کی ولایت کا حقدار ہے۔ میں اپنی طرف سے یہ نہیں کہہ رہا بلکہ رسول اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ زمانہ آخر میں جب لوگ سرعام گناہ کریں گے اور غلاظت میں پڑیں گے۔ تو ایک شخص جو سرعام گناہ دیکھ رہا ہوگا اس کو اتنا کہے گا کہ اے بندے اگر اوٹ کر لیتے تو بہتر تھا۔ حضور ﷺ نے کہا یہ شخص جو اس کو ذرا سے حجاب کے لیے کہے گا۔ یہ اللہ کا ولی ہوگا۔ تو بہت سارے ایسے معاملات ہیں کہ اگر ہم چھوٹی سی ایک نیکی کو نبھانا شروع کر دیں اور اس پہ اپنی مستقل نظر رکھیں تو یقیناً ہم اللہ کی دوستی کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ محبت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ باوجود اس گرم و سرد کے جو ہمارے اردگرد ہے۔ When I try to convince Allah When I tell to Allah in spite of all this business, all this absurd relationship of my life, my dealings. And in spite of all this "Hanki Phanki" that I keep on doing with my social setup I still believe in you, I remember you, I miss you.

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار

لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

اگر میں اللہ کو اتنا ہی کہنے کے قابل ہو جاؤں تو مجھے یقین ہے کہ میں اپنی ذات کو بھی بدل سکتا

ہوں۔ میں اپنے معاشرے کو بھی بدل سکتا ہوں۔

کشف، فراست، مشاہدہ اور حق الیقین جو ہیں Refinement کی باتیں ہیں۔ ہمارا جبلی تعقل جو ہے جب Refine ہوتا ہے، بہتر ہوتا ہے، اس کو تعلیم ملتی ہے، خیالات ملتے ہیں تو ہم کہتے ہیں یہ پڑھا لکھا ہے دانشور ہے۔ تو اس Refinement کو ہم کہتے ہیں کہ یہ "Intellect" ہے۔ انٹیلکٹ مزید Refine ہوتی جاتی ہے۔ یوں سمجھے کہ سیٹیل کی چادر اور باریک ہوتی جا رہی ہے۔ یہ اتنی Visibly تنی ملائم ہو جاتی ہے کہ مخملی سی ہو جاتی ہے۔ یہ اپنے مسائل بالکل نرمی اور اخلاق سے حل کر رہی ہوتی ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ یہ انٹیلکٹ اب Intuition میں بدل گئی ہے۔ Concentration of an intellect which gives birth to discovery, delicate inquiry and achievement of that inquiry کہ یہ Intuitional ہے اس میں سائنسدان صوفی مشترک ہیں۔ مگر جب آپ تمام تر خدا کے لیے سوچ رہے ہوں اور خدا کی رو سے ہی عقل حرکت کر رہی ہو اور اسی کی نسبت سے اپنے مسائل طے کر رہی ہو تو یہ Ultimate refinement میں چلی جاتی ہے۔ جس کو ہم الہام کہتے ہیں۔ کشف کہتے ہیں۔ فراست کہتے ہیں۔ مشاہدۂ ربانی کہتے ہیں۔ اور یہ Ultimate state of mind ہے جو انبیاء کو وحی کی صورت میں نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کو کشف اور فراست کی صورت میں نصیب ہوئی ہے۔

س: سر یہ سوال پہلے بھی آتا رہتا ہے کہ Respected Professor Sb. your depth and understanding of knowledge demand that you should write a Tafsee-ul- Quran, have a mercy on us and give us online weekly Lecture.

ج: مشورے کی اہمیت کا تو مجھے بھی پتہ ہے مگر میرا خیال ہے کہ مجھے کبھی اتنا وقت ہی نہیں ملا۔ بس ایک تھوڑا سا وقت اللہ نے دیا تھا تو میں نے ایک کتاب "مقدمۃ القرآن" لکھ دی

تھی۔ اور اگر آپ کی دعا شاملِ حال رہی اور ویسے بھی لوگ مجھے آج کل کہہ رہے ہیں کہ دو چار خلائف پیدا کرو۔ اگر دو چار نا خلف خلیفہ پیدا ہو گئے تو مجھے نام مل جائے گا۔ ویسے بھی آپ حیران ہوں گے کہ بہت سارے لوگ جو ہیں ان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ان کی مجھ سے بڑی Attachment ہے مگر باتیں وہ اپنی کرتے ہیں۔

اختتامِ اجلاس کے موقع پر ایک نئے سیشن کی آرزو کے ساتھ آیئے ان لوگوں کے لیے دعائے مغفرت کریں جو اس عرصے میں ہم سے جدا ہو گئے۔

تمت بالخیر

مذہب انسانی ارتقاء میں مددگار یا رکاوٹ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

خواتین و حضرات! ماشاءاللہ اتنی اچھی باتیں ابتدائے انسان کی پھر اتنی خوش کن باتیں میری اپنی ذات کے بارے میں ہو چکی ہیں۔ میرا خیال ہے اس کے بعد ویسے ہی اس sitting کا اختتام ہو جانا چاہیے۔ میں شکرگزار ہوں آپ کا، میجر صاحب، نجیب صاحب اور میرے بڑے پیارے دوست شفیق صاحب کا کہ یہ Unscheduled function جو ہے ہمارے اور آپ کے نصیب میں رہا۔ شاید آنے والے وقتوں کے لیے ایک حسین اور خوبصورت

بنیاد آج پڑ گئی ہے۔

خواتین وحضرات! کسی بات کسی مکالمے کسی خیال کو درمیان سے نہیں اٹھایا جا سکتا۔ قرآن مدتوں سے پڑھایا جاتا رہا، سمجھا جاتا رہا مگر آج کے دنوں میں ایک بدترین افلاس کا مجھے احساس ہوتا ہے۔ آج اگر آپ یونیورسٹیز اور کالجز میں چلے جائیں، کسی بھی ریسرچ سنٹر میں چلے جائیں اور کوئی موضوع بھی آپ کو دے دیا جائے تو سب سے پہلے اس Topic یا موضوع کا Background یا اس وقت کو دیکھا جاتا ہے جب Originally کسی خیال نے جنم لیا پھر اس کو آگے بڑھایا گیا پھر اس کو انجام تک پہنچایا گیا۔ All articles have a beginning a middle and an end. اتفاق دیکھیے کہ آج کے مسلمان قرآن حکیم کو صرف اسی جگہ سے پڑھتے ہیں جہاں سے وہ شروع کرتے ہیں۔ آج کوئی Bother نہیں کرتا کہ قرآن سے پہلے تعلیم کیا تھی؟ قرآن کے عہد میں تعلیم کیا تھی؟ اور آگے بڑھتے ہوئے دور حاضر تک تعلیم کیا تھی؟ سائنسدان اس ڈر کے مارے قرآن نہیں پڑھتا کہ اکیسویں صدی کا دانشور یہ سمجھتا ہے کہ پندرہ سو برس پہلے کی کتاب ہمیں کیا تسلی دے سکتی ہے۔ جانتے نہ جانتے ہوئے وہ اس خوف کا شکار ہے۔ کسی نے بڑی اچھی اور خوبصورت بات کہی کہ سائنسدانوں کے رویے بڑے عجیب ہوتے ہیں، وہ ایک چھوٹی سی چیز کی مین میخ اور بال کی کھال ادھیڑ کے رکھ دیتے ہیں۔ مگر جب مذہب کی بات آئے، جب Religion کا سوال پیدا ہو تو وہ اندھا دھن اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ اپنے مذہب پہ تو وہ اندھا دھن یقین کر لیتے ہیں اور باقی تمام مذاہب کو Absolutely without any argument without any authority without any sense of research they just discord them at all کر دیتے ہیں۔

آج کے ذہن کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے۔ کسی نے کہا خدا ملتا ہے، کسی نے کہا خدا نہیں ملتا۔ Both the sides absolutely ایک حماقت کی شکار ہوتی ہیں۔ نہ اس نے تلاش کیا ہوتا ہے Acceptance کو نہ اس نے ڈھونڈا ہوتا ہے denial کو۔ Properly

خواتین وحضرات! یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے گا۔ میں نے نہیں خدا کو گھڑا، میں نے

نہیں اسے بنایا۔ وہ میرے ذہین کی اُپج نہیں ہے۔ وہ کوئی میرے خیال کی جدت اور ندرت بھی نہیں۔ وہ تھا، وہ ہے وہ ہوگا۔ مجھے نہیں پتا۔ But if at all اگر کسی شخص نے اس کے بارے میں جاننا ہے اگر ایک چھوٹی سی P.H.D کے لئے MSc کے لیے اٹھارہ سال لگ جاتے ہیں، اکیڈیمکس میں ایک زندگی بسر ہو جاتی ہے تو آپ کا خیال یہ ہے کہ

دولتے هست که یا پی سر راهے گاهے

آپ کا خیال یہ ہے کہ کائنات کے اتنے بڑے Superior, Master, Technician کا اتنے بڑے عالم کا تخلیق کار کا آپ کو ایسے ہی ثبوت مل جائے گا۔ **"هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ"{الحشر:24}** کا آپ کو راہ چلتے ہوئے سراغ مل جائے گا۔

بڑے دنوں کی بات ہے۔ 1970 میں میں Orsland یونیورسٹی گیا۔ تو ان کے Quantum اور Relativaly کے جو ہیڈ تھے وہ ملنے آ گئے۔ ان کو پتہ نہیں کیسے علم ہوا۔ تو مجھے انھوں نے ایک بڑی عجیب سی بات کہی۔ انھوں نے کہا پروفیسر صاحب I have searched God for fourteen years, I did not find Him, how did you find Him. تو میں نے کہا پروفیسر God is not a by product of mathematical researches. It has to be the top priority of your intellectual curiosity. آپ اس کی ریسرچ کو Proper مقام ہی نہیں دیتے۔ جب آپ اس کی اہمیت اس کے خیال کو اتنا اہم نہیں سمجھیں گے تو یہی نتیجہ نکلے گا۔ آپ کی زندگی تو ہندوؤں کے ادوار سے گزر رہی ہے۔ کوئی بھرم چری آشرم ہے۔ گرست آشرم ہے۔ گرب آشرم ہے اور جب 75 سال پورے ہو گئے اب موصوف کے دانت نہیں رہے کان نہیں رہے ناک نہیں رہا، تو باباجی اب رشی منی آشرم کو بڑھ گئے۔ اس قسم کا جو بھی سوال اٹھتا ہے ہمارے نزدیک اس کی نوعیت بھی وہی ہے جو مسئلہ آج آپ کو درپیش ہے۔ کہ مذہب انسانی ارتقاء میں مددگار ہے یا رکاوٹ۔ Let's try to understand کہ کیا واقعی مذہب نے انسان کو پسماندگی کا شکار کیا ہے؟ کیا واقعی ہی مذہب رکاوٹ ہے؟

خواتین وحضرات! ایک بات سے آپ کو Warn کرنا چاہتا ہوں، ہم نے دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اللہ کس چیز کو گارنٹی کرتا ہے۔ کس چیز کو Sanction دیتا ہے اور کس کی نہیں دیتا؟ How is that? کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں سے انکار کر دیا۔ یہ نہیں کہا کہ یہ میری کتابیں نہیں ہیں۔ اس نے زبور اور انجیل کی تردید نہیں کی کہ یہ میرا کلام نہیں ہے مگر کہتا ہے کہ میں Own نہیں کرتا۔ میرا ثبوت ان سے مت ڈھونڈو۔ یہ میرے لفظ تھے۔ میرا خیال تھے۔ اللہ کہتا ہے جو بھی تھا، میرے پیغمبروں پہ ان کا نزول ہوا مگر بدقسمتی سے خدا کہتا ہے میں Own نہیں کر سکتا۔ وجہ صرف سادہ سی تھی **"ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ"** **{البقرہ:75}** کہ تم لوگوں نے یا ان لوگوں نے جو وارثانِ کتاب تھے ان میں تحریف کر دی، متن بدل دیا، خیال بدل دیا اور افکار بدل دیے۔ کیوں بدل دیے؟ **"لِيَشْتَرُواْ بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً"** **{البقرہ:79}** تھوڑی تھوڑی چیزوں کے لیے اغراض ومقاصد کے لیے آیاتِ قرآنی کو بیچ دیا۔ پہلے بھی قرآن تھا۔ اب بھی قرآن ہے۔ ان آیات کا Manual نہیں بدلا ہے۔ یہ اس زمین کا Manual ہے۔ خواتین وحضرات اگر آپ ماڈرن انداز سے سمجھیں تو اللہ کی ساری باتیں بڑی سادہ اور بڑی Explainable ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بستی بسانی تھی، زمین پہ ایک Experiment کرنا تھا۔ اس Experimentation کے لیے سب سے پہلے ایک زمین پیدا کرنی تھی۔ ایک Life belt تخلیق کرنی تھی۔ Life Belt تخلیق کرنے کے لیے اس کو کائنات میں ایک Special Adjustment کرنی پڑی۔ سورج ایک مخصوص فاصلے پہ کھڑا کرنا پڑا۔ چاند کو اس سے روشن کیا پھر اسے ایک جگہ پر قرار کیا۔ ایک سرزمین بنائی۔ اس کی فضا مقرر کی۔ زندگی کے قابل بنایا۔ مگر اس میں تو بہت سارے بندے بھیجنے تھے اس نے۔ تو اس نے بڑے تحمل سے ارشاد فرمایا کہ دو دن لگائے میں نے زمین کو بنانے میں اور دو دن لگائے اس میں اسبابِ ضرورتِ انسان رکھنے میں۔ اب دیکھیں عجیب وغریب بات ہے آج کے دن میں ایک لیڈ کرسٹل جو Change ہوتی ہوتی یورینیم میں بدلتی ہے اس کو دو ارب سال پہلے Plan کیا گیا۔ اس سے کہیں پہلے آپ کی ارواح کو Plan کیا گیا۔ بڑا ضروری تھا خواتین وحضرات! پہلے یہ

اندازہ لگاتا تھا۔ یہ جو میں نیچے زمین بنا رہا ہوں کتنے لوگوں کے لیے بنا رہا ہوں۔ پچیس ارب لوگوں کے لیے May be تیس ارب لوگوں کے لیے May be ساٹھ ارب لوگوں کے لیے It was well understood well planned کہ اتنے لوگ جانے ہیں اتنا رزق رکھنا ہے۔ اتنی کمی رکھنی ہے اتنی بیشی ہے۔ اس میں یہ یہ پیشے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ زمین کھلتی جائے گی۔ بساط آگے بڑھتی جائے گی۔ لوگ بڑھتے جائیں گے۔ امراض بڑھتے جائیں گے۔ Alexander Fleming کو امریکہ والوں نے کہا کہ اگر برا نہ مناؤ تم اللہ کے بہت بڑے نیک بندے ہو، اللہ نے آپ کو بڑا شرف بخشا ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں لوگوں کو آپ نے Penciline سے بچایا ہے، ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ ہمارے پاس آؤ اور ہم آپ کو Sealed لیبارٹری دیتے ہیں، اعلیٰ ترین اور آپ کچھ Research یہاں آ کے کرو۔ فلیمنگ نے کہا کہ دیکھو یار اگر میں اس قسم کی لیبارٹریوں میں کام کرتا تو Penciline کبھی نہیں دریافت ہوتی۔ وہ تو ایک اتفاق تھا کہ میں اپنی پلیٹیں رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک لڑکا بوڑھی عورت نے ڈبل روٹی اٹھا کے باہر پھینکی۔ اس کا ایک ٹکڑا اڑتا ہوا کھڑکی کھلی ہوئی تھی میری Culture plate پہ جا گرا۔ میں نے دو دن کے بعد دیکھا تو وہ سارے کے سارے جراثیم مر چکے تھے۔ میں نے سوچا کس چیز نے مارا ہے؟ پتہ لگا کہ ڈبل روٹی کے فنگس نے مارے ہیں۔ اگر تمہاری طرح Sealed ہوتی ناں میری لیبارٹری جو تم مجھے آفر کر رہے ہو تو Penciline کبھی دریافت نہ ہوتی۔

خواتین وحضرات! جب بھی انسان کو کوئی ایمرجنسی پڑی ضرورت پڑی، زندگی کی گزر مشکل ہو گئی، آسائش حیات کم ہونی شروع ہو گئی۔ اللہ نے کوئی تازہ ترین ایجاد ذہنِ انسان پہ وارد کی۔ یہاں ایک بات اچھی طرح یاد رکھیے گا کہ مسلمان علیحدہ ہے، انسان علیحدہ ہے۔ محنت کے عوض کرامت بخشی۔ یہ انعام انسان کو بخشا گیا۔ محنت کے عوض انعام میں جنت بخشی، یہ مسلمان کا نصیب ہے۔ مگر جب قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہنی کرامات اور اس کے صلے کی بات کی تو فرمایا! **"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ آدَمَ" {بنی اسرائیل: 70}** وہاں تخصیص نہیں کی، جو لوگ محنت

کرتے تھے، Obssession میں پڑے رہتے تھے، صبح وشام کے تردد میں پڑے رہتے ہیں۔ نسلِ انسانی کی فکر میں پڑے رہتے تھے یا اپنی ذاتی عُجب اور تلاش میں پڑے رہتے تھے۔ اللہ نے ان کو بہت صلے دیئے۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ After 16th century. یہ دولت یورپ کو چلی گئی اور مسلمانوں نے اپنی میراث کو عقل و حکمت کو کھو دیا۔ حالانکہ اللہ نے قرآن میں بڑا واضح طور پر بتایا تھا کہ **"یُؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَشَاءُ وَمَن یُؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا" {البقرہ:269}** کہ جسے چاہتا ہوں حکمت دیتا ہوں اور جسے میں نے حکمت دے دی اسے خیر کثیر عطا کر دی۔ مگر مسلمان Lesser Knowledgeabilty میں پڑ گے۔ اس کے خیالات قرآن کی طرف سے ہٹ کر کچھ دیگر معاملات کو چلے گئے۔ گروہی اور Sectional باتوں میں چلے گئے۔ ایسی معمولی وجوہات کی طرف کہ Quranic standers کی جو اصل بنیاد تھی اس سے غافل ہو گے۔ نہ ان کو قرآن کے پیچھے کا علم رہا نہ اب آگے Adjust ہو رہا ہے۔ اب آپ کے لیے یہ کتاب معرفت و عقل و حکمت محض ایک Reference to God ہو کے رہ گئی ہے۔

خواتین وحضرات! کبھی آپ نے علماء کی دسترس کا اندازہ لگایا ہے۔ ایک وقت تھا۔ جب حضرت سلیمانؑ کا دربار قائم تھا اور ملکہ سباء کے تخت کی بات آئی۔ ایک جن نے کہا **"عِفرِیتٌ مِّنَ الجِنِّ" {النمل:39}** کہ اے شاہ اگر تو چاہے تو میں دن ڈھلے یہ تخت آپ کے دربار میں پہنچا سکتا ہوں۔ تو قرآن آگے لکھتا ہے کہ ایک صاحب جو کتاب کا علم رکھتے تھے انہوں نے کہا کہ اے پیغمبر کریم اگر تو اجازت دے تو میں پلک جھپکنے میں لے آتا ہوں۔ واقعہ تو آپ سب کو تھوڑا بہت پتہ ہو گا۔ مگر ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے ذہن میں کہ مدتیں ہو گئیں اوراق قرآن کو دیکھتے سنتے پڑھتے ہوئے مگر وہ کتاب کا علم کہاں گیا؟ کہیں قرآن میں ہی ہو گا۔ کتاب قرآن ہی ہے Manual تو وہی ہے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر محمد رسول ﷺ تک شریعتیں بدلتی رہیں ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ سارے ایک ہی شریعت پہ چلتے رہے Finality سے پہلے بڑی Changes آئیں مگر وہ کتاب کا علم کہاں چلا گیا جس کے بارے میں خداوند کریم فرماتے ہیں

کہ وہ ایک شخص جو آصف بن برخیہؒ کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ایک شخص جو ہے جس کو اللہ نے کتاب کا علم دیا تھا۔ انہوں نے پلک جھپکنے میں ایک سیکنڈ کے اٹھارہ ہزارویں حصے میں وہاں سے تخت Diffuse کرلیا اور Effuse کر کے حضرت سلیمانؑ کے دربار میں پہنچا دیا۔

خواتین وحضرات! سوچنے کی باتیں ہیں کہ ہماری Researchs کیوں Pollute ہوتی ہیں؟ ہمارا تصور کیوں خراب ہوتا ہے؟ ہم اس پہ حدود کیوں عائد کرتے ہیں؟ اب آپ اس موضوع کو دیکھیں۔ بڑی Simple سی بات ہے کہ انتھروپالوجی کے باوا آدم ہیں Dr. Prof. Smith انہوں کہا باقی تو باتیں ساری سمجھ آتی ہیں، آپ دیکھیں عراق میں ایک بچہ پایا گیا اس کی نعش پہ پھول پڑے ہوئے تھے۔ حیرانی کی بات ہے کہ دو کروڑ سال یا ایک کروڑ سال پہلے، بھئی آخران لوگوں کو کس ہستی کا پتہ تھا کہ اس کی نعش پہ پھول پڑے ہوئے تھے۔ چاڈ کا ذکر آیا۔ وہاں سے ایک فوسل ملا، پتہ لگا کہ اس پر بھی دعائیہ کلمات پڑھے گئے تھے۔ یہ آخر کہاں سے انسان کو عقل آ گئی تھی؟ وہ ابھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا۔ ابھی Proper Homo sapien سے Sapien بھی نہیں ہوا تھا۔ ابھی اس کو زندگی کا کوئی شعور حاصل نہیں ہوا تھا۔ پھر یہ کیا ہوا کہ انسان اٹھتے ہی وہ جیسے آپ کے ہاں مشہور ہے چھینک آئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنا شروع ہو گئے۔ This is virtualy impossible in the study of any human generation. کہ ایک بچہ آج ہمارے پاس اٹھتے ہی کلمہ پڑھنا نہیں شروع کر دیتا ہے۔ بلکہ آپ زبردستی اس کے کانوں میں کلمہ ٹھونستے ہو۔ وہ نہیں خود پڑھ رہا ہوتا۔ آخر ایک وقت چاہیے اور وہ انسان جس کی Brain Quanity ابھی Open نہیں ہوئی تھی۔ وہ انسان جسے کاشتکاری کا تجربہ نہیں ہوا تھا۔ وہ انسان جو صرف اللہ کے تین لفظوں پہ کھڑا تھا "وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ"{التین:3-1} جب اس مقدس سرزمین کے اردگرد انسان کو کھانے کو صرف کھجور اور انجیر ملتی تھی۔ انسان اس سمندر کے کنارے آباد کیا گیا۔ چونکہ کوئی طریقہ، زندگی نہیں تھا تو مچھلی پکڑ لیتا تھا۔ اس کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ کس درخت کا پھل میٹھا اور کڑوا ہے، زہریلا ہے اور اچھا ہے۔ اس کو ملائکہ خود بھی Dictate کرتے

رہے۔تو میں نے گلاسکو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر آئن.اڈگر سے کہا کہ مجھے تو یار کوئی Reason سمجھ نہیں آتی مگر یہ بتاؤ کہ تم لوگ اتنے ابتدائی انسان میں Religious عنصر کو کس طرح Justify کرتے ہو؟ There are no reasons to justify higher theological purposes in a basic man. تم کہتے ہو Homo habilis چالاک انسان ہے شکار کی خاطر بڑے حیلے ڈھونڈتا ہے۔وہ Homo erectus ہے،کلہاڑا موڈھے پہ رکھا ہوا ہے۔صبح وشام بھاگ رہا ہے چیزوں کو قتل کر رہا ہے مار رہا ہے۔یہی حالت تھی اس وقت جب انسان بڑھ رہا تھا۔اچانک اعلان ہو گیا **"وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلاَئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً "** یہ حالت تھی انسان کی زمین پر تو بادشاہ مملکت کا ارشاد ہوا رب العالمین کا اے ملائکہ اے گروہ جنات اے مخلوقات زمین وآسماں ہم نے فیصلہ کیا ہے "وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلاَئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً "ہم زمین پر ایک خلیفہ ایک نائب سلطنت بنانا چاہتے ہیں۔وہ بچارے دیکھ رہے تھے۔یہ جو انسان نیچے جا رہا ہے یہ تو صبح وشام اشارے ہاؤ ھو کرتا ہوا،جانوروں کے پیچھے گروہوں میں جاتا ہوا،ایک دوسرے کو قتل کر رہا ہے۔ان کو بڑا تعجب ہوا تو ملائکہ نے کہا **"قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ" {البقرہ:30}** بڑے آرام سے فرمایا اے پروردگار سمجھ نہیں آتی اس درندے کو تو نائب وسلطنت بنانا چاہتا ہے۔اس ابتدائی مخلوق کو جس میں نہ عقل ہے نہ دماغ ہے نہ اس کی سوچ ہے۔اس کو تو نائب سلطنت بنانا چاہتا ہے اور ہمیں جو مدتوں سے کوئی آسمان چہارم میں سجدے میں گرا ہوا ہے کوئی آسمان سوئم میں رکوع میں کھڑا ہے۔ہم جو رکوع وسجود سے باہر ہی کبھی نہیں گئے ہمارا آپ نے کوئی سوچا ہی نہیں اور اس کو بنا رہا ہے نائب سلطنت **"قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ" {البقرہ:30}** اللہ نے کہا!اے بھائی تم اس مسئلے میں بحث کرنے سے ذرا گریز کرو،تمہیں پتہ ہی نہیں کہ میں نے یہ کمبخت مخلوق بنائی کون سی ہے۔تمہیں اس کی Probabilities کا ہی نہیں پتہ مگر ٹھہرو۔بڑے استاد کا کام یہ نہیں ہوتا کہ یکدم فیصلہ ہی سنا دے۔اس نے کہا ٹھہرو میں تمہیں بتاتا ہوں **"وَعَلَّمَ**

آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا " یہ لو تختی یہ لو پنسل جاؤ یہ آدم کو بھی میں نے دیے ہیں " ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ " {البقرہ:31} تیج ڈالا ہے ماں آدمی کے ساتھ چلو تم یہ تختی لو۔ خواتین وحضرات یہ یاد رکھیے گا کہ چمپینزی میں اور انسان کے Brain میں کوئی خاص فرق نہیں۔ ایک Last ice-age آ گئی۔ ابھی میجر صاحب نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اس Last Age سے نکلتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی تو ایک دم آنکھیں ہی بدل گئیں۔ زمین بدل گئی، آسمان بدل گیا اس کا۔ سب سے پہلا انسانی Contract عورت اور مرد کے درمیان لکھا گیا۔ سب سے پہلا عمرانی معاہدہ مرد اور عورت کے مابین لکھا گیا۔ خواتین وحضرات! ہوتا یہ ہے کہ جانور کے بچے کو پیدائش کے فوراً بعد ماں باپ کی حاجت نہیں رہتی۔ وہ ماں کے پیٹ سے نکلے اور گئے اپنے کام پہ۔ ایک گھنٹہ لگا، دو گھنٹے لگتے ہوں گے۔ ادھر سے سانپ سر سر کرتا ہوا نکل گیا۔ ادھر بکری کا بچہ پیدا ہوا، ادھر ادھر دو چار ٹانگیں ماری اور چلنا شروع ہو گیا۔ انسانی بچے میں یہ اہلیت نہیں ہوتی۔ The most strange thing about the human side, it could not survive without parents. ویسے تو بعض لوگ وسیلے کے بڑے خلاف ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انسانی بچے کو وسیلے کے بغیر پنپنے ہی نہیں دیا۔ ویسے لوگ کہتے ہیں مگر چونکہ دنیا کا تمام نظام وسیلے پر تھا اور انسانی بچے کی زندگی ممکن ہی نہیں تھی وسائل کے بغیر۔ اس لیے ماں دی باپ دیا، ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی یہ وسائل سے آزاد نہیں تھے۔ تو ایک عمرانی معاہدہ لکھا گیا۔ عمرانی معاہدہ اس لئے لکھا گیا کہ Both the Parents wanted to protect the child. تو مرد نے کہا اے بی بی تو بیٹھ اں گھر، میں تیرے گرد دیوار بنا تا ہوں۔ میں تجھے حفاظت دیتا ہوں۔ تو بچے کو سنبھال کوئی بھیڑیا کوئی گیدڑ کوئی درندہ آ کر اس کو کھا نہ جائے۔ My job is to creat wall around you. میں باہر کے کام سنبھالتا ہوں۔ فیصلہ یہ ہوا کہ عورت اندر بیٹھے گی۔ وہ بچے کی Protection کے لیے ہو گی۔ اور اس کو مادرانہ انس ومحبت اور حفاظت سے آشنا کرے گی۔ اور مرد باہر جدوجہد کرے گا، زندگی کے Survival کے لیے رزق کے لیے اور خارجی

خطرات کا سامنا کرنے کیلئے۔ خواتین وحضرات یہ معاہدہ بڑا پرانا چل رہا ہے۔ یہ نہیں کہ آج کوئی عورتوں نے ماں بننا سیکھا ہے یا بچوں کی حفاظت سیکھی ہے۔ یہ نہیں کہ آج مرد نے خارجی زندگی کے فرائض سنبھالے ہیں۔ البتہ اس زمانے میں آکر یہ معاہدہ مجھے کچھ ٹوٹتا ہوا لگتا ہے۔ Particularly in the west and the east woman is claiming وہ تھک گئی ہوگی شائد، اس نے کہا مردمیاں اب تُو چاردیواری سنبھال میں نے باہر جانا ہے۔ اب یہ معاہدہ باہمی جنگ وجدل میں کچھ الٹ رہا ہے And the women are now challenging this very very old social treaty. اب وہ چاہتی ہے کہ مرد گھر کے خارجی امور سنبھالے۔ آپ کو پتہ ہے یورپ میں ایک نیا بحران آیا ہوا ہے اور مرد کو کہا جا رہا ہے کہ میاں تم بیٹھو وہ پیدا وڑھو اوڑھ کر گھر بیٹھو اور بچے پالو۔ اب ہم نے باہر کام کرنا ہے ہم جائیں گے اور "وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ " {البقرہ: 228} اب یہ اصول ادھر چلا گیا۔ اب نیا قرآن ہو تو کہا جائے گا "وَلِلنِّسَاءِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ Since Quran is not coming again" تو لگتا یہ ہے کہ یہ بحران کا شکار ہو جائے گا۔ یہ نیا عمرانی معاہدہ چلتا نظر نہیں آتا۔

خواتین وحضرات! میں میجر صاحب کی وہ بات Explain کر رہا ہوں کہ اللہ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ Discord کے ہوئے Elements ختم کر دیتا تھا۔ یہ جو Progressive human being تھا یہ زمین پہ چلتا چلا آ رہا تھا اور Finality یہ تھی کہ ہم نے تمام مخلوقات کو ختم کر کے انسانوں میں سے ایک Best fact اور Figure اور باڈی کو Survival دیا۔ دریں اثناء آپ کو پتہ ہے۔ آسمان پہ بھی ایک ڈرامہ ہو رہا تھا۔ ادھر بدن تیار ہو رہا تھا ادھر روح کا Crisis آیا ہوا تھا "قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ" **{البقرہ: 30}** میں جانتا ہوں۔ "وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا" **{البقرہ: 31}** ادھر میچ کوئی اور پڑا ہوا تھا۔ ادھر Spiritual prototype کا میچ پڑا ہوا تھا ملائکہ کے ساتھ۔ ادھر اللہ نے کہا کہ بھائی میں جانتا ہوں، یار! تم اس میں Challenge نہ کرو۔ میری سند ہے میں پروردگار

ہوں میں خالق ہوں، مصور ہوں مگر چلو Test کر لیتے ہیں **"وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَـٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ" {البقرہ:31}**

خواتین وحضرات! تھوڑی سی اگر فہم وفراست ہو تو جو ملائکہ نے جواب دیا ہے وہ بہت مزیدار ہے Absulate ہے Understanding میں **"قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ" {البقرہ:32}** خواتین وحضرات اگر غور کرو تو فرشتوں کا جواب کیا ہے کہ اے پروردگار ہم تو کمپیوٹر ہیں۔ ہم تو صرف کمپیوٹر ہیں۔ ہمارے پاس نہ Decision ہے جتنا فیڈ بیک ہے بس اتنا ہے۔ اگر آپ ایسے ہزار لفظ بھی ہمارے سامنے رکھ دو تو ہم ان کا کیا کریں گے۔ ہمارا تو Feed back ہی نہیں ہے ہمیں تو Progeny ہی نہیں ہے ہم میں Posterity کا علم نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف اتنا علم ہے **"إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا" جتنا** تو بتادے سکھادے۔

خواتین وحضرات اگر آج کے کمپیوٹر ہوتے۔ آج جو آپ کے پاس موجود ہیں تو میں یہ کہتا کہ ملائکہ کی نسبت ان کمپیوٹرز کی طرح ہے جو صرف فیڈ بیک پر چلتے ہیں اور دوسرا وہ کمپیوٹر (ذہنِ انسان) جس سے آج کا سائنسدان ڈرتا ہے کیونکہ اس کو Artifical Intelligence حاصل ہے۔ یہ فرق تھا ملائکہ میں اور انسان میں کہ ایک طرف صرف Information تھی Fed data تھا اور دوسری طرف اللہ نے اس سپیشل مخلوق کو Artifical inteligence عطا کردی تھی **"قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ"** اے آدم! میاں آپ نے کیا کیا تختی کے ساتھ؟ **"فَلَمَّا أَنْبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ" {البقرہ:33}** شروع ہو گئے فرفر ایا اماں چاچا تایا سب، ایک ایک لفظ کی فیملی بنادی، خاندان بنادیے ہر چیز کے نام رکھ دیا۔ پتہ لگا کہ یہ تو پیدائشی عالم ہو گئے۔ بڑا Pride ہوتا ہے اس استاد کو کسی اچھے شاگرد پہ **"قَالَ أَلَمْ"** میں نہ کہتا تھا اب سمجھ آئی کیوں میں انسان کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں **أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ" {البقرہ:33}** میں نہ کہتا تھا کہ اس زمین

وآسمان کی ہر غیب اور ہر ظاہر کو جاننے والا صرف میں ہوں۔ اور میں یہ جانتا ہوں کہ تمہارے دلوں میں بھی جنت کی اور اس جہانِ بزرگ کی خلافت کی آرزو تھی But sorry you don't qualify, this man has qualified. موصوف سے جو غلطی ہوئی ظاہر ہے آپ کو بھی پتہ ہے کہ غلطی تو ہوتی ہے۔ شیطان نے مادرِ محترم کو بہکایا۔ ویسے یہ بہکانا بڑا عجیب سا تھا۔ ماں اس طرح نہیں بہکی جس طرح آپ لوگ سمجھتے ہو۔ بڑی بات پہ بہکی ہے۔ اس نے کہا دیکھو جی بی بی یہ تیری اولاد Eternal نہیں ہے۔ یہ جہاں Eternals کا ہے۔ یہ جہاں تو Eternity کا ہے۔ اور تیری تو اولاد Eternal نہیں ہے۔ تیرے کل بچے ہوں گے یہ مر جائیں گے۔ اگر تو نے ان Eternals میں داخل ہونا ہے تو انہوں نے وہ دانہ، گندم یا جو بلا تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے متنبہ کر رکھا تھا۔ کہ **"هَـٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ" {العراف:19}** اس درخت کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کہا دیکھو بی بی! اللہ میاں نے اس درخت میں کچھ لگا رکھا ہے۔ اگر اس کو کھا لو گی تو تم بھی اور تمہاری اولاد بھی Eternals میں داخل ہو جائیں گے۔ بس مادرِ محترم لالچ برداشت نہیں کر سکیں۔ بڑی طویل زندگی بڑی خوبصورت زندگی Perhaps even today a woman loves to live more than a man. اور شاید اتنی بڑی جرات مرد سے کبھی نہیں ہوتی۔ مرد بہر حال Obedient سا ہوتا ہے۔ اور خاتون کو یہ توقع تھی کہ اگر Eternity ملتی ہے تو ذرا سی چلو گستاخی، پروردگار ہو بھی جائے (تو دیکھا جائے گا)۔ آپ نے Jump کیا اور پھل کھا لیا۔ اب مرد کی سنو بچارے رہ نہیں سکتے حوا کے بغیر۔ ان کے پاس چوائس ہی یہی تھا کہ یا دوستی نبھا لیتے محبت نبھا لیتے اور یا حوا کے بغیر زندگی گزار کرتے تو موصوف نے کہا **همه یاراں دوزخ همه یاراں جنت** چلو ہم بھی حوا کے ساتھ چلتے ہیں۔ بالآخر جب اس Traumatic کا وہاں کلائمیکس ہوا تو حکم ہوا کہ **"مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ" {البقرہ:36}** نیچے اترو اب آپ کا کچھ فائدہ زمین پہ ہے۔ دیکھیں عیسائیت کے برعکس اللہ یہ الزام نہیں دیتا کہ تم گنہگار ہو یا بد بخت ہو گئے ہو۔ یہ نہیں کہتا۔ وہ کہتا ہے ٹھیک جو کچھ تم کر بیٹھے ہو اب پرابلم یہ ہے کہ With this self

you can not exist in the most pure atmosphere so go t down. کہ جو آلائش تم میں آ گئی ہے اس کو تھوڑا سا صاف کر لیا جائے ۔ Test کر لیا جائے "**مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ**" {**البقرہ :36**} نیچے جاؤ تھوڑا سا فائدہ ہے تھوڑی سی Fatigue ہے شائد اس Enternal زندگی کے عوض تمہیں تھوڑا سا مرنا پڑے گا "**كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ**" {**آل عمران :185**} اب تھوڑی سی موت چکھو پھر تم Eternal ہو کے ہمارے حضور میں آنا ۔

خواتین وحضرات! کبھی آپ نے سوچا کہ اس روح مبارک کے اترنے میں اور نیچے انسان کے بننے میں جو پیچھے Billion years سے انسان بن رہا تھا اس میں ایک ڈیزائن نظر آتا ہے کہ نہیں نظر آتا ۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ روحانی وجود اتر کے جاتا کہاں؟ کیا وہ Holloween کی طرح تھا ۔ جیسے انگریزی فلمیں ہوتی ہیں ادھر ادھر ہوا میں پھرتا رہتا ۔ کیا وہ نورانی وجود گشت وگرد میں رہتا ۔ اس کو کوئی مقام چاہیے تھا ۔ کوئی جگہ چاہیے تھی جہاں آ کر وہ رکتا ۔ تو نیچے جو انسان بن رہا تھا، یہ آدم کا وجود بنا اور یہ Double dichotomy ختم کر کے مادیت وجود اور روحانیت کی شکل میں دو انسان ایک انسان میں جمع کئے گئے ۔ اس کا نام آدم رکھا ۔ انسان اب بدل کے بنی آدم ہو گیا ۔

خواتین وحضرات! جب بھی کوئی تہذیب شروع ہوتی ہے اس میں کبھی Morility نہیں آئی ۔ تو جیسے میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ میں نے اس اینتھروپالوجسٹ سے پوچھا تو اس نے مجھے کہا I dont know we have no research on this تو میں نے کہا Can't you understand there could be some alien interfirence? انسان جو یہ اتنی زیادہ مہذبانہ کاروائیاں شروع میں کر رہا تھا اس Age (Homo habilis اور Homo erectus) کے بعد تو کیا امکان موجود نہیں ہے کہ کوئی Alien inteference ہوئی ہو ۔ کوئی اوپر سے آیا ہو ۔ کوئی ان کو طریق زراعت سکھا رہا ہو، کوئی ان کو کلمات اللہ پڑھا رہا ہو ۔ کیا کوئی ایسا امکان نہیں ہے؟ میں نے کہا Why do

not you include one single option in your researches in
your anthropological researches that there is a
possibility of an alien interference تو اس نے کہا Personally I
believe so مگر ہمارے پاس Scientific evidence نہیں ہیں یا شائد ہم اسے
ماننا نہیں چاہتے۔ تو جیسے اس پر اسنے Prof. Smith نے کہا کہ سب سے حیرت انگیز بات
انسان کے بارے میں یہ ہے سب سے حیرت انگیز بات کہ Homo sapien is
homo religious سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ادھر جانوروں سے علیحدہ ہوئے
ادھر یہ حضرت انسان ہو گئے، جونہی اس نے سوچنا شروع کیا سب سے پہلی سوچ خدا کی
آئی This is impossible, this is not possible, virtually it is
not possible اب نہیں آتی، اس وقت نہیں آتی، پہلی سوچ انسان کی خدا کی نہیں ہوتی۔ مگر
حیرت انگیز بات یہ ہے کہ Homo sapien is homo religious کہ سب سے
پہلا تفکر انسان کا اپنی زندگی کے بارے میں نہیں بلکہ خدا کے بارے میں ہے۔ کہتے ہیں کہ
Ice-age سے نکل کر کوئی چالیس ہزار سال انسان کا وجود ٹھنڈا برف (کہیں دبا
پڑا تھا)۔ Ice-age کی مدت بڑی لمبی ہوتی ہے۔ Ice-age جب آتی ہے تو بارہ بارہ اٹھارہ
اٹھارہ میل برف پڑتی ہے، اونچائی میں اور جس کے نتیجے میں نیچے کسی کا Survival ممکن نہیں
ہوتا۔ پتہ نہیں کیسے انسان کا وجود بچ گیا اور پھر نزول آدم۔ بڑی حیرانی کی بات ہے، آپ کو
Interesting بات بتاؤں کہ آدم ایک condition میں Paralyse Stunned
condition میں Frozen condition میں نیچے پڑا ہوا تھا۔ اب اس پر شیخ ابن عربیؒ
ایک Comment pass کیا اور لکھا کہ چالیس ہزار سال نسان اسی طرح گم سم پڑا رہا۔ بغیر
کسی خیال تصور اور فکر کے پھر اللہ نے اس پر تجلی فرمائی اور ناگہاں یہ سوچنے والا انسان ہوگیا۔ یہ
ابن عربیؒ کی Statement ہے۔ He is not a scientist فلاسفر ہے دانشور ہے۔ تو
اس نے کہا کہ مدتوں انسان جو ہے اس Coma میں رہا سکتہ میں رہا پھر اللہ نے اس پر تجلی فرمائی

اور یا کہاں یہ سوچنے والا انسان ہو گیا۔ Will Durant نے انسانی Begining پہ ایک بات کہی کہ For a very long time the man lay stunned motionless suddenly a very heavy electric charge came from the skies and the man's brain increased اور جو انسان نیچے تھا اس کا Brain increase ہو گیا And he started thinking اگر آپ غور کریں تو دونوں کی رائے ایک ہی ہے۔ ایک مسلم صوفی سمجھ لو اور ایک تاریخ فلسفہ اور سائنس کا مفکر سمجھ لو دونوں کی Statment ایک ہی ہے کہ اس انسان پر ایک ہنگامہ خیز وقت آیا، آسمانوں سے باہر ایک تجلی ہوئی یا Electric charge آیا جس نے اس کے برین کی مقدار بڑھا دی اور انسان نے سوچنا شروع کر دیا۔ اور جونہی انسان نے سوچنا شروع کر دیا اس نے پہلا نام اللہ کا لیا۔ آپ نے بزرگوں یا بابوں سے وہ پرانی کہاوت سنی ہے کہ انسان نے جب آنکھ کھولی تو اس کو چھینک آئی اور کہا الحمدللہ، ملائکہ نے کہا یرحمکم اللہ تو حیرانی کی میں آپ کو بتاؤں کہ یہ سٹوری نہیں لگتی کیونکہ بہر حال وہ جو stunning condition ہے کسی چھینک سے ہی کھل سکتی ہے، کوئی ایسے حادثے سے جس میں برین سُن پڑا ہوا گر چھینک آئے تو ایک دم Exotic motion جو پیدا ہوئی اس سے اس کا Brain alive ہو گیا۔ He started thinking that's how the man started thinking اس طرح وہ آگے بڑھتا ہے۔

خواتین وحضرات! ایک بات دیکھنی ہے پھر مذہب نے کیا کیا انسان کے ساتھ؟ Degrade کیا؟ Depress کیا؟ اس کو Pushdown کیا؟ کیا کیا؟ But the fact is very simple کہ پہلی تمام آبادیاں پہلی تمام (Civilizations) سولائیزیشنز Priest societies تھیں۔ They were headed by a teacher آپ اسے ملاء کہہ لو حکیم کہہ لو ولی کہہ لو کوئی نائب کہہ لو مگر تمام بنیادی انسانی سوسائٹیوں پر ایک ٹیچر حکمران ہے۔ بادشاہ نہیں ٹیچر! جیسے ہندوؤں میں برہمن حکمران تھا۔ یا اکمینیز پر ان کے دانشور حکمران تھے۔ جیسے Greek سے بہت پہلے جو سوسائٹی تھی اس میں بھی

ان کے علماء حکمران تھے۔ It was the time when the society progressedاور پھر ان استادوں کے زیر سایہ انسانی تہذیب آگے بڑھتی رہی اور ترقی کرتی رہی۔ اب دیکھیے کہاں سے اصول آتا ہے؟ اب مذہب نے کیا کیا انسان کے ساتھ۔ قابیل نے ہابیل کو مارا، اب ہابیل تو مر گئے تھے۔ یقیناً قابیل ہی کی نسل آگے بڑھ رہی تھی کیونکہ ہابیل تو مارے گئے اس سارے Clash میں۔ اللہ کے حضور قربانی دیتے ہوئے جب ہابیل کی قربانی قبول ہوئی تو قابیل نے Jealouslyاور رشک میں بھائی کو مار دیا۔ مگر تمام تر اگلی نسلیں جو تھیں وہ قابیل کی بادشاہت میں تھیں اور آگے بہت سارے زور آور بنی آدم کے بادشاہ نکلے۔ تو جب یہ حادثہ ہوگیا تو ابتدائی Quranic order issueہوا اور وہ Order آج بھی آپ کے تمام ہسپتالوں کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ جس نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے گویا پوری نسلِ انسانی کو قتل کیا۔ جس نے ایک انسان کی زندگی بچائی اس نے گویا پوری نسلِ انسان کی زندگی بچائی۔ کیا آپ کہہ سکتے ہو کہ یہ وہ قانون تھا جس نے انسانی ترقی روک دی؟ آپ کہہ سکتے ہو کہ انسان کی تہذیبی عملی ترقی اس قانون نے روکی ہوگی جو اللہ نے انھیں دیا؟ اب آپ دیکھیں ہم قرآن کو کتنے محدود انداز میں پڑھتے ہیں۔ اللہ نے مختصراً ایک انتھروپالوجی کا اصول دیا کہ **"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" {البقرہ: 179}** اے اہلِ عقل اگر غور کرو تو ہم نے قصاص میں زندگی رکھی ہے۔ خواتین و حضرات یہ Personal statment نہیں ہے Individualنہیں ہے Local نہیں ہے۔ جب تک آپ ابتدائی نسل کی زندگی نہیں جانتے آپ کو اس قانون کا پتہ لگ سکتا ہی نہیں **"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" {البقرہ: 179}** اے اہلِ عقل اگر غور کرو، بہت خوبصورت Statment ہے ایک فقرے میں اللہ نے اتنی خوبصورت بات کہی۔ میں عربی تو نہیں جانتا مگر حسنِ صوت اور معانی کے لحاظ سے انتہائی خوبصورت آیت ہے۔ مختصر، جامع، مفصل اور مکمل **"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" {البقرہ: 179}** مگر یہ Apply کہاں ہوتی ہے؟

خواتین وحضرات! ایک وقت آیا کہ نسلِ انسان نے ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیا، مارنا شروع کر دیا۔ ایک غلطی پر ایک زور آور قبیلہ اٹھتا تھا اور دوسرے قبیلے کو ملیا میٹ کر دیتا تھا۔ ہوتے ہوتے زمین پر انسان اتنا کم ہو گیا کہ Necessary function کے لئے بھی عددی طاقت نہ رہی اور قافلہ ءحیات بحران کا شکار ہو گیا۔ جیسے آج نہیں آپ کہتے فلاں نسل کا چیتا Extinct ہو گیا، فلاں نسل کا جو Dembird ہے Extinct ہو گیا، Mamut extinct ہو گئے ہیں، فلاں نسل ختم ہو رہی ہے۔ خواتین وحضرات وقت آیا کہ پوری نسلِ انسان Extinction کے قریب چلی گئی۔ بہت چیدہ چیدہ دو چار کہیں افریقہ کے جنگلوں میں بچے ہوں گے، دو چار ادھر بچے ہوں گے۔ پھر اللہ نے ان کو طریقہ سمجھایا، صدائے غیب دی۔ استاد کے دل میں ڈالی کسی پیغمبر کے وردِ زبان ہوئی کہ "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" **{البقرہ:179}** اے اہلِ عقل غور کرو تو ہم نے قصاص میں زندگی رکھی قصاص زندگی ہے۔ دانت کے بدلے دانت کان کے بدلے کان جان کے بدلے جان غلام کے بدلے غلام عورت کے بدلے عورت۔ یہ پورے پورے خاندان کو تم کیوں ایک ذرا سی انگلی کٹنے پر مار دیتے ہو جا کر۔

خواتین وحضرات! حیرانی کی بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اس وقت نہیں تھے، کیلڈین کا زمانہ تھا، بن طشتر کی حکومت تھی۔ جس کو آپ اپنی زبان میں بخت نصر کہتے ہو۔ Hammurabi اس کا ایک رشتہ دار تھا۔ یہ وہ بادشاہ تھے جن کو ہم کیلڈینز کہتے ہیں۔ Prince Hammurabi of Babylon کو First law giver of the world کہتے ہیں۔ آپ قرآن کی آیت اٹھا کے دیکھ لو اس کے کتبوں پہ لکھی ہوئی ہدایات دیکھ لو حیرانی کی بات ہے Not a single difference جو قانونِ قصاص قرآن دے رہا ہے وہی قانونِ قصاص Prince Hammurabi of Babylon دے رہا ہے یا تو پھر یہ کہو کہ قرآن نے اس سے Copy کیا ہے۔ مگر کیا رسول اللہ ﷺ آثارِ قدیمہ کے سپشلیٹ تھے؟ کیا کھدائیاں کر کے آپ نے دیکھا تھا؟ وہ تختیاں تو آج نکلی ہیں۔ قوم بابل اور نینوا کے اجڑے

ہوئے آثار تو آج نکلے ہیں۔ اس وقت تو کوئی نہیں تھے اور ہزار ہا من کیچڑ اور مٹی کے تلے دبی ہوئی تختیاں آج نکلی ہیں اور ان پر وہ قانونِ قصاص درج ہے جو قرآن میں درج ہے۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ پروردگارِ عالم نے مذہب نے پیغمبروں کے ذریعے انسانی فلاح و بہبود اور بقا کے وہ Eternal قانون دیئے جس سے یہ کاروانِ حیات بہت ساری غلام گردشوں سے گزرا اور بالآخر اس نے زندگی کے محلات تک رسائی پائی۔ یہ سوچنا پڑتا ہے۔ آج کیا ہوا؟

خواتین وحضرات ویسے اگر قرآن حکیم پر آپ کی نظر ہو Throught out اگر اس زمانے میں سے ہم گزریں کوئی بھی زمانہ ہو قرآن کی انفارمیشن حیران کن ہے۔ Greek میں Socrates پیدا ہو گئے "Secular intellect" یہ یاد رکھیئے سقراط اس طرح اللہ کا نام نہیں لیتا Aristotle نہیں لیتا بلکہ goddess of delphi کا نام لیتے ہیں۔ کسی نہ کسی بت کا نام لیتے ہیں۔ Mount Olympus کے دیوتاؤں کو Mention کرتے ہیں Zeus کی Heirarchy کا نام لیتے ہیں۔ خدا کا نام نہیں لیتے، اللہ کا نام لیتے۔ مگر ایک حیرانی کی بات ہے خدا کہتا ہے شروع میں سب موحد تھے پھر انہوں نے بت پرستی ایجاد کر لی۔ جب آپ یہ بات قرآن کی سنتے ہیں تو یار تاریخ نہیں پڑھی ہوئی اللہ میاں نے تھوڑی سی۔ وہ آپ کہتا ہے میں نے دنیا بنائی۔ اللہ میاں تو نے تاریخ نہیں ٹھیک سے پڑھی ہوئی؟ ہمیں تو شروع میں آخر میں سب بت پرستی ہی نظر آتی ہے۔ ہم تو دیکھتے ہیں تاریخ کے پیچھے Mythologies ہیں، علم الاصنام ہے۔ ہمیں تو کہیں نہیں نظر آتا کہ شروع میں سب لوگ موحد تھے۔ مگر خواتین وحضرات سچائی یہ ہے کہ ہر Mythology کے پیچھے ایک خدا ہے ہر ایک Mythology کے پیچھے۔ جب ہندوستان میں آریائی آئے ایک خدا بچارا (Indra) اندرا The God of thunder,The God of sowerg ایک خدا۔ جونہی وہ انڈیا میں داخل ہوئے۔ ہندو آپ کو پتہ ہے بڑے مہمان نواز بڑے Courteous ہوتے تھے بچارے۔ انہوں نے کہا کلا خدا کیا کرے گا (اکیلا خدا کیا کرے گا) فٹافٹ دو بیویاں اس کو دے دیں متر اا ور وروںا This is the first trinity in Hindu relgion. متر اا ور وروںا۔ پھر کہیں زور مارا اخلاص نے

پھر کوئی ویدانتا کا دور آیا پھر ہندوؤں نے کسی پیغمبر نے کسی رشی منی نے کوشش کی اس بد بخت قوم کو اس تحریک ثلاثہ سے روکے۔تھوڑی دیر کیلئے پھر واحدنیت آ گئی حتیٰ کہ پھر دوسری تثلیث Create ہوئی ، برہما شیوا اور وشنو کی تثلیث Create ہوئی۔اس میں منو کی سمرتی میں منو جو ہے جس کو حضرت نوحؑ کا ہم عصر اور بعض لوگ کہتے ہیں نوح یہی ہے۔سمرتی میں مصنف حضرت نوح کو کہا جاتا ہے کہ منودراصل نوح کا بگڑا ہوا نام ہے۔تو ان کے بیٹے نے پوچھا، اب پتا نہیں سام تھا یافث تھا یا حام تھا مگر پوچھا کہ بابا اللہ کتنے ہیں اور وشنو اور شیوا کیا ہیں؟انہوں نے کہا دیکھو یہ دونوں صفات ہیں۔خدا واحد ہے۔حقیقت مطلق ہے اس کو کوئی تقسیم نہیں کرسکتا۔یہ دونوں اس کی صفات ہیں۔اس نے پوچھا بابا یہ کیسے ہوتا ہے کہ خدا کائنات کی ہر چیز میں ہے اور ہر چیز کا خدا سے تعلق ہے؟اس نے کہا اچھا لگن لاؤ اور اس میں نمک ملا دو۔نمک ملا کے لایا تو منو نے پوچھا بیٹے یہ بتا کہ اس پانی میں نمک کہاں کہاں ہے؟ تو اس نے کہا بابا ایسی تو کوئی جگہ نہیں ہے جہاں نمک نہیں ہے۔اب کیسے کہتے نمک نہیں ہے۔اس نے کہا بیٹا اب یہ بتا کہ نمک کہاں ہے کوئی ایسی جگہ بھی ہے اس پورے پانی میں جس کو مخصوص قرار دیا جائے کہ یہاں ہے وہاں نہیں؟اس نے کہا بابا ایسے بھی نہیں ہے تو اس نے کہا حقیقتِ مطلقہ واحدنیت اسی طرح اپنی مخلوقات میں چھپی ہے کہ اس پر انگلی نہیں رکھی جا سکتی کہ یہاں ہے وہاں نہیں ہے۔

میرا خیال ہے عدم کا شعر تو آپ نے سنا ہوگا، بہت مشہور شعر ہے

واعظ شراب پینے دے مسجد میں بیٹھ کر

یا وہ جگہ بتا کہ جہاں پہ خدا نہ ہو

کافی فضول سا شعر ہے مگر بات واحدنیت کی اس نے کی ہے

یا وہ جگہ بتا کہ جہاں پہ خدا نہ ہو

میری تو مجبوری ہے۔تو خواتین وحضرات اصولاً مذہب ہر زمانے میں انسانی بقا اور تہذیب کی Guidance کے لیے ہمیشہ آمادہ رہا Alien information آتی رہی پیغمبر آتے رہے اور تمام کے تمام اس قافلے کو آگے بڑھانے میں ہمیشہ معاونت کرتے رہے،انسان کی۔مگر یہ بھی ہوا

ایک بڑی عجیب سی بات جو حدیث میں آتی ہے It we belive in God if belive the religion and we belive the God of religion. تو یہ بھی ہوا کہ بے شمار نسلیں تہہ خاک کر دی گئیں، بے شمار آبادیاں برباد ہو گئیں۔ اور تو نے دیکھا نہیں، اللہ کہتا ہے تم نے دیکھا نہیں زمین پر تم چلے نہیں، دیکھا نہیں کہ کتنی بستیاں اوندھی پڑی ہوئی ہیں اور کتنے کنوئیں برباد اور ویران ہو چکے ہیں۔ تم نے دیکھا نہیں۔ امتداد روزگار میں وہ وہ قوم عاد و ثمود ہو قوم شعیب ہو مدین ہو۔ تاریخ میں مڈل ایسٹ کی بیشتر اقوام کا ذکر ہے۔ یہ نہیں پتا، موہنجو دوڑو ہو ہڑپہ ہو یا Asterix ہوں امریکہ میں یا وہ شہر اٹلی کا جو Pompeii کی وجہ سے تباہ ہوا، کسی کو یہ نہیں پتا کوئی سائنسدان یہ تو نہیں کہے گا کہ قہر خداوندی کی نظر ہو گیا۔ کوئی یہ نہیں کہے گا کہ اللہ کا قہر آیا۔ Science does not believe in these things - the poor little science. وجہ پتہ ہے کیا ہے؟ وجہ یہ ہے میں آپ کو حیرانی کی بات بتاتا ہوں۔ قرآن نے سبا ئین کے بارے میں ایک جملہ لکھا، حضرت سلیمانؑ نے ہدہد کو بھیجا۔ ہمارے دانشوروں نے کہا کہ واہ جی بھلا پرندے بولتے ہیں؟ ہدہد ضرور کوئی Messanger ہو گا، کوئی جاسوس جس نے شاید ٹوپی ہدہد کی طرح پہنی ہو گی۔ ابھی دیکھیں ناں یہ جو Walt Disney میں آتے ہیں، بیچ میں تو بندے ہی ہوتے ہیں ناں۔ اوپر شکلیں کوئی خرگوش کی طرح یہ وہ۔ تو Intellectuals کا خیال تھا کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہدہد بولے بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ جو ہمارے Modern Intellectuals ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ خدا ان کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔ کعبہ میں ابابیلیں؟ نہیں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بھلا ابابیل کیسے آئے گی۔ اللہ میاں اتنے چھوٹے چھوٹے پرندوں سے بندے مروا ہی نہیں سکتا۔ کسی نے کہا نیل پھٹتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، ایسے نہیں ہوا۔ نیل نہیں پھٹا۔ ایسے لگتا ہے کسی آدمی نے کوئی اوپر سے Over head bridge ڈال دیا تھا جس میں سے وہ گزر گئے تھے۔ تو Secular intellectual بیچارہ ہمیشہ اس پروگرام میں رہتا ہے کہ کسی معجزے کی نفی کرے۔ اب بتایئے کیسے نفی کرے؟ میں تو وہاں نہیں تھا۔ کوئی غامدی وہاں نہیں ہو گا۔ کوئی پرویز نہیں ہو گا۔ کوئی حود بھائی وہاں نہیں ہو گا مگر وہاں

کچھ لوگ موجود تھے۔ آپ کو پتہ ہے نیل سے جب قوم پار چڑھی تو ایک باب گنتی آتا ہے کہ جب پوری قوم یہود نیل سے پار چڑھ گئی تو موسیٰ علیہ الصلوۃ السلام کو حکم ہوا کہ ان کی گنتی کر۔ کوئی بارہ قبائل تھے۔ ایک ایک لاکھ میں بانٹے گے۔ بارہ لاکھ یہودی ساتھ تھے۔ اب آپ انصاف کرو۔ نیل کا واقعہ بارہ لاکھ یہودیوں نے آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں نے تو نہیں دیکھا۔ نہ آج کے کسی مفکر مفسر نے دیکھا۔ بھائی بارہ لاکھ آدمیوں نے شہادت دی کہ ایسا ہوا تھا۔ چلو شک شبہ پھر بھی پڑ جاتا ہے تو کیا آپ کے پاس کسی ایک ایسے یہودی کی Statment ہے جس نے کہا ہو میں بھی نیل میں اس وقت کھڑا تھا ایسا نہیں ہوا۔ دونوں طرف سے Information آپ کے حضور پہنچی۔ کسی نے کہا ابابیلیں نہیں تھیں۔ تو دیکھیے اتفاق کی بات ہے کہ یہ ہمارے جو Most modern دانشور ہیں ایک Fake قسم کی توجیہ کی وجہ سے کسی Super structure کو نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ اگر تاریخ اور مذہب نے کوئی شہادت طلب کرنی ہو تو وہی قانون لگے گا جو اس وقت آپ کی Courts میں چل رہا ہے۔ ایک عینی شہادت جو ہے تمام سنی سنائی شہادتوں سے بالا ہوتی ہے۔ ایک عرب کا شہزادہ تھا بیچارہ۔ ابرابہ نے اس کو رستے میں پکڑ لیا۔ اس نے کہا تیری جان جائے گی، تجھے ضرور ماروں گا۔ اس نے کہا بات سنو میری جان بخش دو میں تمہیں Guide کر کے مکہ تک لے چلتا ہوں۔ وہ ابرابہ کے لشکر کو مکہ تک لے گیا۔ عرب نوجوان کے دل پہ بوجھ تو بڑا تھا کہ یہ کالے حبشی آ کے ہمارا ملک تباہ کر رہے ہیں۔ محمود نامی ہاتھی آگے Lead کرر ہا تھا۔ تو جب وہ مکہ میں پہنچا تو اس نے ابرابہ سے کہا کہ دیکھو میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ وہ ابراہیمؑ کے خدا کا گھر ہے۔ میں نے تمہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ اب تم اپنا وعدہ کرو اور مجھے رہائی دے دو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ ہم بادشاہ لفظوں سے پھرا نہیں کرتے۔ اس نے نوجوان کو رہائی دے دی۔ وہ چلتا چلتا اس ہاتھی کے پاس آیا۔ یہ خود وہ اپنے ایک (بڑی خوبصورت اس نے شاعری کی ہوئی ہے) قصیدے میں لکھتا ہے۔ وہ ہاتھی کے پاس آیا، اس نے کہا سن بھائی! ہے تو تو جانور مگر میں تمہیں بڑی سادہ سی بات بتاؤں آگے ہے ابراہیمؑ کے خدا کا گھر اور مجھے اتنا پتہ ہے ابراہیمؑ بھی سچا تھا اور خدا بھی سچا ہے تو ذرا احتیاط کرنا۔ آگے نہ بڑھنا ورنہ تجھے قہر خدا کے

ابراہیم سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا۔ اس کی ایک محبوبہ تھی روو انہ، اب یہ شعر سارے کے سارے ایک طویل نظم میں اسے لکھتا ہے۔ میں ان اشعار کا آپ کو خلاصہ سناتا ہوں۔ اس نے کہا کچھ نہ پوچھو میں جب ان سے دور ہٹا تو آسمان پر ہم نے پرندوں کے ہجوم کے ہجوم دیکھے اور پھر ان کے پنجوں میں جو کچھ تھا انہوں نے پھینکنا شروع کر دیا۔ جب وہ، بڑا مزیدار جملہ ہے اس Eyewitness کا جو آپ کو سنا رہا ہوں کہ جب وہ پتھر پڑتے اور ابراہہ کا لشکر تباہ ہوتا تو وہ مجھے ڈھونڈتے پھرتے تھے کہ میں انہیں واپسی کا رستہ دکھاؤں، بھلا میں نے ان کے باپ کا قرضہ لیا ہوا تھا کہ واپس بھی چھوڑ کے آتا۔ یہ جملہ وہ اپنے شعر میں لکھتا ہے کہ بھلا دیکھو میں نے اس کے باپ کا قرض لیا ہوا تھا کہ ان کو واپس بھی چھوڑ کے آتا۔ آگے چل کے کہتا ہے! پھر یوں ہوا کہ کچھ پتھر میرے قریب آ کے گرے اور میں خوف زدہ ہوا کہ اگر میں یہاں کھڑا رہا تو کسی نہ کسی پتھر سے میں بھی بھسم ہو جاؤں گا۔ تو میں بھاگ کے ایک پہاڑ کے کھو میں گھس گیا۔

خواتین وحضرات! اب انصاف کرو Eyewitness یہ سارا کچھ کہہ رہا ہے اور غامدی صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں۔ ان کو شائد کوئی اور بیماری پڑ گئی ہو۔ آخر ہم خدا کو اتنا مجبور کیوں سمجھتے ہیں؟ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ معراج پر جو گئے تھے Physically گئے تھے؟ میں نے کہا ہاں Mostly اصحاب کا Version تو یہی ہے کہ Physically گئے تھے۔ اگرچہ ام المومنین کا Version ذرا جدا ہے۔ مگر اس پر سب سے بڑا اعتراض یہ آتا ہے کہ ام المومنینؓ تو وقت تو پیدا ہی نہیں ہوئی تھیں جب یہ واقع پیش آیا تھا۔ تو ہم بصد عزت واحترام اپنی ماں کی Statement پہ ان اصحاب کی Statement کو زیادہ وقعت دیتے ہیں جو اس وقت موجود تھے اور جنہوں نے یہ دیکھا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور ﷺ بدنی طور پر گئے تھے۔ اس نے کہا کہ او جی آپ اتنے بڑے Scientific سائنسدان ہونے کے باوجود دانشور ہونے کے باوجود، خاصا Pamper کیا اس نے، پھر بھی مانتے ہو؟ پھر بھی مانتے ہو کہ وہ بدنی طور پر گئے تھے معراج پر۔ تو میں نے اس سے سادہ سی ایک بات پوچھی کہ یار میں لے گیا تھا؟ کہتا نہیں۔ میں نے کہا تو لے گیا تھا؟ کہتا نہیں۔ میں نے کہا کوئی President of

نے America لے گیا تھا نہیں؟ کہتا ہے نہیں۔ میں نے کہا کون لے گیا تھا؟ کہتا جی اللہ۔ میں نے کہا اللہ میں یہ طاقت ہے؟ اب بیچارہ بڑا الجھا نہیں نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔ میں نے کہا یار مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ یہ چاہے کہ کسی انسان کو سارے قوانین ادھر ادھر کر کے بدنی طور پر کائنات بالا میں عرش معلی پر لے جائے تو وہ کرسکتا ہے کہ نہیں کرسکتا؟ پھر تو کیوں مجھ سے سوال پوچھتا ہے، جب اللہ آپ کو بار بار کہہ رہا ہے "**اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ** "{**الحج:18**} کہ تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے تو میں کیوں شبہ کروں اس پہ کہ وہ کرسکتا ہے کہ نہیں کرسکتا۔ بھائی دیکھو ایک ہی تو ہستی ہے جس پہ امکانات کا کوئی ایسا لفظ عائد نہیں ہوتا۔ میں تو اللہ کو مانتا ہی اس لیے ہوں کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ میں اپنی ذات پہ ہی زیادہ مرتکز رہوں تو اچھا ہے، میرا تو اللہ کا تصور ہی یہی ہے کہ جو میں نہیں کرسکتا وہ کرسکتا ہے۔ میں اپنی زندگی Extend نہیں کرسکتا وہ کرسکتا ہے۔ میں اپنی موت سے بچ نہیں سکتا۔ اس کو موت آتی ہی نہیں ہے وہ الٹا Award کرتا پھرتا ہے۔ تو خواتین و حضرات Allah is not with the size, He is not with body, Allah is what Allah does. وہ اپنے اس اعلیٰ ترین افعال سے پہچانا جاتا ہے۔ اب اگر ایک اوپر آ کے کھڑی ہو جائے نا اُڑن طشتری اور آواز آئے کہ میں تمہارا رب ہوں، چاہے شکل نظر آئے نہ آئے۔ آپ کہیں گے چل چل کام کر اپنا رب بنا پھرتا ہے۔ وہ کہے دیکھو میں تمہیں مار سکتا ہوں، میں تمہیں زندگی دے سکتا ہوں۔ آپ کہیں نہیں نہیں ہم نہیں مانتے۔ اس کے اشارے سے اوپر سے کوئی شعاع آئے کوئی چیز آئے، آدھا شہر جو ہے موت کی نظر ہو جائے باقی تو چپ کر کے مانیں گے ٹھیک ہے تو ہی اللہ ہے۔ خوف اور دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ بڑے بڑے مقدسین جلدی میں ہوں گے اعتراف میں کہ تو اللہ ہے۔

خواتین و حضرات بالکل بعینہ یہی واقعہ اس وقت پیش آیا جب بنو اسرائیل نے کہا ہم نہیں مانتے Allah can not evolve this thing, can not آپ کو پتہ ہے یہودیوں کی ایک موومنٹ تھی کبالہ، اس کا بڑا مشہور لطیفہ ہے کہ اتنے بدبخت ہیں یہ یہودی، اتنے بے عقل ہیں۔ آپ تو ان کو بڑا لائق سمجھتے ہو، بھئی شیطانیوں میں فراڈ میں فریب ذات میں کسی کے

Advance ہو جانے سے اس پہ عقل مند ہونے کا تو نہیں الزام لگتا۔تو یہودی اتنے بد بخت تھے کہ ان کے پیغمبر نے Judgement دی ہوئی ہے، موسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام نے Judgemnt دی ہے **"قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ" {البقرہ:67}** اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں میری تو یہ ساری قوم ہی جاہلوں کی ہے، ساری قوم ہی جاہلوں کی ہے۔تو ہوا اس طرح کہ جب انہوں نے کہا کہ ہم نہیں مانتے جی، یہ اللہ میاں تو ایسے ہی کوئی دیوتا ہے چھوٹی موٹی Powers والا، ادھر بڑے بڑے دیوتا ہیں،آمون را ہے جو ادھر، یہ جو بھیڑ بکریوں والا اپالو ہے جس کو بعل کے نام سے عرب یاد کرتے تھے۔ بڑے بڑے دیوتا What is so bigger quality about your God? اللہ میاں مجبور ہو گے،انہوں نے کہا اچھا یہ نہیں مانتے **"وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ" {البقرہ:55}** اللہ نے کہا! اچھا دیکھا اگر یہ نہیں مانتے ان میں سے تو آدھے ادھر کر دے آدھے اُدھر کر دے۔اس نے آدھوں کو ایک برق صاعقہ کا ورود ہوا آسمان چکا، آدھے بنواسرائیل غائب ہو گئے۔اب تو خدا ماننا ہی تھا۔رولا پڑ گیا بڑے بڑے اشراف آئے اے موسیٰ تو اپنی قوم کا بڑا موذی دشمن ہے تو نے ہمیں مروانے کیلئے (یہ کیا) ہم تیرے خدا کو مانتے ہیں، پلیز کچھ کر ہمارا، یہ تو ہمارے بھائی گئے بہنیں گئیں **"ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" {البقرہ:56}** پھر ہم نے ان کو لوٹا دیا زندگی کو تا کہ تم سوچو غور کرو۔اور ہمارا شکر بجا لاؤ۔

خواتین و حضرات تاریخ میں جو بہت ساری قومیں تباہ ہوئیں بہت ساری چھتیں اوندھی ہوئی۔ بہت سارے جو کنوئیں سوکھ گئے بہت ساری آبادیاں جو نظر خاک ہوئیں۔ویسے تو غالب نے بھی لکھا ہے مگر وہ اشراف پہ لکھا ہے

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہو گئیں

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں

یہ جو خاک میں گئے جو اللہ کے مارے ہوئے ان میں سے کوئی لالہ و گل میں نمایاں نہیں ہوا۔ یہ وہ

بدبخت ہے کیوں ایسے کرتا رہا؟ Question is very simple. کہ انسان کی تہذیب جو ہے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی، Debility of human race۔ ابھی آپ دیکھ لیجئے یورپ امریکہ کا نیا فساد ایسٹ اور ویسٹ کا نہیں ہے، Cold war کا نہیں ہے، مفادات کا نہیں ہے۔ آپ یقین کرو آج یہ بات یاد رکھنا ہو سکتا ہے پچاس سالوں کے بعد اخباروں میں بڑے بڑے اشتہارات لگے ہوں گے کہ پورا یورپ Battle of sexes کا شکار ہو گیا ہے The woman is not depeding on man for production and the man is not interested in woman. جو امراض وہاں پیدا رہے یورپ میں امریکہ میں Where there is democracy and sculrism. یہ بڑی بلائیں جو پیدا ہو رہی ہیں اس سے جو اگلی جنگ ہے وہ خواتین اور مردوں میں ہوگی۔ آپ کو پتہ ہے وہ جو Node ٹوٹیں گے، وہ معاشرتی معاہدہ ٹوٹے گا، جب وہ عمرانی معاہدہ جائے گا تو اگلی جنگ جو ہے اس کو ہم Feel کر سکتے ہیں کہ عورتیں علیحدہ اپنی بقا کے لیے ہوں گی اور مرد اپنی بقا کے لئے الگ ہو جائیں گے اور یہ Battle of gender شروع ہو جائے گی۔ یہ پہلے بھی ہوا۔ اگر خدا اس عنصر کو بیچ میں سے نہ ہٹا دیتا، اگر ان لوگوں کی Continuity ہوتی تو Even the most natural end of those civilizations was death. اور پہلے ختم ہو جاتیں۔ تو خداوندِ کریم نے اس سے پہلے کہ بیا سورِ حیات تو بقائے انسان آگے بڑھتا بہت ساری Civilizations کو درمیان میں ختم کیا تاکہ کاروانِ حیات آگے بڑھتا رہے، یہ Civilization آگے بڑھتی رہے۔ آج بھی خواتین و حضرات اگر ہم نے واپس پلٹنا ہے What is the problem with democracy? آج مقابلہ کس کا ہے مذہب کے ساتھ؟ سیکولرازم اور ڈیموکریسی۔ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ Secularism is an illegitimate child of religion. ایک طرف بحران یہ آیا کہ مذہب ان لوگوں کے ہاتھ میں چلا گیا جنہوں نے مدرسوں کے دیوار سے آگے کبھی جھانک کے نہیں دیکھا کہ دنیا کیا کر رہی ہے۔ ان کے علوم کی معرفت محدود تھی۔ پندرہ سو سال سے ہم کبھی رازی کا نام لے رہے ہیں

کبھی فارابی کا لے رہے ہیں کبھی فلاں ہمیں پتہ ہی نہیں لگتا کہ دیکھو حضرت ابن عباسؓ کا ارشادِ گرامی تھا القران یفسرہ الزمان، کسی نے پوچھا کہ آج تو آپ زندہ ہو آپ سے ہدایت طلب کر رہا ہوں کل کیا ہو گا؟ فرمایا القران یفسرہ الزمان ہر زمانہ قرآن کی اپنی تفسیر کرے گا۔ Most of the religious organizations ایک بڑے فتنے کو ہوا دے رہی ہیں، یہ دنیا کا علم ہے یا اللہ کا علم ہے But how do you divide this کیا خدا نے یہ تقسیم کی ہوئی ہے کہ یہ دنیا کا علم ہے اور یہ دین کا علم ہے۔ ان آپ اگر اللہ کو دیکھو تو آپ کو مطلب بھی سمجھ آ جائے گا کہ ہم ادھورے ادھورے لوگ ہیں، آدھے آدھے ذہن ہیں۔ اللہ کی پسندیدگی کا معیار دیکھو جب اس نے کہا کہ میرے یہ پسندیدہ لوگ ہیں تو اس نے بڑی وضاحت سے کہا **"اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَاماً وَقُعُوداً وَعَلٰی جُنُوبِہِمْ"** ایک شرط تو یہ رکھی کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اپنے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور دوسری شرط یہ رکھی **"وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ" {آلِ عمران: 191}** اور زمین و آسمانوں کی تخلیقات پر غور کرتے ہیں۔ ہاپکس غور کر رہا ہے، بڑی مدت سے کر رہا ہے بیچارہ، بہت سارے تھیسر دے بیٹھا ہے۔ واٹسن نے کی ہے Double Helix پہ کر بیٹھا ہے۔ اتفاق یہ ہوا کہ پہلی بات ہمارے پاس رہ گئی دوسری ویسٹ کے پاس چلی گئی **"وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ"** تو ادھر چلی گئی اور ہمارے پاس وہ بھی نہیں رہی پوری طرح کہ **"اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَاماً وَقُعُوداً وَعَلٰی جُنُوبِہِمْ"** کھڑے بیٹھے کروٹوں کے بل اللہ کی یاد بھی ہاتھ سے چلی گئی۔ یہ ایک بہت بڑی Tragedy تھی۔ آپ مذہب کو کاہے کا الزام دیتے ہو؟ مذہب ہو گا تو اس کو الزام دو گے ناں۔ دیکھو آپ کی سوسائٹی میں مذہب ہو گا تو الزام دو گے۔ مذہب آپ کو یہ Values سکھائے گا جس پہ آپ کاربند ہو تو ہی اس کو الزام دو گے۔ مذہب اسی فیصد داخلی نیات کا نام ہے اور بیس فیصد عمل کا نام ہے۔ ایک انگریز مفکر ہیں۔ دیکھیں بات کسی مسلمان نے نہیں کی یہ کسی فقیہ نے نہیں کی۔ کسی سکول کے Head نے نہیں کی۔ کسی شیخ العرب والعجم نے نہیں کی۔ حیرانی کی ایک بات ہے کہ ایک Orientalist نے کی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کا

تمام مذہب جو ہے۔ Only 20% of the whole religion is based on the Quran وہ کہتا ہے اگر پورا law آپ Islamic law دیکھو تو پورے اسلامی شرعی law کی بنیاد 20% قرآن پر ہے اور 80% حدیث پہ ہے۔ اب خواتین و حضرات Suppose ایسے گروہ آپ کے مکتبہ فکر کے پیدا ہو جائیں جو حدیث کو ہی نہیں مانتے، قولِ رسول ﷺ کو نہیں مانتے۔ مجھ سے کسی نے پوچھا آپ کے نزدیک حدیث کی کیا حیثیت ہے؟ میں نے کہا کہ کیا ہو سکتی ہے میرے پاس تو قرآن پہ شہادت ہی ایک ہے حدیث! میرے پاس تو دوسری شہادت ہی کوئی نہیں ہے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ اللہ کی کتاب ہے، مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ یہ قرآن ہے۔ میں نے تو یہ دیکھا کہ ایک صادق اور امین کی زبانِ مبارک سے دو باتیں نکلیں ایک کے بارے میں اس نے کہا یہ قرآن ہے۔ ایک کے بارے میں کہا کہ یہ میری بات ہے۔ اس کے علاوہ تو زمین و آسمان میں قرآن کے حق میں کوئی شہادت ہی نہیں۔ آپ کہتے ہو حدیث کی حقیقت کوئی نہیں۔ اگر حدیث کوئی نہیں تو قرآن تو سرے سے غائب ہے، اللہ بھی غائب ہے۔ بھائی چالیس برس سے اللہ میاں نے اتنی محنت کی اپنے بندے کو صادق و امین کہلوانے میں حتیٰ کہ یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ مذاقاً بھی کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے، ظرافت میں بھی کبھی نہیں۔ اتنی سچائی کے بعد آخر آپ حیران نہیں ہوتے کہ کیوں اتنی سچائی؟ کون سا ایسا شخص ہے جو زندگی میں کبھی ادھر سے ادھر Statement mix up نہ کر دے۔ وجہ یہ کہ قرآن نے آنا تھا۔ اگر ایسی Absolute سچائی کی Authority نہ ہوتی تو لوگوں کو شبہ ہوتا کہ فلاں جگہ حضور ﷺ نے اس سے یہ مراد لیا ہے تو ہو سکتا ہے قرآن سے بھی کوئی اور کتاب مراد ہو۔ اس Absolutism of expressions of truth میں قرآن Establish کیا کہ چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہ اللہ کا کلام ہے تو یقیناً یہ اللہ کا کلام ہے اس کے علاوہ کوئی Argument ہمارے پاس نہیں ہے۔ آپ سمجھو کہ آپ کو عربی آتی ہے تو آپ کہیں اس کا عربی کا ابلاغ بڑا اچھا ہے۔ کوئی غیر عرب اس دلیل پہ کھڑا نہیں ہو سکتا کہ اس کی عربی اچھی ہے قرآن کی۔ اس لیے ہے یہ بالکل ناقص دلیل ہوتی ہے۔ صرف وہ فردِ واحد ہے جس کی سچائی جس کی صدق افزا زبان نے ہمیں بتایا

کہ یہ قرآن ہے اور میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔ And we believe in him! and we believe in him, when we start believing in him then we start studying Quran in a different sense جب ہمیں یقین ہو کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ کبھی آپ کو خیال آیا، دیکھو کتنی عجیب سی بات ہے لوگ کہتے ہیں خدا کو دیکھا نہیں خدا کا ثبوت کوئی نہیں خدا کو پایا نہیں جا سکتا

بیٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تو نے اے واعظ

خدا ہی کیا ہے جو بندوں سے اعراض کرے

بڑی دور ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کبھی آپ کو احساس ہوا کہ اتنی بڑی کتاب سارے اللہ کے لفظ ہیں، ایک ایک لفظ ایک ایک زیر اور زبر اللہ کی ہے۔ کبھی آپ کو حیرانی نہیں ہوئی کہ جس اللہ کے بارے میں Logical Positivist کہتا ہے، Ayer کہتا ہے کہ There is no data about God therefore, God is nonsense. کیا قرآن ڈیٹا نہیں ہے؟ کتنا آسان ہے خدا کا انکار کرنا۔ کتنا آسان ہے خدا کو ماننا۔ میں دو حرفوں میں دو فقروں میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ کتنا آسان ہے خدا کو ماننا اور کتنا آسان ہے اس کا انکار کرنا۔ دیکھو Man makes a thousand mistakes but still remains a man. انسان اگر ساری غلطیاں بھی کرے تو وہ اپنے درجہ انسانیت سے گرتا نہیں ہے۔ انسان وہ رہے گا چاہے آپ اس کو کہو درندہ صفت انسان چاہے کہو سرکش اور ظالم انسان رہے گا انسان مگر اگر خدا ایک غلطی کرے تو خدا نہیں رہتا۔ ایسے خدا کو کون مانے جو میری طرح غلطی پہ غلطی کیے جاتا ہے اگر آپ کو شبہ ہے کہ وہ نہیں ہے۔ تو آپ پورا زور لگا کر قرآن میں سے ایک غلطی نکالنی ہوگی اینڈ دیٹس آل۔ Just one mistake scientfic mistake historical mistake or social mistake. ایک غلطی نکالنی ہے صرف ایک غلطی اور پھر بالکل آزادی۔ پچھلے پچاس برس سے میں دیدے کھول رہا ہوں کوشش کر رہا ہوں، ماننے کے باوجود اس چکر میں ہوں شائد کسی جگہ غلطی نکل آئے تو میں بھی آزاد ہو جاؤں مگر افسوس میری حسرت تو پوری

نہیں ہوتی۔ مجھ سے بڑے بڑے Intellectual موجود ہیں ذرا کوشش کر کے دیکھ لیا مگر یہ کبھی نہ کرنا Lesser knowledgeability کی رسائی قرآن تک نہیں ہوتی۔ پڑھنا اور ہے سمجھنا اور ہے، غور وفکر کرنا اور ہے۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے بڑی خوبصورت بات کی تھی، انہوں نے کہا کہ قرآن کے ہر لفظ کا ایک ظاہر ہے پھر اس ظاہر کا ظاہر ہے، قرآن کا ایک باطن ہے پھر اس باطن کا ایک باطن ہے۔ بڑی سادہ Statement ہے کوئی حیران کن نہیں ہے۔ فرمایا کہ قرآن کی کم از کم چار Diminations of understanding ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی کم سے چار Dimension of understanding ہیں۔ ایک Dimension common understanding کی ہے۔ ایک Special understanding کی ہے۔ ایک Dimension جو ہے Simple اور Face پر ہے۔ ایک Dimension اس کی گہرائی میں ہے۔ جیسے ابھی میں نے آپ کو مثال دی **"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" {البقرہ: 179}** ایک Personal اور Local ہے۔ اور ایک External اور دوسری Eternal ہے۔

خواتین وحضرات! یہ وہ اصولی باتیں ہیں۔ یہ وہ Practical حقائق ہیں کہ مذہب انسان کی Progress بڑھاتا ہے۔ اب کیا ہوا ہے؟ آج کے دن میں کیا ایسا ہوا ہے کہ آپ مذہب کو Decadent سمجھ لیں۔ کیوں سمجھ لیں؟ Why?let's find out کہ جی Scientific progress کے ساتھ Religion نہیں جا سکتا ہے۔ یہ وجہ ہے؟ آپ ثابت کر سکتے ہو، کہیں کہہ سکتے ہو کہ اللہ بجلی کے بلب کے خلاف ہے یا پھر اللہ Atomic discoveries کے خلاف ہے۔ آپ کہیں کچھ نکالو تو سہی۔ اب قرآن تو سامنے ہے Try to understand and know کہ یہ سارے تعصبات جو ہیں کسی احمق انسان کے تخلیق کردہ ہیں۔ اللہ تو اس سے ایڈوانس گیا ہوا ہے، اللہ زمانہ پورا کر چکا ہے، اللہ انسان کی زندگی تمام کر چکا ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے **" أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ " {الملک:14}** تمہارا خیال یہ ہے کہ اکیسویں صدی میں اللہ کو پتہ نہیں ہے کہ انسان نے کیا Progress کرنی ہیں اگر اس کو Past کا پتہ

ہے جب آپ موجود نہ تھے۔ اگر اس کو Present کا پتہ ہے تو اس کو یہ نہیں پتہ کہ مستقبل کیا ہے۔ ایک بڑے اچھے مفکر نے ایک جملہ بڑا اچھا لکھا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ اس مصنف اور ناول نگار کی طرح ہے جس نے ایک کتاب کا یا ناول کا پہلا Chapter لکھ کر Audience کو پیش کر دیا کہ باقی تم خود ہی بھر لو۔ ایسا کبھی ہوا ہے؟ ایسا کوئی مصنف دیکھا ہے جو دو صفحے لکھ کے Public کو کہے کہ باقی ناول تم خود ہی پورا کر لو۔ خدا یہ سارے کام پورے کر چکا ہے اور اس نے قرآنِ حکیم میں بڑی وضاحت سے یہ کہا ہے کہ **"وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ"** زمین پر ایسا کوئی ذی حیات نہیں ہے، کوئی ذی حیات نہیں ہے کہ جس کی زندگی **"إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا"** کہ تمام ذی حیات کے رزق کا دارومدار ہم پر ہے۔ اللہ کہتا ہے **"وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا"** اور ایک ایک پل ایک جگہ ایک ایک منٹ Noted ہے کہاں رکنا ہے کہاں جانا ہے کہاں ٹھہرنا ہے ہمالیہ کی چوٹی تک پہنچنا ہے یا زمین کی Depth میں جانا ہے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ ایک بڑی سکیم میں لکھ دیا ہے جسے آپ لوحِ محفوظ کہتے ہیں **"كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ"** {حود:6} ویسے بھی بڑا Logical ہے کہ کوئی شہر آباد کرو کوئی Building بناؤ تو پہلے نقشہ تو بنانا پڑتا ہے پھر اللہ نے نقشہ بنایا یہ لوحِ محفوظ میں ہے۔ یہ Master plane of this universe Master plan of this earth. اس ماسٹر پلان میں جو کچھ اس زمین میں ہونیوالا تھا، ہو رہا تھا، ہو چکا تھا۔ سارا کچھ **"كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ"** {حود:6} ہم نے Details لکھ دیں گھر لکھ دیے زندگی لکھ دی رزق لکھ دیا پیشے لکھ دیے زمانہ آخر اور پھر آخر بھی لکھ دیا **"إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (1) وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا (2) وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (3)"** {الزلزل} اس نے لکھ دیا کہ یہ زمین اس حد تک جائے گی اور قیامت یعنی اس کا End اس طرح ہوگا۔ اس نے لکھا ہے **"الْقَارِعَةُ (1) مَا الْقَارِعَةُ (2) وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ (3) يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ (4)"** {القارعه} یہ سارا کچھ اس نے پوری کی پوری آیات میں آپ کو ایک Visible picture دے دی ہے کہ اس زمین میں اس Intellectual نے اس ایسٹ اور ویسٹ نے کہاں تک جانا ہے پورا۔ مگر ایک چیز بیچ میں

رہ گئی یہ خواتین و حضرات آپ کے ساتھ میں Share کروں گا کہ مذہب نے انجام تو لکھ دیا مگر ایک چیز Exceptions میں رہی۔ یہ میرے رسول ﷺ کا قول مبارک ہے۔ یہ میں نے کسی زمین کے Intellectual سے بات سنی نہیں ہے، نہ Imagination میں آ سکتی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ وہ انسانِ کامل محمد رسول اللہ ﷺ تعلیم میں بھی مکمل تھے، ہمارے ماں باپ بھی ان پہ قربان اور ہم بھی ان پہ قربانی کا شرف حاصل کریں۔ انہوں نے ایک عجیب بات ارشاد فرمائی۔ حالانکہ قرآن تو لکھ بیٹھا ہے۔ فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ دنیا کی عمر آدھا دن اور بڑھا دے۔ تو پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آدھا دن کتنا؟ فرمایا پانچ سو برس۔ دیکھا آپ نے What your Prophet knows nobody else knows. ہو سکتا ہے اس نیکی میں ہم چل ہی رہے ہوں، یہ کہا نہیں جا سکتا۔ I am very doubtful about this fact. یہ پانچ سو برس وہ تو نہیں ہے جو Extended ہیں اور اللہ میاں نے شائد کچھ مہربانی فرمائی ہو۔ قیامت تو اپنی جگہ قائم ہے مگر یہ پانچ سو برس تو نہیں جا رہے کہیں ہمارے This is very doubful to think. مگر اگر وہ قائم جا رہا ہے تو آپ خوش نصیب ہو کیونکہ اللہ دنیا چھوڑے گا نہیں۔ لیبارٹری نے فنا ہونا ہے Decadent ہونا ہے، فرسودہ ہونا ہے، صرف ایک وجہ سے قائم ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ آخر کہاں تک دنیا جائے گی؟ کہاں تک؟ فرمایا جب تک زمین پہ ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا شخص موجود ہے دنیا قائم رہے گی، قیامت نہیں آئے گی۔ اگر سات ارب میں سے ایک بھی اللہ کو ماننے والا موجود ہے تو دنیا قائم رہے گی۔ اب آپ سوچ رہے ہو کہ مذہب کیا Imagination کرتا ہے اس سوسائٹی کی Progress میں؟ آپ کے پاس حدیث موجود ہے کہ یہ انسان اور تم مسلمان وہی حرکتیں کرو گے جو پچھلی قومیں کر چکی ہیں اور تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ تم بھی انہی رستوں پہ چلو گے اگر انہوں نے سانپ کے بل میں ہاتھ دیا تم بھی دو گے اگر انہوں نے گوہ کے بل میں ہاتھ دیا تو تم بھی دو گے اگر انہوں نے کسی پستی کو چھوا تو تم بھی چھوؤ گے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے Warn کیا کہ جب چالیس برس آخری خلافتِ مہدی کے گزریں گے ایک Total decadent انسانوں کا شروع ہو جائے گا۔ اس

میں مالیات نہیں شامل Economic Systems نہیں شامل، اللہ میاں کو Economic Systems سے کیا لینا دینا ہے، یہ آپ کے اپنے ذہن کی پیداوار ہے، اپنی اپنی Frictions کو دور کرنے کے لیے ورنہ Functional System کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں بنتا۔ اللہ کے سسٹم ذرا Different ہیں۔ یہ آپ کے Created systems ہیں جن پہ آپ کی معیشت اور معاشرت کی بنیاد ہے۔ اللہ کے ہاں بالکل System واضح ہیں خدا کہتا ہے میں بھوکے ننگوں کو نہیں مارتا۔ پاکستان کے حق میں جو واحد مجھے اچھی بات لگی ہے کہ ہم سب بھوکے ننگے ہیں اللہ نہیں مارے گا ہمیں۔ خداوند کریم نے ایک معیار رکھا ہوا ہے مارنے کا اور اس نے کہا کہ میں ہلاک نہیں کرتا سوائے اس کے کہ قوموں کی معیشت حالتِ عروج پہ نہ ہو۔ وہ کہتا ہے میں صرف ان بستیوں کو مارتا ہوں جو اپنی معیشت پہ اترا رہی ہوتی ہے جو بڑے ناز پہ ہوتی ہے کہ ہم دنیا کی امیر ترین قومیں ہیں جو اس ناز میں ہوتی ہیں کہ ہم غربت کے صحراؤں میں سے اٹھ کے اب آسمانوں کی رفعتوں کو چھو رہے ہیں۔ وہ Hanging Gardens of Babylon کو تباہ کرتا ہے۔ غریب آدمی کو کیا اس نے مارنا ہے اس کے پلے ہی کیا ہے جو مارے گا۔ اس نے ابھی آزمایا ہی نہیں آپ کو تو مارے گا کیا؟ کل جب آپ کی زمین سونا اگلے گی، آپ کو پتہ ہے اللہ میاں نے ابھی تک آپ کو آزمایا ہی نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کو کثرت سے آزمایا ہی نہیں ہے، فراخی سے آزمایا ہی نہیں ہے You are a very lucky people very very lucky people. جب سے پاکستان بنا ہے ہم تو گرسنگی کے میدانوں میں سفر کرنے والے ہیں، بھوک اور افلاس میں سے گزر رہے ہیں۔ ابھی تو ہماری آزمائش ہوگی۔ ڈرو اس وقت سے جب خدا آسانیاں کر دے۔ جب بہت آسانیاں کر دے آپ بھی امریکن کی طرح اتراؤ گے برٹش کی طرح ناز کرو گے تب آپ کی آزمائش شروع ہوگی۔ مگر ایک بات غور سے سنو۔ آخری بات عرض کر رہا ہوں کہ پروردگار کوئی Sadist نہیں ہے، کوئی اذیت رساں نہیں ہے۔ اس کی ابتدا و آخر محبت اور رحمت پہ ہے۔ وہ ایک جملے میں تمام Approach واضح کر دیتا ہے اگر آپ اس کے ساتھ Proper approach نہیں رکھتے تو یہ آپ کا قصور ہے اس کا نہیں ہے۔

دیکھو میں قرآن کی ایک آیت پڑھتا ہوں مجھے عجیب مزا سا اس میں آتا ہے، عجیب انداز اللہ نے اپنایا ہے، بڑا Personal **"مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ"** کہتا ہے **"مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ"** ہمیں کیا پڑی تمہیں عذاب کرنے کی۔ دیکھا انداز اس کا، کہتا ہے اوئے نیک بختوں اوئے میرے بندوں مجھے کیا پڑی ہے کہ عذاب کروں **"مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ آمَنْتُمْ" النساء: 147** اگر تم مجھے یاد کرنے والے ہو۔ ایمان والے ہو تو مجھے کیا پڑی کہ عذاب کروں۔ اب آپ اصول سمجھ گئے ہو۔ اصول بڑا سادہ سا ہے۔ اسے یاد کرو شکر کرو، عذاب سے آزاد ہو جاؤ کیونکہ صاف کہہ جو رہا ہے اگر تم مجھے یاد کرنے والے ہو مجھ پہ ایمان رکھتے ہو تو **"مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ"** تو مجھے کیا پڑی ہے تمہیں عذاب کروں۔

خواتین و حضرات! اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے اللہ پر گمان اچھا رکھو اور خاص طور پر مرتے وقت بڑا اچھا رکھو اور جس گمان پہ تم مرو گے اسی گمان پہ آگے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک ولی اللہ تھے۔ یہ جو آپ کے ہاں ملاں لگے رہتے ہیں ڈر کے مارے ملائکہ کی سوٹیاں، خوفناک قسم کے چیڑ پھاڑ کرنیوالے درندوں کے تذکرے۔ مذہب لگتا ہے جس طرح ٹارچر سیل ہو سی. آئی. اے. کا۔ اگر آپ مولوی کی زبان سے دیکھو اں تو مذہب سی. آئی. اے. کا ٹارچر سیل لگتا ہے اور یہ سارے خوف سے مارے ہوئے Guilt پیدا ہو رہا ہے گھبراہٹیں ہو رہی ہیں اور پسینے چھوٹ رہے ہیں۔ زیادہ تر لوگ بدقسمتی سے اللہ کی طرف بڑھتے ہیں تو Guilt سے بڑھتے ہیں احساسِ جرم سے بڑھتے ہیں۔ او نیک بختوں احساسِ جرم کاہے کا؟ احساسِ محبت سے کیوں نہیں بڑھتے، پیار سے کیوں نہیں جاتے۔ جب وہ تمہیں کہہ رہا ہے کہ میری طرف کی Approach خوف کی نہ رکھو۔ وہ بڑے ولی تھے ڈرتے ڈرتے مر گئے۔ کسی نے بعد میں دوسرے ولی نے پوچھا کہ میاں کیا بنی؟ کہتا ہے اللہ نے اپنے حضور پیش کیا، تیوری چڑھی ہوئی تھی، بولے تمہیں مجھ سے ڈرنا ہی آتا تھا تمہیں میری کوئی اور چیز اچھی نہیں لگی اب یہاں بھی ڈرتے رہو، سمجھے ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پہ گمان اچھا رکھا کرو اور یہ دعا ارشاد فرمائی کہ **"اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِنَا"** کہ اے اللہ مرتے وقت میرا ایمان سلامت میری اچھی

Approach سلامت رکھنا۔ بہت خوبصورت اس نشست کی آخری حدیث آپ کی نذر کرتا ہوں۔ جب یہ باتیں رسول اللہ ﷺ کی شروع ہو جائیں ناں تو میرا خیال ہے قابو رہتا ہی نہیں ہے۔ اتنی خوبصورت باتیں جن کا تصور ہی نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا نرم رہا کرو۔ جس چیز سے نرمی نکل جائے وہ بدصورت ہو جاتی ہے، جس چیز میں نرمی شامل ہو جائے وہ خوبصورت ہو جاتی ہے۔ تو ایک اعرابی آیا خدمت سرکار میں آیا اور پوچھا یا رسول اللہؐ قیامت کا حساب کون لے گا؟ فرمایا اللہ۔ ہنسا اور ہنس کے چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہائیں اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے بھئی؟ دوڑو ذرا اس کو بلا کے لاؤ۔ اس کو بلا کے لائے اور پوچھا میاں اس میں ہنسے کیوں تم؟ کہتا ہے یا رسول اللہ ہم نے زندگی میں دیکھا ہے کہ جب کوئی عالی ظرف حساب لیتا ہے تو نرم لیتا ہے۔ اللہ سے زیادہ عالی ظرف کون ہوگا۔ فرمایا دیکھو اس بدو کا گمان اللہ پہ کتنا خوبصورت ہے۔

وماعلینا اللبلاغ مبین

سوال و جواب

س: سر پہلا سوال موجودہ دور کے ایک عظیم مفکر اور دانشور عبید اللہ بیگ صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ آپ کے تھیسز کے مطابق انسانی نسل کا ارتقاء اور بتدریج مرحلہ وار مختلف Ages میں ہوا لیکن آدم کے تصور آفاقی میں تو کسی Homo Sapien کا تصور نہیں ملتا اور نسلِ انسان کا آغاز براہ راست حضرت آدمؑ سے ہوا، برائے مہربانی اس پہ مزید روشنی ڈالیں۔

ج: اصل میں یہ ایسا موضوع ہے کہ Darwinian concept سے لے کر Origin of species سے لے کر آپ کو Parallel چیزیں نظر آئیں گی قرآن حکیم میں۔ ایک طرف Special creation کی تھیوری نظر آئے گی، ایک طرف آپ کو Biological evolution کی تھیوری قرآن شریف میں نظر آئے گی **"ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُن شَیْئاً مَّذْکُوراً "{الدھر :01}** بلا شبہ گزرا ہے انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت گزرا کہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا **"اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِیْعاً بَصِیْراً "{الدھر :02}** ہم نے پھر انسان کو دوہرے مخلوط جرثومے سے پیدا کیا۔ اب اگر یہاں دیکھیں تو آپ کو پہلی Stage تخلیق کی نظر آتی ہے وہ

کی ہے۔کہ جب ہم نے انسان کو دھرے نطفے سے پیدا کرنا شروع کیا تو یہ دو Single cell کاتناتی Stagesیا زمین کی دوہری Stages کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ پہلی سٹیج Singular cell کی ہے، قابلِ قدر شے نہیں، جس کے بہت پرانے جو آشنائے فطرت ہیں جو سائنسدان ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے انسان کسی الجی کی شکل میں کسی معمولی سی کائی کی شکل میں زمانے میں کسی چیز کے ساتھ وابستہ ہوا ولین جرثومہ حیات کی شکل میں جب انسان بنا۔ اور پھر اللہ کہتا ہے کہ میں نے اسے دوہرے نطفے سے پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اگر آپ غور کریں تو اس پہلے جرثومے کی شکل اب بھی ہمارے جسم میں موجود ہے جسے آپ Amoeba proteus کہتے ہیں یا جس کی وجہ سے Amoebic dysentery وجود میں آتی ہے، ایک Singular cell ہے۔ اور ایک دور زندگی کا ایسے گزرا ہے جو Sigular سے سٹارٹ ہوا اس میں Paramecium بھی ہے Amoeba بھی ہے اور یہ Single cell ہے"**إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ**" **{الدھر :02}** پھر ہم نے دوہرا کر دیا۔ نطفہ Male اور Female جدا ہونا شروع ہو گئے۔ Negative اور Positive کا امتزاج شروع ہوا مگر کیا ابھی اس کو کسی طریقے سے انسان کہا جا سکتا تھا؟ نہیں۔ کیونکہ قرآن پہلے کہہ چکا ہے کہ نا قابلِ ذکر شے تھا فرمایا "**نَّبْتَلِيهِ**" ہم نے پھر اسے آگے بڑھایا جانچ پرکھ کے لیے آزمائش کے لیے دیکھنے کے لیے کہ یہ جرثومہ حیات جو ہم نے بڑی Specially تخلیق کیا تھا یہ آگے جا کے کیا کرتا ہے "**نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا**" **{الدھر :02}** تو آپ حیران ہوں گے کہ خدا کہتا ہے کہ میں نے پہلے اسے سماعت کے Systems دیئے پھر اس کو بصارت کے Systems دیئے۔ بصارت ایک پیچیدہ عمل تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت بھی اس ابتدائی حیات کے نمونے اب بھی ہمارے اندر موجود ہیں "**نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا**" **{الدھر :02}** ایک Naturally question پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب انسان اس قابل ہو گیا تھا یعنی جرثومہ اول کی حیثیت سے پھر یہ مخلوط جرثومے کی حیثیت سے؟ پھر اس کے باقی Systems develop ہوئے۔ سماعت کے Systems develop ہوئے پھر

بصارت کے Systems develop ہوئے تو کیا یہ اس قابل ہو گیا تھا کہ اس کو ہم آدم کہہ سکیں؟ نہیں۔ ابھی بھی نہیں ہوا تھا۔ اللہ کہتا **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ"** اب ہم نے اس کو رستہ دیا عقل دی روشنی دی ہدایت دی۔ اس کے بعد ہم نے اس پہ Test لاگو کر دیا **"إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا" {الدھر: 03}** چاہو تو ہمیں مانو چاہو تو ہمارا انکار کر دو۔

خواتین و حضرات! بظاہر سب سے بڑی جو Dichotomy faith میں اور Sciences میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اوپر سے اترا ہوا انسان کون ہے اور زمین سے ابھرتا ہوا انسان کون ہے اور کہاں ان کا وصال طبعی ہوتا ہے؟ تو جیسے میں نے آپ کو پہلے لیکچر کے آغاز میں کہا اوپر تو آدم ایک Spiritnal prototype تھا اور نیچے ایک Physical prototype تھا۔ جب مقصودِ خاطر ہوا صاحبِ کائنات کو تو انہوں نے اوپر کے Prototype کو نیچے اترنے کا حکم دیا **"وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ" {البقرہ:36}** اگر آپ غور کریں آج بھی یہی ہوتا ہے آج بھی، اگر آپ کو حدیثِ رسول ﷺ یاد ہو کہ روح ایک سو بیس دن کے بعد انسان کے بدن میں ڈالی جاتی ہے۔ ایک فزیکل ہیولا یا باڈی فیکٹر وہ تو نیچے موجود ہوتا ہے یا وہ Physically ماں کے پیٹ میں بنتا ہے۔ مگر حساب و کتاب کے لیے وہ جس کو اللہ نے کہا **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ"** Capacity of thought transfer کرنے کے لیے Judgment transfer کرنے کے لیے ایک سو بیس دن کا توقف برتا جاتا ہے پھر روح آسمانِ بالا سے اس میں منتقل کی جاتی ہے۔ بظاہر اب قرآن میں کہیں بھی ابتدائی انسان کو آدم نہیں کہا انسان کہا ہے۔ آدم اس نے اس کو کہا ہے کہ جو Spiritual prototype آسمان پہ Built ہو رہا تھا۔ دونوں کے Mix up کے بعد یہ بنی آدم بھی کہلاتے ہیں، انسان بھی کہلاتے ہیں اور یہیں سے ساری Progress جو ہے آگے شروع ہوتی ہے۔ Till the body was not up to the expectation, till the humain body was not fit enough. اگر آپ غور کرو تو جب پرانے Hominids کو دیکھتے ہیں تو

جس پہ The first ever creation. ہے۔ یہ انحراف شروع ہوا ہے Primates
انسان ہونے کا گمان ہوتا ہے وہ Primates ہیں، یہ 80 کروڑ سال تک ہیں۔ First
ever being جن پہ گمان ہوتا ہے کہ یہ انسان ہو سکتے ہیں یا ہو سکتے تھے یہ
Primates ہیں۔ Primates کے بعد ہم Hominids ان کو آگے بڑھ کے اس لیے
کہتے ہیں کہ ان کا کچھ نہ کچھ سراپا جو ہے انسانوں سے ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

خواتین وحضرات! آج بھی اگر آپ خوابوں میں دیکھیں تو آپ کو بڑا بدوضع سی
Figure نظر آتی ہے۔ چلیں اس کو بھی چھوڑ دیجئے جو آپ آج کل انگریزی Alien فلمیں بنا
رہے ہیں۔ جتنی بھی فلمیں بن رہی ہیں تو آپ نے دیکھا ہوگا انڈے جیسے لمبوترے سر آگے بڑھتے
ہوئے جب ہم انسانی Progress دیکھتے ہیں تو برین کی یہ Formations سیل کا یہ
Attitude ہمیں مدتوں سالہا سال نہیں صدیوں میں نظر آتا ہے۔ انسان اسی طرح
Develop ہوتا چلا آتا ہے۔ اور اس میں ہمیں کوئی ایسی چیز نہیں نظر نہیں آتی جس سے ہم اسے
انسان کہہ سکیں۔ یہ اتنا Specific Process ہے کہ Neanderthal Human
being میں اگرچہ دماغ زیادہ ہے۔ اگرچہ Neanderthal میں دماغ زیادہ ہے
Homosapien سے اس کے باوجود یہ انسان کے لیے Qualify نہیں کرتا۔ بلکہ بالکل
خاص چیز ہے جو Transfer کرتا ہوا بالآخر انسانِ مکمل میں اور اوپر سے آدم کے لیے تیار ہو رہا
ہے جیسے ہم Only Only after the fourth ice age دیکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے
کہ ابتدائی حیات کی افزائش کو قرآن میں اللہ تعالیٰ اس طرح بیان کرتا ہے کہ میں نے انسان کو
زمین سے اگایا تو لفظ نبات استعمال کرتا ہے کہ جس طرح باقی چیزوں کو اگایا میں نے زمین سے
انسان کو اگایا۔ مگر جب Special creation بنایا تو It was a combination of
the psychic and physical اور یہ دونوں وجود آج بھی اس میں ایک
Interference جاری ہے کہ وجود زمین پہ بن رہا ہوتا ہے اور ارواح آسمان سے آ رہی ہوتی
ہیں۔ اگر ایک Spiritual , Psychic اور عقلی وجود ہے تو ایک Physical اور

وجود ہے۔ دونوں کے مل جانے سے آج کا انسان بھی بن رہا ہے اور پچھلا انسان بھی Material بن رہا تھا۔

س: Sir, you mentioned that after giving the artificial intelligence to humans Allah Said چاہو تو میرا اقرار کرو چاہو تو انکار کرو then why so many nations had been destroyed?

ج: Well, I must say it is a matter of understanding. فرض کرو ایک شخص ہے میں اسے کہتا ہوں یہ میرا ایک Message ہے یہ آپ لاہور تک پہنچا دو۔ میں اسے پیسے دیتا ہوں کہ فلاں ہوٹل میں ٹھہرنا آسانی آسائش سے بضرورت پڑے وقفہ لگے ایک آدھ فلم بھی دیکھ لینا رات کو جا کے کسی اچھے سینما میں۔ کھانا اچھی جگہ کھانا بیمار نہ پڑ جانا کہیں اور آسائش میں دو چار باغات کی سیر بھی کر لینا لیکن یہ Message ضرور پہنچا دینا۔ اب وہ صاحب آ جاتے ہیں میرے پاس کوئی ہفتہ ایک گزارنے کے بعد، کہتے ہیں بڑا Enjoy کیا Lahore is wonderful city, I found so many beautiful things کمال کا ہے جی، شالیمار باغ کا تو جواب ہی کوئی نہیں۔ پھر بتاتا ہے کہ فلاں پلازہ میں فلم میں نے دیکھی۔ اب میں اس انتظار میں ہوں کہ یہ شریف آدمی مجھے کہے کہ میں نے Letter deliver کر دیا۔ آخر میں جا کے ارشاد فرماتے ہیں صاحب کہ میں نے سارا وقت بہت ہی Enjoy کیا، افسوس I could not deliver the letter تو پھر آپ سوچو میرا حال کیا ہوگا۔ جتنا جبر و قدر ہے یہ Protocol ہے اور اللہ کا کوئی جبر انسان کے مخالف نہیں ہے۔ جبر کی دو تعریفیں ہیں۔ ایک بہت اچھی اطالین فلاسفر نے دی ہے اور ایک میں اپنی طرف سے آپ کو آج پیش کر رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ جبر جو ہے اس کا مطلب ہے کہ ایک لمحہ، زمانہ کو ایک جگہ میں قید کرنا۔ اگر یہ جگہ نہ ہو یہ زمانہ نہ ہو اس ٹائم کو قید نہ کیا جائے تو ہم زمانے میں کسی سے کبھی مل ہی نہیں سکتے۔ تو جبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت کو ایک

Situation میں ایسے ہوا کہ وہ آپ کے لیے ایک Beneficial یا نقصان دہ یا کوئی Situation بن جائے ، ایک واقعہ بن جائے۔لیکن میرے نزدیک تھوڑی سی Different بات ہے۔میرے لیے جبر ایک آسان سی چیز ہے اگر آپ سمجھنے کی کوشش کرو۔اللہ نے ایک کام آپ کو دے دیا تھا۔کام میں آپ کو بتا دیا کہ "اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ " میں نے تمھیں رستہ بخشا ہدایت بخشی عقل دی روشنی دی "اِمَّا شَاكِرًا وَاِمَّا كَفُوْرًا" {الدھر :03} چاہو تو مانو چاہو تو نہ مانو یہ تمہارا Choice ہے کوئی جبر نہیں ، اس میں جبر نہیں ہے۔مگر باقی چیزیں جبر ہیں۔ کسی بڑے کمیونسٹ دانشور نے کہا تھا کہ یار ہم برابری کی باتیں تو کرتے ہیں Equal distribution کی باتیں بھی کرتے ہیں Equal Chances کی باتیں بھی کرتے ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ نہ انسان کا آغاز ہمارے بس میں ہے نہ انجام ہمارے بس میں ہے۔

سنی حکایتِ ہستی تو درمیاں سے سنی

نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا کی خبر

سچ یہ ہے کہ ایک انسان کے پاس اولین چوائس ہی نہیں ہے کہ اس نے کس ماں باپ کے گھر پیدا ہونا ہے کون اس کے بہن بھائی ہوں گے کون سا ماحول ہو گا Normally three pattern. سے گزرا جاتا ہے۔For example اگر میں آج کہوں کہ انسانوں کو Free Choice دے دیا جائے تو ہر آدمی یہ کہے گا کہ یا تو میں Bill Gates کے گھر پیدا ہوتا یا Prince Talal کے گھر پیدا ہوتا ۔تو ہمارے گھر پیدا ہونا کوئی پسند نہیں کرے گا۔ یہ پیٹرنز بنائے جاتے ہیں آزمائشِ فکر کے لیے گنجائش کے لیے انسانوں کی سہولت کے لیے ۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جی غریب آدمی بیچارہ کیوں پریشان ہوتا ہے؟ Why should he suffer all this غریب کے گھر پیدا ہونا ہے کیا مطلب ہے امیر کے گھر پیدا ہونا ہے کیا مطلب ہے؟ یہ ابتداء کا پروٹوکول دیکھیے جو اللہ Serve کرتا ہے ۔ اللہ نے تین طریق زندگی اور آزمائش Broadly رکھے ہیں۔ ایک آسانی کا رکھا ہے ایک دشواری کا ہے ایک درمیان کا رکھا ہے Now the purpose is کہ ایک میں صلاحیتیں آپ نے کبھی سنا ایک بڑا مشہور جملہ ہے

کہ Adversity is the school of all greatness. یہ کبھی سنا آپ نے، یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ غربت عظمت کا گہوارہ ہے Adversity is the school of all greatenees. پھر اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ اے غریب لوگو کیا تم چوائس دو گے کہ تم غربت میں پلو اور عظیم انسان بن جاؤ؟ آپ میں سے کوئی بھی نہیں چنے گا۔ سو یہ چنا ؤ جبری ہوتا ہے۔ فرض کرو میں کسی امیر سے کہوں کہ یار تمہیں دنیا کی ہر سہولت ملے گی مگر تو بیماری سے کبھی نہیں آزاد ہو گا، تیری نجات کے رستے مسدود ہیں، تیرا نروس سسٹم ہمیشہ خراب رہے گا، کیا تو دولت چھوڑتا ہے؟ وہ کبھی بھی نہیں چھوڑے گا۔ So these are the forces جن کے ذریعے تینوں اقسام کے انسانوں کو آزمایا جاتا ہے۔ اب دیکھیں درمیان والے کی کیا مصیبت ہے؟ لگتا ہے وہ بڑے فائدے میں ہے۔ وہ اوپر دیکھتا ہے تو جلتا ہے، نیچے دیکھتا ہے تو غرور کرتا ہے۔ اس کی آزمائش کے یہ دو پہلو کم نہیں ہیں۔ ہر انسان کو ایک پیٹرن اور ٹرائل میں سے گزارنے کے لیے مختلف طریقے اور آزمائشیں سیٹ کی جاتیں ہیں۔ اس کو رزق دیا جاتا ہے ماں باپ دیئے جاتے ہیں جاب دی جاتی ہے۔ ہماری غلطی یہ ہے کہ The biggest mistake is کہ ہم انہیں Own کر کے اپنے کارنامے سر انجام دیتے ہیں۔ میں آپ کو جبر کی ایک چھوٹی سی بات بتاتا ہوں۔ تیرہ لاکھ جنس ہیں زمین پہ، تیرہ لاکھ اقسامِ زندگی ہیں۔ ان میں سے آپ بھی ایک قسم ہیں Out of 1.3 million اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنے سوا بھی کسی کو Cridit دیتے ہو کہ یہ سوچتا ہے اپنا رزق کماتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے Do you know anything else. جو آپ کی طرح عقل رکھتا ہو تکبرات عقل رکھتا ہو جس میں اتنی فعالیت ہو جو اپنی زندگی کے رستے چن سکتا ہو جو آکسفورڈ، کیمرج اور ہاورڈ میں پڑھ سکتا ہو جس کو کمپیوٹر کی Higher Studies حاصل ہو جائیں جو اپنے پیشے کے انتخاب کرنے کے بعد یہ کہے کہ Now i am at one of the richest province of education. اور مجھے اتنی رقم چاہیے، یہ میں دولت کما رہا ہوں، یہ کارخانہ لگا رہا ہوں۔ کیا باقی تیرہ لاکھ جنس میں کوئی ایسا جنس ہے؟ مجھے یاد آتی ہے جناب عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی بات ہے کہ جب وہ چل رہے

تھے تو یوحنا ساتھ چل رہے تھے۔ تو یوحنا کی پوٹلی دیکھ کر حضرت عیسیٰ نے کہا یوحنا یہ آپ کیا لئے پھر رتے ہو؟ فرمایا یا نبی اللہ یہ دو روٹیاں ہیں۔ کہا دو کیوں یوحنا؟ کہا یا نبی اللہ ایک تو آج کے لیے ایک کل کے ہے۔ تو حضرت عیسیٰ نے فرمایا یوحنا تم نے توکل میں ہمیں پرندوں سے بھی نیچے گرا دیا۔ کسی پرندے کے گھونسلے میں بھی دو وقت کا رزق دیکھا ہے؟ ایک کو پھینکا اور سمندر کی مچھلیوں کے حوالے کرا اور ایک کو آدھا آدھا کر آدھی صبح کے لیے آدھی شام کے لیے رکھتا کہ پھر توکل کا مزا چکھ سکے۔ ہمیں سب سے بڑا المیہ یہ درپیش ہوتا ہے۔ کہ ہم ہر مرتبہ خدا کی باتوں میں کوئی نہ کوئی ٹانگ اڑا دیتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم روٹی کما رہے ہیں ہم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اگر آپ Litral faith دیکھو تو ایسا ہے ہی نہیں۔ زندگی اللہ دیتا ہے۔ موت اللہ دیتا ہے بچے اللہ دیتا ہے۔ بیوی خاوند اللہ دیتا ہے **"وَتُعِزُّ مَن تَشَاء وَتُذِلُّ مَن تَشَاء "{ال عمران:26}** اگر یہ سارے Heads سمیٹ لیے جائیں تو انسان کے ذمے کیا بچتا ہے؟ تو خواتین و حضرات انسان کے ذمے پھر بھی ایک کام بچتا ہے۔ ایک معمولی سی آزادی اللہ آپ کو دیتا ہے کہ اسباب میں دے رہا ہے آسانیوں میں دے رہا ہے زندگی کی گزر میں آپ کو دے رہا ہوں تمہارا صرف ایک کام ہے کہ اس دنیا سے گزرتے ہوئے یہ Judgement کرو مجھے پہچانا کہ نہیں پہچانا؟ مجھے مانا کہ نہیں مانا؟ زندگی کے سراب سے گزرتے ہوئے حقیقت پروردگار کا احساس ہوا کہ نہیں ہوا؟ اللہ پوچھتا نہیں ہے۔ کمرہ امتحان میں کوئی آپ پر پوچھ گچھ نہیں ہے نقل مارو چاہیے جو مرضی کرو، اللہ نہیں پوچھے گا۔ مگر جب قبر پہ آؤ گے تو یہ سوال دوہرایا جائے گا۔ پوچھا جائے گا کھا آئے پی آئے پڑھ آئے سیر کر آئے فلمیں دیکھ آئے، **مــن ربک** ؟ تمہارا رب کون تھا؟ ایک سوال جو اللہ قبر کے دھانے پوچھے گا اور قبر کو میں تو Quarantina سمجھتا ہوں، وہ Counter Galaxies کے دروازے پہ آ کر اللہ آپ سے سوال کرتا ہے کہ میاں ہو آئے ہو فائدے اٹھا آئے ہو اب بتاؤ تمہارا رب کون تھا؟ ابھی کل ایک صاحب سوال کر رہے تھے کہ جناب سب نے مرنا ہے سب ہی اچھے لوگ ہیں ہندوؤں میں بھی اچھے لوگ ہیں کرسچن میں بھی۔ تو میں نے کہا قبر تک پہنچا کے سوال کرلو، ان سب کو پوچھو تو سہی، ہندو سے پوچھ لو کہ جب وہ کہے گا **مــن ربک**

تمہارا رب کون ہے تو آگے سے کیا جواب آئے گا؟ شیوا اور وشنو سرسوتی لکشمی A Jungle of gods and godess مجھے تو ان پہ ترس آتا ہے کہ اتنا بڑا Confusion تو کسی کو بھی نہیں ہوگا جتنا ان بے چاروں کو ہوگا۔ اب کرسچن آ گئے ہیں، اللہ پوچھا گا بھئی کیا مسئلہ ہے تمہارا؟ تمہارا رب کون تھا؟ may be the mother may be the father may be the son اب یہ دیکھو آسانی تو بڑی ہے مسلمان کے لیے مگر افسوس مسلمان سے بھی ایک غلطی ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کی Priority میں آپ کا چوائس نہیں ہے آپ کی دینی فہم درست نہیں ہے تو آپ نے پتہ ہے کیا کہنا ہے کہ ہاں سنا تو تھا ماں کہہ رہی تھی اللہ کوئی ہے ابا نے کہا تھا ایک دفعہ مولوی صاحب نے بھی اعلان کیا تھا کہ اللہ ہے۔ خواتین و حضرات یہ بات یاد رکھیں کہ You have to be very very clear یہ مرکزی سوال ہے۔ اسی پہ احساسِ زندگی ہے۔ اسی پہ Revival ہے۔ اسی پہ Survival ہے۔ اس لیے آپ کو یہ سوال نہیں بھولنا چاہیے۔ حضور گرامی مرتبت ﷺ نے فرمایا افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ تو کم از کم ایک آدھ تسبیح کلمہ کی پڑھا یا کرو۔ نہ بھی یقین آئے تب بھی منہ سے نکل تو جائے گا اور جب منہ سے نکل جائے گا تو خدا آواز دے گا Judgment والا آواز دے گا میرے بندے نے صحیح کہا۔ ادھر کھڑکی دیکھو، تمہاری وہ منزل ہے دو بہت بڑی بڑی Long roads چل رہی ہوں گی۔ ایک طرف آپ کو جنت کی تمام خوبصورت اور چمک دار شاندار Galaxies کے رستے نظر آئیں گے۔ جنت چھوٹی سی نہیں ہے فرمایا میری جنت پہ تم کیا گمان کرتے ہو **"عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ" {آلِ عمران: 133}** میری جنت کی چوڑائی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی لمبائی سے بھی زیادہ ہے۔ ایک طرف وہ Galaxies کھل جائیں گی۔ آپ کو پتہ ہے جہنم کتنی بڑی ہے؟ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اگر جنت اتنی بڑی ہے تو جہنم کہاں ہوگی؟ فرمایا جب دن طلوع ہوتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے؟ بڑی عجیب سی بات حضورؐ نے ارشاد فرمائی کہ جب دن طلوع ہوتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے؟ حالانکہ ایک ہی زمین پہ دو کیفیات ہیں، ایک ہی زمین پہ۔ رات بھی اسی زمین پہ ہوتی ہے اور دن بھی اسی زمین پہ ہوتا ہے۔ تو خیال آتا ہے کہ حضور ﷺ نے کیا بات کی؟ سچ پوچھو

تو جب تم لاالٰہ الا اللہ کہو گے ہاں تو جمالِ پروردگار کے توسل سے آپ کی تمام گلیکسی جنت بن جائے گی اور اس کے حجاب سے وہ جہنم بن جائے گی۔

خزاں شہیدِ تبسم ہوئی بہار ہوئی

بہار ظرِ تغافل ہوئی خزاں ٹھہری

یہ حال ہے کہ جدھر اللہ کا چہرہ ہے وہ بہار ہے۔ **"وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" {البقرہ: 115}** اور اللہ بہت وسعتوں والا ہے۔ تو Try to understand this fact simply کہ جبر وقدر کے کوئی معانی نہیں ہیں۔ کھاؤ پیو اپنے اعتدال سے زندگی گزارو۔ صرف ایک چیز کو سنبھالے رکھو کہ The purpose of life and death is only to know God, otherwise there is no other way to live on this earth. ورنہ اس بے مزہ بے ذائقہ افسردہ خاطر زندگی کو پتہ نہیں کیوں آپ کندھوں کو زندگی کا بوجھ سمجھ کر گھسیٹ رہے ہو۔

س: گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار

لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

ہر ایک دکھی دل کی صدا آئی ہے۔ بہت مختصر اور جامع سوال کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے پیدا ہوتی ہے؟

ج: بہت سارے درجات فکر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر درجے پہ Available اور نصیب ہوتی ہے۔ ایک بات لازم ہے کہ میں نے اللہ کو نہیں بنایا، کم از کم اس بات پہ آپ بھی میرے ساتھ اتفاق کرو گے کہ میں نہیں اللہ کو تخلیق کیا، بلکہ اللہ نے مجھے تخلیق کیا ہے۔ تو مجھے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ آخر کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ وہ جو فارسی کے ایک شاعر نے کہا ہے کہ

مرا اے کاش کہ مادر نہ زادے

اے کاش کے مجھے ماں نہ جنتی

میں اس عذاب وثواب دنیا سے گزر جاتا۔ میرا قصور کیا تھا؟ بھئی آپ نے مجھے بنایا کیوں؟ اللہ

سے سوال ہوتا ہے میرا تو آپ نے خوامخواہ ہی بیڑہ غرق کر دیا ہاں، مجھے تو آپ نے بیلنس میں ڈال دیا، اچھائی اور برائی کے بیلنس میں جنت اور جہنم کے بیلنس میں۔ تو خداوند کریم کو یہ پتہ تھا کہ اس نے آپ کو ایک Advantage نہیں دیا یعنی اپنی مرضی سے آپ نہیں پیدا ہوئے۔ اللہ میاں کو احساس تھا کہ یار بندے سے تھوڑی سی زیادتی ہو گئی ہے۔ They have not come with their own will چوائس تو یہ ہوتا ہے ہاں کہ ہم شروع سے ہی کہتے کہ اللہ میاں ہم تیار ہیں آؤ ہمیں پیدا کرو۔ تو خداوند کریم نے اس Lack of choice کے بدلے ایک بہت بڑا Advantage, immensity...immensity اس نے کہا اے انسان میں نے تیرے مقدر میں جہنم نہیں لکھی، اس نے کہا کہ اے انسان میں نے تیرے مقدر میں جہنم نہیں لکھی۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ میری تمام صفات عالیہ میں سے میری سب سے پہلی صفت "كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ" {الانعام:12} میری تمام صفات پر چھا جائے جیسے بھی ہو ایک رحمت Out rule کرے گی باقی تمام صفات کو اور اے انسان اے بنی نوع آدم میں ہر صورت میں تم پر رحم فرماؤں گا اور اپنی رحمت کا نزول کروں گا۔ Is there any sensible man? آپ میں سے کوئی بھی شخص سوچ سکتا ہے کہ رحمت میں جہنم ہو سکتی ہے؟ جب اس نے یہ کہا کہ میں ہر حال میں اپنی رحمت کو اپنی تمام صفات پہ غالب دوں گا تو مجھے ذرا سوچ کے بتا دیجئے کہ رحمت میں عذاب دوزخ یا جہنم ہو سکتے ہیں۔ تو Finnality یہ ہے کہ اس ایک چیز کے بدلے کہ ہماری تخلیق میں ہمارا چوائس نہیں تھا ہمیں ایک بہت بڑے کرم سے نواز دیا اور وہ یہ کہ میں تم پہ ہر حال میں رحم کروں گا۔ پھر اس نے کہا کہ "**قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ**" سنو تم بڑے گناہ گار ہو گے بڑی خطائیں کرو گے اسراف کرو گے، جائز چیزوں کو ناجائز خرچ کرو گے، میں نے تمہیں کسی اور کام کے لئے صلاحیتیں بخشیں اور تم کہیں اور خرچ کرو گے۔ یہ کرو گے تم، کہا اے پیغمبر ان کو بتا دے "**قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ**" وہی بات کی کہ جو مرضی کرتے رہو مگر دیکھنا میری رحمت سے مایوس نہ ہونا "**لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ**" ?Why کیوں جی آپ نے رحمت سے کیا وصف ہمیں دینا ہے؟ فرمایا **إِنَّ اللَّهَ**

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ" { الزمر :53} I forgive your total sins. لفظ "جَمِيعاً" Absolutism ہے۔ ویسے بھی حضرات گرامی یہ دو چار دن کے گناہ ساٹھ برس کے گناہ چنگیز اعظم کے گناہ امیر تمور بر لاس کے گناہ یہ سارے آخر اس قابل ہیں کہ اللہ کی بلیلیں اور ٹریلین سالوں پہ محیط رحمت پہ غالب آ جائیں گے۔ کتنا Absurd سا خیال ہے کتنا فضول سا خیال ہے۔ ایک Infinity میں جا رہی ہے چیز، لافنا ہے لامحدود ہے بے انداز ہے بے بیکراں ہے اور دوسری طرف آپ کے گناہ کتنے ہوں گے؟ بڑے پھنے خان ہوں گے آپ دو چار برس، بڑھاپے میں ویسے ہی گناہ ختم ہو گئے، بچپن میں ہوتے ہی نہیں ہیں۔ تو آپ دو چار برس کے گناہوں کو اتنی اہمیت دیتے ہو کہ خدا کی رحمت پہ دست درازی کرتے ہو جب یہ کہتے ہو کہ اللہ میاں میرے گناہ بڑے ہیں تو نہیں بخش سکتا۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے کہ اپنی کمی اور بیشی کو دیکھ کر اللہ کی رحمت کا فیصلہ کرنا کہ میں اتنا برا ہو گیا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ خبردار اپنے نفس کو خبیث نہ کہو سست کہو۔ خبیث نہ کہو یہ برا نہیں ہے اسی نے آپ کو منزل تک پہنچانا ہے۔ یہی لوامہ یہی امارہ اور یہی مطمئنہ ہے۔ اتنا برا نہ کہو کہ یہ پھر ساتھ لے کے چلے ہی نہ۔ آگے سے جواب دے کہ ٹھیک ہے یار اگر میں اتنا برا ہوں تو مجھے برا ہی رہنے دو Deperate نہ Desperation میں نہ ڈالو اس کو۔ اس کو کرو Respectability اپنی ضائع نہ کرو۔ گناہ کو تاویل میں نہ ڈالو۔ سب سے عقلمند وہ آدمی ہے جو اپنی خطا کی تاویل نہیں کرتا۔ If he is bad, if he has done something bad he should say I have done it میں اب اعتدال کے قریب رہنے کی کوشش کروں گا، میں اپنی خطا کاریوں سے نجات حاصل کروں گا۔ ایک شخص کو میں نے دیکھا، کہتے ہیں قضائے عمری دے رہا ہوں۔ میں نے کہا کیوں دے رہے ہو؟ کہتا ہے جب سے توبہ کی ہے قضائے عمری دے رہا ہوں۔ میں نے کہا یار تجھے اللہ کے رسول ﷺ پہ اعتبار نہیں ہے؟ پھر میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے جس نے توبہ کی وہ ماں کے پیٹ سے تازہ جنا گیا، تجھے اعتبار نہیں اللہ کے رسول ﷺ پہ، تو یہ قضائے عمری کس چکر میں دے رہا ہے؟ کہنے لگا

میں پچھلی ساری نمازیں لوٹا رہا ہوں۔ اصل میں یہ جو تقویٰ ہے ناں جب انسان کا دماغ خراب کردے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں نے کہا یار وہ نمازیں تو تُو لوٹا دے گا وہ حرکات کیسے لوٹائے گا جو پہلے کر چکا ہے؟ وہ ظلم کیسے لوٹائے گا جو تو کرتا رہا ہے؟ وہ جھوٹ کیسے لوٹائے گا جو تو پہلے بولتا رہا ہے؟ جو فراڈ کرتا رہا ہے وہ کیسے لوٹائے گا، خالی نمازیں ہی لوٹائے گا؟" اس سے بہتر ہے میاں تو والدہ سے درخواست کر کہ تجھے دوبارہ جنم دے۔"

س: سر آج کے Enlightened زمانے کا ایک مشکل ایشو آیا ہے کہ قبالہ کی کیا حقیقت ہے کچھ اسے جادو کہتے ہیں اور کچھ یہودیوں کا صوفی ازم؟

ج: قبالہ دراصل جس طرح ہمارے ہاں صوفیوں کے سکول ہیں یہ Jews کا سکول تصوف ہے مگر اتنا واہیات ہے کہ Mentionable نہیں ہے۔ میں قبالہ کے ایک اعلیٰ ترین بنیادی صوفی کی ایک Statement پڑھ رہا تھا۔ بس میں وہ ایک جملہ آپ کو اس کے بارے میں سنا دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں جب اللہ نے موسیٰ سے بچھڑے کی پرستش کے بارے میں پوچھا تو کہا اے موسیٰ آدھوں کو قتل کر جنہوں نے پرستش کی اور آدھوں کو چھوڑ دے۔ تو قبالہ کا صوفی پتہ ہے کیا لکھتا ہے؟ کہتا ہے اللہ میاں کو فضول غلط فہمی ہو گئی تھی قوم یہود کا یہ مسلک نہیں تھا۔ اب دیکھو جو صوفی کہے اللہ میاں کو غلط فہمی ہو گئی تھی وہ کس قسم کا تصوف ہو گا یہ آپ لوگوں کو پتہ چل جانا چاہیے۔ یقین کرو کہ حضرت موسیٰ کی Statement سو فیصد درست ہے کہ **"قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ" {البقرہ:67}** ان کا بڑا صوفی بھی جاہل ہے اور ان کا چھوٹا صوفی بھی جاہل ہے، ان کا عالم۔ ہمارے ہاں یہ امپریشن دیا جاتا ہے کہ یہ بڑے ذہین لوگ ہیں۔ بھئی فرض کرو آئن سٹائن یہودی تھا اور بڑا ذہین تھا۔ چلو اس نے Mathematic میں اضافت کا ایک نظریہ دے دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں سارے کے سارے Dull headed ہیں، سارے کے سارے؟ کیا مسلمانوں میں کوئی عالم نہیں ہے؟ کوئی دانشور نہیں گزرا؟ تو Comparatively قوموں کے تناسب سے اگر دیکھیں تو جتنے علماء مسلمانوں نے Produce کئے ہیں جتنے دانشور مسلمانوں نے دیے اس کا عشر عشیر بھی یہودیوں نے تخلیق نہیں

کیا۔اور یہ تاثر بالکل غلط ہے۔اگر آپ Pre اور Past زمانے میں دیکھو تو جتنے دانشور Greek نے پیدا کئے ہیں اس کے مقابلے میں کسی اور قوم نے پیدا نہیں کئے۔ جتنے بعد میں Hellenizedian نے پیدا کئے۔ آج بھی آدھی دنیا Plotinus کے اقوال پہ چل رہی ہے۔ تمام تصوف کی بنیاد جو ہے پیچھے جاتے ہوئے Plotinus کے خیالات پہ ہے۔اگر آپ اپنے مذاہبِ سبع تصوف کو دیکھیں تو پتہ لگے گا کہ یہ قرآن پہ قائم نہیں ہے بلکہ مصر کے Plotinus کے نظریہ پہ ہے جس کی Theory of nine intelligences جو ہے ورک کر رہی ہے۔ یہ جو آپ لطائفِ سبع دیکھتے ہو جن پر سلاسل قائم ہیں۔اوپر جا کے یہ ذات بیعت ہے یہ تمام کے تمام غیر اسلامی اس لئے ہیں کہ یہ Plotinus کی Theory of intelligences پر مشتمل ہیں اور ان کا قرآن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کے صوفیا نہیں ہوتے۔ اللہ کے صوفیاء تو قرآن کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو خدا کی یاد اور محبت میں زیادہ کوشش کرتے ہیں اور **"وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ" {توبہ:100}** ہیں جو آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، اخلاص میں ایثار میں ایمان میں اور اس کی مثال ہمیں اصحاب رسولؐ کے وقت سے لیکر آج تک نظر آرہی ہے۔مگر بیچ میں جب نت نئے Concepts آنے شروع ہوئے تو بڑی عجیب وغریب منطقیں وارد ہوئیں۔کسی نے مشیریز سے Rule لیا کسی نے Plotinus سے Rule لیا کسی نے Diogenes سے Rule لیا کسی نے یوگا سے اصول پکڑے اور اس طرح Muslim Mysticism بڑے مغالطے کا شکار ہوگئی۔مگر اللہ کا احسان اگر شاملِ حال ہو تو خالص سادہ اور ایک کھری ریسرچ کا انجام اللہ کی شناخت کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا۔اب آپ دیکھو تصوف میں کیا پرابلم ہے؟ پرابلم یہ ہے کہ آپ کو پتہ ہی نہیں کہ صوفی کو کیا ملتا ہے۔آپ طاقتیں ڈھونڈ رہے ہو۔آپ نے پڑھا ہوا ہے کہ ایک ہندو کے پیچھے چپلیں لگ گئی تھیں۔آپ نے پڑھا ہوا ہے کہ بوعلی شاہ قلندرؒ پانی میں کھڑے ہوگئے تھے۔آپ نے پڑھا ہوا ہے کہ محلِ نظر ہوگئے تھے اشیاء کے وجود۔کسی نے کہا تصرف فی الوجود ہوتا ہے۔کسی نے کہا تصرف فی الظہور ہوتا ہے۔کسی نے کہا چلہ معکوس ہوتا ہے۔ یہ ساری باتیں اسلامک تصوف میں نہیں تھیں۔ یہ یہاں

کے اثرات غیر ملکی تصوف کی وجہ سے ہمارے تصوف میں بھی آگئیں۔ آپ دیکھیں کرسچن ہمارے بھائی بھی ہیں اور اہل کتاب بھی ہیں مگر جب ہم ان کے تصوف کو دیکھتے ہیں تو بڑا عجیب سا نقشہ نظر آتا ہے۔ میرا خیال ہے ابھی آپ نے دیکھا ہوگا کرسمس پہ بھی ان کے مظہرات ہوئے ہیں ایک (پادری) Saint Francis of Assisi ہیں ان کو ایک مراقبہ صلیب حاصل ہوا ہے۔ سانتا صوفیہ کو حاصل ہوا، سانتا ماریہ کو حاصل ہوا۔ یہ سب سے بڑا تجربہ ہے کرسچن میں اس کو مراقبہ صلیب کہتے ہیں۔ وہ مراقبہ صلیب کیا ہے؟ آپ کو پتہ ہے آپ کے ہاں بھی کتنے مراقباتی سکول کام کر رہے ہیں۔ تو وہ جی ایک صوفی جاتا ہے اندر اور اندر جا کے کیفیت عیسوی طاری کرتا ہے اپنے اوپر۔ کوڑھوں کی سزا اٹھاتا ہے، مصلوب ہوتا ہے اور کوڑھوں کے نشان اس کے گلے پر پڑ جاتے ہیں۔ اب یہ ہے کہ جب ایک شخص باہر نکلتا ہے چلہ کے بعد تو آپ کہتے ہو کہ یہ کرسچن ورلڈ کا سب سے بڑا Saint ہے۔ کیونکہ یہ مراقبہ صلیب سے باہر نکلا ہے۔ مگر کیا اسکو Justifiable قرار دیا جا سکتا ہے؟ اب قرآن پڑھو، قرآن کہتا ہے عیسیٰ علیہ اسلام کے بارے میں کہو "**مَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوه**" **{النساء: 157}** نہ اسے قتل کیا گیا نہ صلیب دی گئی۔ اگر انہیں نہ قتل کیا گیا نہ صلیب دی گئی تو یہ Mystic کس تجربے سے گزرا ہے؟ Same thing is happening with Muslim mysticism. یعنی جس چیز کا ذکر ہی نہیں ہے Channel of Tassawaf میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ وہ صوفی اگر دعوی پیش کرے گا تو وہ آخر کس قسم کا ہوگا۔ وہ تو اول و آخر دجال ہے۔ وہ صوفی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہم تو روز مکہ میں ہوتے ہیں۔ ہم تو ہر وقت وہاں بیٹھے ہوتے ہیں کعبہ میں، بس تمھارا حال چال پوچھنے آگئے ہیں ابھی دوبارہ پھر جانا ہے۔ کوئی صاحب فرما رہے ہیں جی ترکیب حضوری اور وصولی ہے ابھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں گے اور ہم آپ کو ان کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ یعنی اتنا زیادہ، اتنا زیادہ (مبالغہ) اللہ اور رسولؐ کے نام پر وجود آچکا ہے موجودہ صوفیانہ مشرب میں کہ بڑا امر محال ہے کوئی چیز آپ کو خدا کی طرف لے کے جائے۔ اللہ بہت سادگی میں ہے۔ انسان سے پیار کرنے والا آخر اپنے بندوں سے کیوں گریز کرے گا اور پھر

یہ کہاں کی صفت ہے کہ اللہ مل رہا ہو آپ کو محبت سے نرمی سے آپ پیر کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔ بھئی پیر کا آپ کو پتہ ہے مطلب کیا تھا؟ کسی نے سنا فلاں صاحب اللہ کو جانتے ہیں۔ وہ گیا اس نے کہا میں آپ کے ہاتھ پہ بیعت کرتا ہوں جس اللہ کو آپ جانتے ہیں، خدا رسیدہ ہیں آپ، مجھے بھی اللہ کا رستہ دیکھادو۔ اس نے کہا کیا دیتا ہے؟ (جواب میں بولا) بھئی کیا دوں؟ پھر کہا جان دیتا ہوں۔ جذبہ دیکھا اس شخص کا، اس نے کہا حضرت جان لے لو زندگی لے لو مجھے اتنی محبت اپنے اللہ سے ہے کہ میں اگر مر کر بھی ایک لمحہ کے لئے بھی عرفانِ ذات خدا پا لوں تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ چشتیہ کیا کرتے تھے؟ اس نے کہا جی آؤ مگر میری ایک شرط ہے تھوڑی سی قربانی دینی پڑے گی۔ اجی وہ کیا؟ **"وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ" {البقرہ: 196}** آؤ سر منڈوانا پڑے گا یہ جو تم نے حسین بال جمع کیے ہوئے ہیں یہ جو نقش کاری کی ہوئی ہے چھ قسم کی کریمیں منہ پہ ملی ہوئی ہیں یہ ہٹانی پڑیں گی یہ Narcissism ختم کرنا پڑے گا۔ خود پسندی کی پہلی ضرب جو ہے ہاں یہ تمھارے بالوں سے شروع ہوگی، کٹواؤ۔ اس نے کہا ٹھیک کٹوا لیتا ہوں۔ اب چشتیہ کی یہ شرط لازم نہیں تھی، یہ اس شخص کے لئے تھی کہ اگر تم چاہتے ہو بیعت پہ آمادہ ہو تو تھوڑی سی Sacrifice کرلو۔ مگر یہ تصوف کا اصول نہیں تھا کہ بال کٹوا کے آپ کو اللہ ملتا ہے۔ یہ قطعاً نہیں تھا۔ حافظ شیراز نے کیا کہا؟

ہزار نقطہ باریک تر زموایں جاست

اس تصوف میں ہزاروں لاکھوں مسائل ایسے ہیں جو بال سے باریک ہیں۔

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اتنے باریک تر کہ ہر آدمی جو سر منڈوا لے قلندر نہیں ہوتا۔ سمجھے ہاں! سمجھداری رکھنی پڑے گی ہر سر منڈے کو قلندر نہ سمجھنا، اقبال قلندر تھے ہاں پھر اقبال نے دعوٰی کہا

بیا بمجلسِ اقبال یک دو ساغر کش

آؤ ناں! اقبال تو بیچارہ بیٹھا ہوا ہے۔ میں بھی تو سرِ راہ ہوں ناں، میری طرف آؤ ناں، ایک دو جام ہم سے بھی پیو ناں۔

اگر چہ سر نہ تراشد قلندری داند

میں نے بال نہیں منڈائے مگر میں قلندری جانتا ہوں تو میری طرف آجاؤ۔

خواتین وحضرات! یہ ہماری تراش نہیں ہے ہم نے Quailify کرنا ہے اللہ کی تراش کو۔ کسی نے حضرت بایزید بسطامؒ سے پوچھا کہ کیا چکر ہوا میاں، اللہ کے ساتھ رسائی کیسے ہوئی؟ فرمایا کہ میں نے چالیس برس اللہ کو تلاش کیا جب میں نے اسے پایا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے میری تلاش میں تھا۔ یہ Fact ہے۔ سچ یہ ہے کہ وہ تم سے پہلے تمھاری تلاش میں ہے۔ کُنتُ کنزاً مخفیاً میں ایک چھپا ہوا بے بہا خزانہ تھا۔ آنا عرفہ چاہا کہ جانا جاؤں، اردگرد جو مخلوق تھی جاہلانہ پھٹے باز رعب سے کانپتی ہوئی دیکھ رہی تھی جدھر گیا عبادات ہو رہی ہیں سر ٹیکے جا رہے ہیں ایک اشارے پہ کائنات بدل رہی ہے۔ اس نے کہا اے زمین وآسمان مرضی سے آتے ہو یا حکم سے؟ انہوں نے کہا سرکار ہم اپنی مرضی سے آتے ہیں۔ یعنی جمادات حجرات نباتات کوئی دنیا کی کائنات کی ایسی چیز ہی نہیں تھی سب حکم کے پابند تھے۔ اللہ کو بڑی حسرت تھی، اب بھی کہتا ہے "یا حسرت العباد" لوگو حسرت ہے مجھے، میرا خیال تھا کوئی Really پہچانے گا مجھے، کوئی مجھے داد دے گا، کوئی میری صفتِ کاریگری دیکھے گا، کوئی مجھے اصلی خدا سمجھے گا، کوئی محبت سے مجھے جانے گا۔ بھئی ظاہر ہے اگر اتنے بڑے خلاقِ عالم سے محبت نہ ہو تو کس سے ہوتی ہے۔ تو اس نے کہا اس نالائق کو اس انسان کو، اے حضرت انسان تیری تخلیق کا تو مقصد یہ تھا" فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِیَعْرِفُوْنِی" میں تو مخلوق کو اس انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا کہ اس کا مجھ سے تعارف ہو جائے، یہ دیکھنے نے Artificial intelligence دی، عقل دی صلے دیے اور صرف اس خیال سے کہ یہ پکار اٹھے گا کہ اے اللہ ہم نے تیرے آثار دیکھے شواہد دیکھے ہم شہادت دیتے ہیں اشہد الّٰہ لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ و رسولہ

Sir, next question is what is the significance of ب number seven? We see seven: earths, seven skies please explain it.

ج: یہ Patterns ہیں اللہ میاں نے بہت ساری چیزیں بہت سارے طریقوں سے بیان کیں کسی کو حملۃ العرش کہا، کہیں کوئی اور اندازہ، کہیں آٹھ کا ہندسہ، تمام ہندسے اپنے اپنے کام میں لگا دیے۔ اللہ نے جب مخلوق پیدا کی Language پیدا کی ہندسے پیدا کیے تو تمام ہندسوں کو اپنے اپنے کام میں لگا دیا۔ Accomplish work پہ ان کو لگا دیا۔ کسی کو آٹھ پہ لگا دیا جیسے حاملین عرش وغیرہ تھے۔ کسی کو انیس پہ لگا دیا ڈبل فگر میں جیسے جنت اور دوزخ پہ پہلے نو پھر ایک ہو گیا۔ کسی کو ایک کی صفت بخشی کسی پہ دو فرشتے لگا دیے، بہت ساری چیزوں میں دو فرشتے ہیں جیسے دائیں بائیں دو ہیں، حفاظت پہ دو ہیں اور قبر میں دو ہیں۔ تو تمام گنتیوں اور ہندسوں کو علیحدہ علیحدہ کام اور منصب پہ لگا دیا۔ سات کے عدد کو کائناتی تناظر میں استعمال کیا، سات زمینیں لگائیں اور سات آسمان بنائے Practically سات دن بنائے۔ دیکھو یہ کائناتی Measures ہیں، زیادہ تر قرآن میں ہمیں واضح Symbol ملتے ہیں **"هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ" {البقرہ 29:}** کہ ہم نے سات آسمان تخلیق کیے اور سات زمینیں۔ اور پھر اس نے کہا **"اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ" {الطلاق 12:}** تو زیادہ تر سات کا عدد جو ہے وہ کائناتی تخلیقات تناظر میں استعمال ہوا ہے۔ There is no such specialty کہ میں یہ کہوں کہ ایک کا عدد نہیں استعمال ہوا سات کا ہوا ہے دو کا نہیں ہوا۔ سارے عدد استعمال ہوئے ہیں مگر Different institutions اور ڈیپارٹمنٹس کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

س: ہر ایک صاحب یہ جاننے کے لئے بے تاب ہیں کہ اگر فرشتوں میں Artificial intelligence نہیں تھی تو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ کیوں کہا کہ انسان زمین میں فساد برپا کرے گا؟

ج: Vision! اب دیکھو ان Visuals تو تھے، دیکھ تو رہے تھے ناں۔ تھوڑا سا جو اختلاف ہے ناں قرآن کے مفسرین میں اس کوان کے اندازے پہ مشتمل کہ ایسا نہیں ہے

تو ان Angel could not see forward کو Destiny کا پتہ تھا۔ اگر پتہ ہوتا تو ان حروف کی ماہیت کو بھی جان لیتے جو اللہ نے کلام دیا تھا۔ یہ دراصل بالکل اسی طرح تھا جیسے ایک Specific knowledge کے تحت ہم بھی کمپیوٹر سے کئی چیزوں کے حل دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا دماغ بھی تو کمپیوٹر ہے۔ فرض کرو میں آپ سے پوچھوں کہ What is the year of the battle of Plasi? کہ جنگ پلاسی کون سے سن میں ہوئی؟ یا آرمیڈہ کس سن میں لڑی گئی؟ تو آپ کہیں گے یار میں نے تو پڑھا ہی نہیں مجھے کیا پتہ۔ For example honestly اگر ہم کسی دھوبی مائی سے یہ سوال کریں کہ سقراط نے تیر کے بارے میں کیا کہا تھا؟ وہ کہے گا یار مجھے کیا پتہ مجھے تو اپنے کپڑے دھونے دو۔ تو یہ جو ہمارے کمپیوٹر ہیں ان کا وصف ہی یہی ہے کہ اگر تو ہم نے ان کی میموری میں کوئی چیز رکھ دی ہے تو ضرورت کے وقت اس کا جواب دے دیں گے۔ آپ کو پتہ ہے غائب کیا ہے؟ چلیئے میں اس ضمن میں آپ کو تھوڑی سی باتیں بتا دوں۔ غائب کیا ہو سکتا ہے آپ کے خیال میں؟ دیکھئے غائب ہوتا ہے زمان و مکان کے ساتھ Versatile information کے ساتھ غائب ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ آپ کو پتہ ہے کل کیا ہونے والا ہے؟ وہ کہتا ہے مجھے تو نہیں پتہ۔ ایک آدمی کہتا ہے مجھے پتہ ہے کل کیا ہونے والا ہے۔ بھئی تجھے کس بنیاد پہ پتہ ہے؟ وہ کہتا ہے یار میں نے موسمیاتی پیش گوئیاں پڑھی ہیں کہ کل بارش ہوگی۔ ایک آدمی نے وہ موسمیاتی پیش گوئیاں نہیں پڑھیں۔ اب سوال یہ ہے کہ انفارمیشن کی Sources کیا ہیں اور کہاں کہاں سے مل رہی ہیں؟ فرض کیجئے ایک شخص نے پانچ ہزار کتابیں پڑھیں ہیں اور ایک نے چھ ہزار پڑھیں ہیں۔ پانچ ہزار تک تو دونوں کی Tassel برابر ہوگی، گوت در گوت جھگڑا ہوگا۔ کبھی آپ نے دیکھا ٹی۔ وی میں شعر و شاعری کا مقابلہ ہوتا ہے کسی آخری حرف سے شروع کرو تو جس کی میموری زیادہ ہے وہ آخری حرف سے شروع کرتا جائے گا۔ ایک سٹیج آئے گی اس کی میموری Exhaust ہو جائے گی کہ آگے مجھے نہیں پتہ۔ غائب بھی یہی ہے کہ انفارمیشن اور شہادت اگر دونوں کی پانچ ہزار کتابوں تک ہے تو دونوں شہادت پہ ہیں مگر جونہی چھ ہزارویں کتاب شروع ہوگی ایک آدمی شہادت میں چلا جائے گا اور ایک آدمی غائب میں

چلا جائے گا۔تو یہ Variable assessment ہے غائب وحضور کی۔مگر چلتے چلتے اس انفارمیشن پہ چلتے چلتے بالآخر ہم ایک غائب تک پہنچتے ہیں صرف ایک غائب اور وہ اللہ خود ہے۔There is no other ghahib سوائے اللہ جو ہےوہ واحد غائب ہےاس ساری کائنات میں۔ ورنہ کہیں نہ کہیں کوئی Witness موجودہوتی ہے جنت کیا ہےجہنم کیا ہےاشیاء کیا ہیں مستقبل کیا ہےکہیں نہ کہیں کوئی Witness موجودہوتی ہےمگرسوائے اللہ کےاور یہی وجہ تھی کہ اللہ نے اپنی ذات پہ ایک فردواحد کو Witness مقرر کیااور حضورگرامی مرتبتﷺ کو شاہداورنذیر کہا کیونکہ اللہ پہ اورکوئی Witness موجودنہیں۔اب آپ مجھے یہ بتاؤ کہ میں اللہ کے رسولﷺ سے پوچھتاہوں کہ آپ کو غائب ہے؟ میں ان سے پوچھوں کہ آپ کو غائب کا علم ہے؟ تو وہ کہیں گے مجھےتونہیں ہے۔مگرسوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس نےاللہ کو دیکھا ہوا ہےاس کے پاس اور غائب کون سا چاہیے۔مسئلہ تو یہ پیدا ہوتا ہے۔مسئلہ تو یہ ہے کہ اللہ کے سواء کیا چیز غائب ہےجس پرآپ نے شہادت دینی ہے۔جب نبی اُمیﷺ کو اُمی کہا گیا تو کیوں کہا گیا؟ یہ تو نہیں کہ وہ ان پڑھ تھے،اعراب میں پہلے کون سی ہاورڈ یونیورسٹی کھلی ہوئی تھی جو سرٹیفکیٹ بانٹتی پھرتی تھی۔کون سا کالج کھلا ہواتھا جس سے حضورﷺ نے ڈگری لینی تھی۔بھئی اس لئے کہا گیا کہ ساری دنیا کی Sources of knowledge موجودتھیں۔اب چونکہ دیکھو اس ایک پرائڈ آف پرفارمنس ہے۔ایک استادکو پتہ ہے کہ ان کی تعلیم کہاں ہوئی۔ مثلاً حضرت عیسیٰ ہیں پورا خاندان ہی پیغمبروں کا چلا آرہا ہے بنی اسرائیل کا،کوئی نہ کوئی انفرمیشن شامل ہوجاتی ہے بیچ میں۔اس طرح حضرت موسیٰ ہیں یا حضرت اسحاقؑ ہیں ایک Traditional information تو چلی آتی ہے۔اللہ نے اپنے نبیﷺ کوحصر کردیا تھا انفارمیشن سے اگرآپ نے قرآن پڑھاہوا جیسے حضرت یحییٰ کوکیا اس کہ **"وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا" {39:}** ہم نے اسے سردار بنایا مگر حصر کردیا،خواتین میں حصر کردیا حالانکہ سالومی نے جو کے بادشاہ وقت کی خاتون تھی بے تحاشہ کوشش کی کہ حضرت یحییٰ اس کی طرف تھوڑے سے مسحور ہوجائیں مگر وہ بیچارے کیاہوتے وہ تو حصر کردیے گئے تھے۔تو سالومی کوقتل کرانا پڑا حضرت یحییٰ کو۔اور جب قتل

کرا کے معاذ اللہ استغفر اللہ جب ان کی گردن اتر وا لی اُن کو بوسہ دیتی تھی اور کہتی تھی اے مغرور شخص اب بھی تجھے زور ہے کہ میں تجھے پیار کروں اور تو مجھے روک دے۔ بھئی حصر جو ہو گئے تھے اب اس میں حضرت یحییٰ کا کوئی کردار ہی نہیں تھا He was taken out اسی طرح رسول اکرم ﷺ پر حصر کر دیا گیا کہ کوئی انفارمیشن میرے اس پیغمبرؐ کی انفرمیشن میں داخل نہ ہو کیونکہ ساری کی ساری انفارمیشن اللہ کی طرف سے آئی تھی He created one of the rare student اب جس شخص کی ساری کی ساری انفارمیشن اللہ کی طرف سے آ رہی ہو اس سے میں کیا پوچھوں کہ تجھے کتنا غائب حاصل ہے **"وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى" {النجم: 3}** وہ تو کوئی بات، کوئی بات بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں کہہ رہے ایک ایک لفظ ایک ایک اطلاح ایک ایک شے۔ میں آپ کو ایک مزے کی بات بتاؤں کہ حضور ﷺ نے ایک دفعہ کہا، ایک حدیث ہے میں بڑا حیران ہوتا ہوں بہت مشکل ہے کہ آپ اپنے پیغمبرؐ کے Intellectual معیار کی حفاظت کر سکیں، ہم تو اپنے نبی ﷺ کا ذہنی معیار نہیں جانتے۔ ہمارے پاس وہ Methodology نہیں ہے کہ اس علم کا سراغ لگا سکیں کہ جو حضورؐ کو حاصل تھا۔ پتہ ہے آج کی دنیا سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ کا کیا علم حاصل تھا۔ پوچھا ابن رشیق نے کہ اللہ کائنات بنانے سے پہلے کیا کر رہا تھا؟ یہ سوال کون آج پوچھ سکتا ہے، آج کل یہ Question آکسفورڈ اور کیمرج میں پوچھا جاتا ہے، یہ Question آج کل اعلیٰ ترین Cosmologists discuss کر رہے ہیں کہ What was there before big bang? یہی سوال ہے اس دور پوچھ رہے ہیں کہ یہ کیا ہوا تھا، تخلیقات زمان و مکان سے پہلے کیا تھا؟ آخر اللہ اس وقت کیا کر رہا تھا جب تخلیقات نہیں تھیں ستارے نہیں تھے آسمان نہیں تھا کچھ بھی نہیں تھا۔ تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ کائنات بنانے سے پہلے اللہ کہاں تھا؟ فرمایا" كَانَ فِي عَمَاءٍ تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ" فرمایا اللہ بادلوں میں تھا، کائنات بنانے سے پہلے اللہ بادلوں میں تھا اس کے اوپر بھی ہوا تھی نیچے بھی ہوا۔ آپ کو پتہ ہے ایک ہی متفق فیصلے پر ساری دنیا کے Cosmologists اور Physicist پہنچے ہیں Before the creation of

بادل تھے Huge انتہائی گہرے the universal objects.

بادل تھے Electromagnetic Radiational کائنات کی تخلیق سے پہلے۔ کبھی آپ نے دیکھا (PBUH) Prophet کی Statement اس آخری حد کو جا رہی ہے کہ " کَانَ فِیْ عَمَاءٍ" کہ وہ بادلوں میں تھا، تخلیقِ کائنات سے پہلے وہ بادلوں میں تھا۔ تو یہ سمجھنا بڑا مشکل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انفارمیشن کیا ہے اور کہاں تک رسائی، فکر ہے۔ ایک صوفی نے کہا دو چیزوں کی مجھے کبھی سمجھ نہیں آئی، ایک نفس کے فریب کتنے ہیں اور ایک میرے نبی ﷺ کے مقامات کتنے ہیں۔ دونوں چیزوں کی سمجھ نہیں آئی۔

س: ہر ایک ٹین ایجر بچے نے سوال پوچھا ہے کہ آج کے Media influenced معاشرے میں نوجوانوں کو آپ ﷺ کی تعلیمات اپنانے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

ج: محبت! یار اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا

یہ پتہ ہے آپ کے مخالف کیا کر رہے ہیں آپ کے دشمن کیا کر رہے ہیں آپ کے باہر والے کیا کر رہے ہیں فیس بک والے کیا کر رہے ہیں؟ صرف ایک کام کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

اور اس کا جواب یہ نہیں کہ آپ بندے مارتے پھرو بلکہ آپ اپنے رسول سے جتنی بھی محبت محسوس کر سکتے ہو کرو، نہ صرف بدنی، نعتیں خالی نہیں پڑھیں، زلف و رخسار سے کچھ آگے بڑھو اور صفاتِ رسول ﷺ کی بھی کوئی فکر کرو۔ کوئی ایک آدھ صفت تو اپنے اندر آپ بھی پیدا کر لو۔ کچھ تو کہہ سکو کہ میں نے بھی آقا و رسول ﷺ کی مطابعت میں اپنی غیر انسانی جبلتوں میں ایک الہیاتی صفت کا اضافہ کیا ہے، کچھ تو کرو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، آپ کو پتہ ہے جملہ شاید آپ کو چونکا دے مگر میں سمجھتا ہوں شرک ایک نہیں دو ہیں۔ ایک شرک ہے اللہ کی عبادت میں کسی غیر کو

شامل کرنا شرک ہے مگر اللہ کے رسول ﷺ کی محبت میں بھی کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو ایمان کی حلاوت جانتے ہو کیا ہے، پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہے؟ فرمایا اللہ کو اس طرح مان، اس طرح مان کہ اس کے بعد اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر۔ یہ ایمان کی پہلی حلاوت ہے اور پھر فرمایا مجھ سے ایسی محبت رکھ کہ تیرے نفس جان و مال سب سے بڑھ کر ہو اور اس محبت میں شرکت بھی آپ کو وہیں پہنچا دیتی ہے جو پہلی شق ہے اور پھر فرمایا ایمان کی حلاوت کا تیسرا اصول یہ ہے کہ جب ایک دفعہ تجھے ایمان حاصل ہو جائے تو پھر بے ایمانی کو شرک کو پلٹنے کو اتنا برا سمجھے جتنا کسی سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈالنا۔

خواتین وحضرات! آپ کو پتہ ہے خطبہ حجۃ الوادع والے دن کیا حضور ﷺ نے فرمایا تھا؟ ابھی آپ کو ایک چھوٹی سی بات سنا دیتا ہوں دیکھو ہم لوگ کتنے فتوے جاری کرتے ہیں احمقانہ جاہلانہ مگر ہم پہ تو فتوی رسول اللہ ﷺ جاری فرما گئے ہیں۔ حجۃ الوادع والے دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب آج کے دن کے بعد شیطان اپنی عبادت سے مایوس ہو چکا ہے۔ کیا مطلب؟ آج کے دن کے بعد امتِ محمد رسول اللہ ﷺ کبھی شرک نہیں کرے گی، کسی غیر اللہ کی عبادت نہیں کرے گی۔ یہ شرک لوگ کہاں سے آ گئے؟ ہم ایک دوسرے کو کافر کاہے کو بناتے پھرتے ہیں؟ بھائی آج کی فقہ کا واحد کوئی ٹیسٹ ہے اں واحد تو وہ یہ ہو گا کہ کسی بھی مسلمان کو آپ نے شرک اور کافر Declare کرنا ہے تو اس کو بلا کے پوچھو تو سہی کہ یار خدا کتنے ہیں؟ اگر وہ کہہ دے ایک ہے تو پھر آپ کیوں بگڑتے پھرتے ہو، کیوں زور زاری شرک اس کے نام پہ لگاتے ہو کیوں اسے کافر قرار دینے پہ تلے ہوئے ہو۔ اگر کسی چیز پہ اختلاف اسے ہو تا Let him go ahead میں بھی ادھر ہی جا رہوں وہ بھی ادھر ہی جا رہا ہے چلو اسی منزل پہ جج آگے بیٹھا ہوا ہے فیصلہ کرنے والی ذات آگے بیٹھی ہوئی ہے **"اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ "{الزمر :46}** اللہ ہی تو فیصلہ کرتا ہے تو بھئی ادھر خواہ مخواہ لڑائی مار کٹائی کا فائدہ ہی کوئی نہیں ہے جاؤ آگے چلے جاؤ آگے وہ بیٹھا ہوا ہے منصف وہ تمہیں بتا دے گا کون غلط ہے کون سہی ہے۔ مگر اتنی بات ضرور ہے سن لو

حدیثِ رسول ﷺ ہے، اللہ سختی سے دیتا نہیں ہے اللہ سختی سے نہیں دیتا اللہ نرمی سے دیتا ہے، فرمایا نرمی جس چیز میں داخل ہو جائے وہ خوبصورت ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکل جائے وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔

س: حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کیا ان کے ظہور کا وقت قریب ہے؟

ج: اصل میں یار آپ جذباتی رومینٹک سے لوگ ہو جب تصورِ مہدی آتا ہے تو پتہ نہیں آپ کے ذہن میں کیا کچھ آجاتا ہے۔ بھئی بات یہ ہے Let's guess it میرے ساتھ آپ ذرا سوچو مہدی کون ہو سکتا ہے؟ بڑا شریف آدمی بڑا نیک آدمی۔ مہدی کی کوئی جو مجھے صفت نظر آتی ہے ناں وہ یہی ہے۔ ابھی کچھ لوگ اُٹھے انہوں نے اصلاحِ مذہب کا نام لیا، اخوان المسلمون آئے، تحریکِ محمدیہ انڈونیشیاء میں اٹھی ترکی سے نکلے الجزائر اور لیبیاء سے، پاکستان سے کبھی جماعتِ اسلامی اُٹھی کبھی تحریکِ اسلامی اُٹھی کبھی کوئی دوسری Organization اُٹھی، ادھر سے اُٹھے کوئی اُدھر سے اُٹھے، بے شمار تحریکات۔ بھئی کیوں اُٹھ رہے ہو؟ انقلاب اسلام کے لئے غلبہ اسلام کے لئے۔ بھئی تمہیں کہا کس نے ہے؟ پوچھو ان سے تمہیں کہا کس نے ہے؟ ارے بھائی یہ تو مجبوری کی بات ہے۔ ایک بندہ تھا، وہ قومِ علیں وہ بڑے زبردست تھے فراعنہ مصر کی تین سو برس کی حکومت تھی، رامیسس فسٹ گزرا اہرام Build کئے، اللہ نے بھی تعریف کی ہے کہ یہ ذوالعتاد ہیں بڑے لوگ تھے۔ مجھے کیا پتہ کوئی وجہ پسند ہوئی ہوگی، فرمایا اللہ نے کہ ہم نے فیصلہ کیا کہ قومِ علیں کو رسوا کریں چل اے موسیٰ اُٹھ تو جا اور فراعنہ مصر کو رسوا کر۔ انہوں نے کہا یا اللہ تو مروا دے گا میں نے تو پہلے قتل کیا ہوا میں تو مصیبت میں ہوں وہ تو جاتے ہی چڑھا دیں گے سولی پر تو آپ کیا کہہ رہے ہو گھبرا گئے ڈر ے۔ کہا موسیٰ کیا میں تیرے ساتھ نہیں ہوں اے موسیٰ۔ اب بچارے موسیٰ کیا کہتے چاہتے نہ چاہتے فراعنہ مصر کے پاس پہنچے جو کچھ آگے ہوا آپ کو پتہ ہے پھر دریائے نیل میں غرق ہوئی اور قومِ علیں رسوا ہوئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے اس ساری چیز میں فرق کہاں پر ہے؟ فرق پتہ ہے کہاں پر ہے اے موسیٰ اُٹھ جا۔ انہوں نے کہا میں تو نہیں جا سکتا

ہوں میں نے قتل کیا ہوا ہے میں ڈرتا ہوں۔ کہا موسیٰ ہم تمھارے ساتھ نہیں ہیں؟ سب سے بڑی Change جو حقائق میں آتی ہے، بھلا ان سے پوچھو یار تمہیں کہاں سے گارنٹی ملی ہوئی ہے کہ خدا تمھارے ساتھ ہے؟ یہ جو تم حرکتیں کر رہے ہو ہر مسلمان کے پیچھے لٹھ لے کے لگے ہوئے ہو، یہ جو تم اپنے آپ کو جنتی اور دوسروں کو دوزخی Declare کر رہے ہو There is a question to ask any muslim organization? بھئی آپ کو تکلیف کیا ہے کس نے کہا ہے آپ کو، کیا کوئی براہِ راست آرڈر آیا ہے؟ تو مسئلہ یہ ہے کہ خدا جس کے ساتھ ہو گا وہ مہدی ہے۔ جب کسی آدمی کو اللہ کہے گا ہاں کہ اُٹھ بھائی میں تنگ آ گیا ہوں اب ملتِ اسلامیہ کو زیر دستی سے بالا دستی کو لے جا اور Resurrect کروا امتِ مسلمہ کو۔ جس کے ساتھ خدا ہو گا وہ مہدی ہے اور جس کے ساتھ اللہ نہیں ہے وہ ملاں ہے مولوی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ مہدی کب آئیں گے؟ فرمایا جب تمھارا حال نئی نویلی دلہن جیسا ہو گا۔ تازہ شادی ہوئی ہو خاوند ابھی آیا نہ ہو، دلہن بیچاری حجلہ عروسی میں بیٹھی ہو، دل دھک دھک کر رہا ہے خوف کے مارے، پتہ نہیں کیسا نکلے گا، خبیث نکلے گا اچھا نکلے گا مروت والا نکلے گا پریشان کرے گا زندگی بھر کچھ رزق دے گا تو جب اس نئی نویلی دلہن کی سی ذہنی کیفیات تمہاری ہو جائیں گی تو مہدی آ جائے گا۔ مگر فرق اتنا ہو گا کہ مہدی شریف آدمی ہے بس۔ بخاری میں ایک جملہ مہدی کے بارے میں لکھا ہے اور بڑا اچھا لکھا ہے کہ زمانہ آخر میں مسلمانوں کے گروہ کا سردار ایک نیک مسلمان ہو گا اللہ اس کے ساتھ ہو گا اور اسے تائیدِ ربانی اور ایزدی حاصل ہو گی، اسی کی وجہ سے انہیں غلبہ حاصل ہو گا وہی فاتح عالم مغرب و شرق ہے وہی مہدی ہے وہی آخر زمانی ہے۔ وہ کب ہے؟ قریب ہے، لگتا ہے کہ قریب ہے It's very close اب معاملات حدیثِ رسول کی طرح چل رہے ہیں، Pin down کی طرح You know fall of pin ایک کے بعد ایک۔ ایک ویسٹرن نے کہا No body knows when the great start? اس لئے کہ کل ابھی Georgia پہ شروع ہونے والی تھی رک گئی ہے۔ ابھی ایران پہ شروع ہونے جا رہی ہے، ابھی دیکھو ترکی اور اسرائیل پہ تھی وہ رک گئی ہے تھوڑی دیر کے لئے رکی

ہے۔ایران کے متعلق آج سے پینٹاگون کی Statement تھی کہ ہم چھوڑیں گے نہیں تباہ وبرباد کردیں گے۔رک گئی ہے مگر کب تک رکے گی، بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ہم تو سب بکرے ہیں اور جو مرضی کرلو تباہی اور ہلاکت کا وہ منظر جو حضورﷺ کی احادیث سے نمایاں ہے اور فرمایا....اب جو حدیث میں Quote کرنے جا رہا ہوں اصحابہ رسول اسے حدیث نہیں معجزہ رسول سمجھتے تھے۔فرمایا کیا حال ہوگا تمھارا جب تم فارس کے محلات پہ قبضہ کرو گے اور اے سراقہؓ جب تجھے قصری کے کنگن پہنائے جائیں گے۔حضورﷺ اس وقت زندہ تھے اور قصری فتح نہیں ہوا تھا Iranian Empire، یزدگرابھی زوال پزیر نہیں ہوا تھا خسرو مرا تھا Iranian Empire قائم تھی۔"اور کیا حال ہوگا تمھارا جب تم سلطنت روما پہ غالب آؤ گے اورتم ان کے امراء کو قید کرو گے،اور پھر وہ وقت آئے گا کہ میری امت ایک فتنہ،درمیان میں ڈھال جیسے چہرے والوں اور چمڑے کے تسمے والے جوتے والوں سے جنگ کرے گی اور اس پہ غالب آئے گی اور پھر زمانہ آخر میں میری امت دجال سے جنگ لڑے گی اور اس پہ غالب آئے گی"۔تین نکل گئے ہاں، سچے سچے نکل گئے۔چار پیشین گویاں ہیں ہاں اس لئے اس کو معجزہ رسول کہتے ہیں۔قصری کا Fall ہو چکا،سلطنت روما خواب و خیال ہو چکی،منگول Attacks ختم ہو گئے،معرکہ عین جالوت گزر گیا،اب رہ گیا آخری اور دجال اور فرمایا میری امت دجال پہ غالب آئے گی۔اس سے بڑی کیا خوشخبری چاہیے یہی تو وقت ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔مگر ایک چھوٹی سی بات بھی آپ نے ارشادفرمائی کہ ہزار میں سے ایک بندہ بچے گا۔تو میرا خیال ہے کہ ہم سب کو اپنی اپنی برادری سے ایک بندہ نامزد کر لینا چاہیے،999 مریں گے اور ایک بندہ بچے گا۔اصحابؓ بھی بہت پریشان ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ تو بہت ہولناک خبر ہے۔فرمایا یہ جو 999 ہوں گے یاجوج وماجوج میں سے ہوں گے۔یہ ساتھ ہیں (ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے) آپ کے۔یہ ہنیاؤٹ، یہ بالکل ساتھ، یہ Chinese یہ یاجوج وماجوج ہیں۔آپﷺ نے فرمایا"یاجوج وماجوج ہر چیز چٹ کر جائیں گے"۔کتے بلیاں جو ہے سب صاف کر جائیں گے، سب کچھ صاف کر جائیں گے۔خبردار بھی رہنا ان States جاتے ہوئے پوچھ لینا کہ کس چیز کا

شوربہ ہے کل میں بھی ڈر رہا تھا میرے دو دوست آئے تھے اتفاقی، میں نے پوچھا نہیں تھا، گمان ہے کسی حلال چیز کا ہوگا۔ ان کا کوئی پتہ نہیں ہے یہ زمین پہ رینگنے والی کوئی چیز نہیں چھوڑتے، کوئی چیز جس میں ذرہ برابر ماس ہے نہیں چھوڑتے۔ یہی قوم یاجوج وماجوج ہے ابھی یہ نکلیں گے زمانہ ءآخر میں انشاءاللہ تعالیٰ العزیز

May Allah be very kind to you. I am so grateful to you , you heard me so long and so patiently. This is my through obligations.

اللہ آپ کو خیر و عافیت سے رکھے۔ اللہ اس شہر پہ سکینت و برکت نازل فرمائے۔ امن عطا فرمائے اور لوگوں کی جان و مال ایک دوسرے سے محفوظ رکھے اور پروردگار انصاف کرنے والوں کو بھاگ دوڑ دے۔ اس ملک میں انشاءاللہ تعالیٰ العزیز

I am looking forward about two to three years after, this country is going to become one of the most powerful in economy in army and it will be savior of the whole world.

اور حضور ﷺ کی وہ حدیث پوری ہوگی کہ اہل ہند کے مسلمان پہلے اہل کفر ہند سے جنگ لڑیں گے اور ان کے امراء ورؤساء کو گرفتار کریں گے اور پھر شام میں حضرت مریم کے بیٹے کا ساتھ دیں گے۔

عقل اور عشق، موافقت یا مخاصمت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا O سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ O وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ O وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ O

خواتین حضرات! کراچی پہنچنے سے پہلے قریباً قریباً پنجاب میں کچھ اس قسم کی خبریں تھیں ۔ جیسے شائد میرا کراچی پہنچنا کراچی کے ڈیڑھ کروڑ بندوں کے ساتھ شہادت میں شریک ہوا ہے اور اس پہ پھر یہ مستزاد میں نے چلتے ہوئے دو دعائیں مانگیں ۔ ایک تو کراچی کے امن کی دعا مانگی اور دوسری اس خواہش کا اظہار کیا کہ اے اللہ مجھ سے کوئی اچھی بات کراچی والوں کے لیے

نکال دے ۔ ایک دعا تو نصف نصف قبول ہوتی لگتی ہے مگر دوسری کا انجام یہ ہوا کہ اتنا شدید نزلہ وزکام کا حملہ ہوا کہ حواس غائب ہوتے نظر آئے۔ یہ جو رات بیچ میں گزری ہے اس میں بڑی استدعا کی کہ اے پروردگار کچھ تو کہنے کے قابل چھوڑ دے اور یہ جو اس وقت آپ صورتِ حال دیکھ رہے ہیں یہ اسی دعا کا ہلکا پھلکا نتیجہ ہے۔ تو میں نے ایک اندازہ لگایا ہے کہ خدا دوسروں کے حق میں دعا ضرور قبول کر لیتا ہے اگر آپ اپنی جسارتِ ذات کرو تو اس میں خاصی سزا ملتی ہے۔ تو صاحبو

سنا ہے عالمِ بالا میں کوئی کیمیاگر تھا

صفا تھی جس کی خاکِ پا کی ساغرِ جم سے

کائنات بالا میں ذہن وعلم کا ایک خالق اکیلا تن تنہا بے شمار مخلوقات کا خالق آج عجیب سے اچنبھے میں پڑا ہوا ہے۔ ایک دفعہ سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ نے کہا کہ **اگر خدا ظاہر ہو جاتا تو ایمان جبر ہو جاتا** ۔ مگر افسوس یہ کہ اس وقت بھی وہ ظاہر تھا مگر ایمان بھی جبر تھا۔ وہ خالق و باری و مصور تھا، اس کو پتہ تھا کہ وہ کیا ہے مگر اس کے باوجود جب تعریف کرنے والوں کو دیکھتا "ہم نے حکم دیا زمین وآسمان کو کہ ہمارے حکم کی تعمیل کرو گے طوعاً وکرہاً۔ وہ بیچارے اتنی مجال کہاں تھی ان کی ۔ اس مخلوق نے آسمان نے زمین نے کہا کہ اے مالک وکریم جو تو حکم کرے گا ہم تو خوشی سے مانیں گے۔ ہم نے وحی کی مکھی کو شہد کی مکھی کو اس نے کہا ہم تو کچھ بھی نہیں جو کچھ آپ حکم کریں گے۔ اب یہ تعمیلِ حکم کا اتنا لمبا تسلسل تھا اتنا لمبا تسلسل تھا کہ وہ اکتا گیا ۔ اس نے کہا یہ کیا کہ میں کہتا ہوں مانو گے؟ کہتے ہیں مانیں گے۔ لگتا ہے کہ اس کو انکار میں کسی لذت کا بھی خیال آیا کہ کبھی کوئی تو ایسا ہو کوئی نالائق کوئی کمبخت کوئی انا پرست کوئی شدت والا اُٹھ کے کہے تو سہی اے اللہ ٹھیک ہے ہم نہیں مانتے آپ کو۔ شائد اس لذت انکار نے ایک بہت بڑی حقیقت کو جنم دیا۔ آپ کو پتہ ہے نا Artifical Intelligence کیا ہوتی ہے۔ جہاں باقی مخلوقات میں یہ صلاحیت نہیں تھی فیصلہ کرنے کی۔ خداوند کریم نے ایک عجیب وغریب شے تخلیق کی، اس کا نام اس نے عقل رکھا۔ پھر جب عقل پیدا کر لی ۔ تو اسے کہا کہ ذرا مجھے چل کر دکھا۔ پھر اس نے چل کر دکھایا ۔ اس نے کہا

پلٹ، وہ پلٹی اور آپ نے فرمایا کہ مجھے عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں نے زمین و آسمان میں تجھے سب سے خوبصورت مخلوق بنایا ہے۔ پھر ایک عہد کیا، ایک عہد کیا کہ اے عقل اسے دوں گا جو تیرے ذریعے لے گا اور اس کو نہیں دوں گا جو تیرے ذریعے نہیں لے گا۔ یہ تفوق جو اس نے عقل کو عطا کیا، حضرت عمر فاروقؓ نے تمیم بن داریؓ سے پوچھا آخر انسان کی سب سے بڑی صلاحیت کیا ہے؟ سب سے بڑا احسن کیا ہے؟ سب سے بڑی خوبصورتی کیا ہے؟ کہا عقل۔ عمرؓ نے کہا ٹھیک کہتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ انسان کی سب سے بڑی خوبصورتی کیا ہے ؟ فرمایا عقل اور پھر فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ میں نے جبرائیل سے پوچھا تھا کہ اللہ کے نزدیک انسان کا سب سے بڑا احسن کیا ہے؟ کہا عقل۔

خواتین و حضرات! یہ تعقل اتنی بڑی نعمت ہے یہ Artifical Intelligence اب انسان بڑا ڈرتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے آدھی فلمیں آ رہی ہیں کمپیوٹرز نے بغاوت کر دی۔ انسان اپنے نفاق کی وجہ سے ڈرتا ہے۔ انہوں نے تو اصول دینے ہیں اب آپ کمپیوٹر کو یہ Rules تو نہیں دیں گے کہ بڑے آدمی کے سامنے جھوٹ بول دو۔ اور چھوٹے کے سامنے انانیت کا مظاہرہ کرو۔ وہاں تو آپ کو کچھ Sophisticated rules دینے پڑیں گے۔ اور ایک دفعہ آپ نے کمپیوٹر کو Rule دے دیے تو پھر آپ بھی خلاف ورزی نہیں کر سکتے انہوں نے تو اندھا دھند وہی کرنا ہے جو آپ نے Dictate کر دیا۔ یہاں صورت حال یہ ہوئی ہے کہ انسان آج جس کمپیوٹر کو Artifical Intelligence دینے سے ڈرتا ہے آسمانوں کا خالق بہت بڑا تھا۔ اس کو کوئی ایسا پرابلم نہیں تھا۔ یہ یاد رکھئے کہ Man is a big narcissist اتنا خود پسند ہے کہ وہ بڑے احمقانہ مسائل پہ قائم ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو ایک چھوٹی سی کائنات میں ایک Galaxial life ہے کم از کم دو ارب Galaxies ہیں ہر گلیکسی میں دو ارب سورج بھی واقع ہیں۔ یہ کتنے سیارگان آسمان میں ہیں کتنی بے پناہ گنجائش آسمان میں ہے۔ نسل انسانی کے پاس کوئی ابھی تک مکمل پیمانہ نہیں بنا جس سے اس وسعت کائنات کو اپنے حساب و کتاب کی حدود میں سمیٹ سکے۔ اب اتنی بڑی کائنات میں چھوٹی سی نکڑ میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ

سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اتنی ساری کائنات میں ہماری حیثیت کیا ہے؟ فرمایا جیسے ایک بہت بڑے جنگل میں ایک چھلا پھینک دو، ایک چھلا ایک بہت بڑے Amazon کے جنگل میں ۔ Obviously it's not very much visible. It's absolutely noting at all. جو وژن میں نہیں آتی تو شائد کسی Decimal میں آجائے، چلتے چلتے آگے زیرو کسی Decimal میں آجائے۔ اتنی بڑی کائنات کی ایک چھوٹی سی نکڑ میں حضرت انسان متمکن ہے۔ اور کتنی عجیب سی بات ہے کہ ان کا خیال ہے کہ اتنی بڑی کائنات میں کوئی اور زندگی نہیں ہے۔ یہ Narcissism ہے۔ خود پسندی کا یہ عالم ہے کہ یہ انسان سمجھتا ہے کہ اتنی بڑی کائنات میں میرے سوا زندگی نہیں ہے۔ میرے سوا کوئی انسان ہی نہیں ہے۔ میرے سوا کوئی مخلوق ہی نہیں ہے۔ اور دوسری اس سے بڑی غلطی ہے، ڈیڑھ سو پونے دوسو سال میں ہم اتنے ترقی یافتہ ہو گئے ہیں اتنے بزرگ و برتر ہو گئے ہیں کہ باقی مخلوقات سے ہمیں دعویٰ، زمین و آسمان نصیب ہو گیا ہے۔ ہم خدا کے شریک بھی ہو رہے ہیں، انکار بھی ہو رہا ہے۔ اب بت تو شائد وہاں سے نہ آئیں گے۔ سوائے ان بے چاروں ہندوؤں کے Still they stick چھوٹے موٹے gods کا ہجوم لگا رکھا ہے انہوں نے۔ آپ کو پتہ ہے کہ کم از کم 33 کروڑ gods ہیں ہندوؤں کے، ہر تیسرے ہندو کا ایک تازہ خدا ہے۔ سوائے ایک آدھ قوم کے باقی جو لوگ ہیں خدا گریز کر چکے ہیں۔ بلکہ Nitsche نے تو بہت پہلے کہہ دیا تھا کہ God is dead and we have thrown it out of our universe. ڈاکٹر Armstrong کا خیال ہے کہ اب اگر اس خدا کو بندوں کا خدا رہنا ہے تو اب اس کو مصالحت کرنی پڑے گی۔ دیکھو ہم چوری چکاری کرتے ہیں، ہم ڈیموکریٹس ہیں، ہم بہت ساری غلطیاں کرتے ہیں۔ ابھی کل پرسوں بھی ہمیں قوم عاد و ثمود کی Activity کی خبر ملی تھی، اسلام آباد میں۔ تو آرمسٹرانگ کا خیال ہے کہ اگر اللہ Agree کر جائے ہماری چند ایک ان صفات پر تو پھر تو ہم خدا کو خدا مانتے ہیں۔ بقول ان کے پہلے خدا زیادتی کرتا رہا ہے۔ یہ کیا ہوا سپارٹا تباہ کر دیا، Athenians غارت کر دیئے، عاد و ثمود کو برباد کر دیا۔ اب نہیں چلے گا۔ آج

کے Modren Intellectual کا خیال ہے کہ اب خدا کو تھوڑی مصالحت کرنی چاہیے۔ اور انسانوں کے ان بڑے نقائص کو کشادہ دلی سے قبول کرلے۔ بس ایک ہی طریقہ ہے خدا کے پاس خدا رہنے کا اب اور کوئی طریقہ نہیں۔

خواتین وحضرات! یہ Ideas ہمارے اتنے ناقص ہو جاتے ہیں کہ ہم اس عزت و جلال کے مالک رب کائنات کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ تو خداوند کریم نے جو صلاحیت پیدا کی جو Intelligence پیدا کی اس کا نام اس نے امانت رکھا۔ امانت دیکھیے وہ چیز نہیں جو آپ کے پاس مستقل ہو۔ امانت وہ ہے جسے لوٹانا پڑتا ہے جیسے واپس کرنا پڑتا ہے **"إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ"** ہم نے آسمان اور آسمان کی مخلوق کو زمین اور زمین کی مخلوق کو پہاڑوں اور پہاڑوں کی مخلوقات کو ہم نے یہ امانت پیش کی Voluntarily اور ہم نے کہا کوئی اٹھائے گا **" فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا "** گریز کر گئے، ڈر گئے۔ نہیں ہم میں سے کوئی نہیں اٹھانا چاہتا۔ وجہ کیا تھی؟ آخر کیوں ڈر گئے؟ صرف اس وجہ سے کہ جہاں اس امانت کے انعام بڑے تھے۔ اس کے غلط استعمال کی سزائیں بھی بڑی تھیں۔ ایک طرف جنت الفردوس تھی، جنت الماوہ تھی اور دوسری طرف جہنم کے بھی سات دروازے تھے۔ تو مخلوقات نے یہ رسک لینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا رسک ہے **"وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ "** انسان ایسا عجلت پسند ہے اتنی جلدی کی آج بھی اس کے پاس وہی کمزوری ہے جو پہلے تھی عُجب ذات غرور **"وَما الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ" {آل عمران:185}** اور کیا ہے زمین، زمین کی زندگی میں انسان کا Vanity fair غرور ہی غرور و جاہت جلی بلندی کا شوق انسان نے اور کچھ بھی نہیں دیکھا، ادھر ادھر نہیں جھانکا تاکا، نہ نتائج پہ غور نہیں کیا، سرداری مل رہی تھی، آقائی مل رہی تھی، عزت و برتری مل رہی تھی **"وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ"** بھاگے دوڑے اور کہا جی ہمیں دے دو۔ تو خدا نے ایک Judgment دی **" إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولا " {الاحزاب:72}** ظالم ہے جاہل ہے۔ خواتین وحضرات ان لفظوں کا مطلب یہ ہے کہ He دونوں underestimated the job he overestimated himself.

صورتوں میں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ ویسے اگر خدا کسی کو ظالم اور جاہل کہہ دے تو پھر اس کے بعد اس کو سزا دینے کا حق نہیں اس کے پاس رہتا۔ اس کی اپنی Judgment ہے پھر ظلم و جہل سے بچتا ہی کوئی نہیں ہے۔ تو اس لیے یہاں ظلم و جہل کا مطلب ظلم و جہل نہیں رہے گا یہاں اس کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ جاہل اس لیے کہ He has underestimated the Job اور ظالم یہ ہے کہ Overestimated اپنے آپ کو کر رہا ہے۔ اب اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے آج کی دنیا میں Six Billion مخلوق میں پانچ Billion تو Clearly defy کرتے ہیں Concept of illahiyat کو خدا کو بالکل Defy کرتے ہیں۔ اور وہ اس نعمتِ عقل کو کس طرح استعمال کر رہے ہیں وہ آپ کے بھی علم میں ہے اور ہمارے بھی علم میں ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عقل کو اتنی بڑی اہمیت جو اللہ نے دی اتنا بڑا اناسک جو دیا تو آخر اس کی بھی تو کوئی وجہ ہو گی؟

خواتین و حضرات! جیسا کہ میں نے کہا وجاہت جلی کا سب سے زیادہ حق تو اللہ ہی کو تھا اور اس کی خواہش تھی "کُنتُ کَنزاً مخفیاً فاَحبَبتُ اَن اُخلُقَ خلقَ لِیَعرِفُونِی" میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا ہم نے اس خواہش کا اپنے اندر اظہار کیا کہ ہم جانیں جائیں ہم نے مخلوق کو اپنے تعارف کے لیے پیدا کیا تا کہ کوئی ایسی مخلوق ہو جو دیکھے جانے سوچے سمجھے۔ قدرتِ انکار رکھتی ہو۔ یہ مخلوق طنز اور تشنیع رکھتی ہو۔ اس میں فرعون اور ہامان اور شداد جیسے لوگ ہونے چاہئیں جو کھڑے ہو کر کہیں پھر بہکاوے دیں آسیب دیں وہ جادو اور سحر کے کارگر ہوں وہ انسان کو عقل کے تناقص کی خبر دیں۔ اگر آئینہ صورت دکھاتا ہے تو وہ اس کی زنگ آلودہ سائیڈ کی خبر بھی دیں۔ پھر اگر یہ انسان اچھا سوچے گا، اور اچھا سوچے گا اس لیے کہ میں نے اس کو ایک ایسی چیز دی ہے کہ اگر یہ غور کرے گا فکر کرے گا تو یقیناً کہے گا۔ کہ "**اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم**" **{ھود:56}** کہ میرا رب بے شک سیدھے رستے پہ ہے اور سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔ اور کوئی شخص بھی جو اللہ کو بڑھے گا وہ سیدھے رستے پہ ہی جائے گا۔

خواتین و حضرات! عقل کے بڑے Patterns میں عقل کے بڑے انداز لیتی ہے۔

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے
عشق بیچارہ نہ ملاں ہے نہ زاہد نہ حکیم

یہ بیچارہ نہیں ہے بڑا خبیث ہے آگے چل کے بات ہوگی۔ راہ حقیقت میں تلاشِ حق میں سب سے بڑا آسیب اور سب سے بڑی رکاوٹ جو ہے عقل کے رستے میں مجاز ہوتی ہے عشق ہوتا ہے اور Equally strong obsession, equally strong likes Dislikes کا مالک جو حد دو دِ توازن کو کراس کرتا ہوا اتنا Strong تعصب پیدا کرتا ہے اتنی Strong طلب پیدا کرتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ سب کچھ ہی بھول جاتے ہیں۔ چند ایک بڑی داستانیں جو آپ کے سامنے ہیں۔ تو لیلیٰ بیچاری بہت کالی پیلی سی تھی۔ تھی تو وہ بھی بنو عامر سے۔ قیس بھی ایسا ہی مجہول العقل تھا۔ تو قیس بن زری عامری کی جب شہرت ہوئی لیلیٰ کے بارے میں، آخر بڑے بڑے لوگوں کو اشتیاق ہوتا ہے۔ دیکھیں یہ اشتیاق انگریزوں کو بھی ہوتا ہے دیسیوں کو بھی ہوتا ہے۔ آپ نے ہیلن کا نام تو سنا ہو گا۔ بہت شہرت خاص ہوئی تو ایک دن Marlowe نے سوچا، شاعر تو بہت بڑا تھا Shakespeare تو ویسے ہی مشہور ہو گیا، اچھا Dramatist مارلو تھا۔ تو مارلو نے سوچا کہ میں کسی جادوگر کی خدمات حاصل کروں گا۔ اس سے پوچھوں یار مجھے ہیلن تو دکھا۔ تو جادوگر نے کہا اچھا، اس نے عمل شمل کیا اور جہنم سے ہیلن واپس بلائی۔ میں جہنم تو نہیں کہہ سکتا، کہیں درمیان سے لایا ہو گا تو جونہی اس کی شکل پہ اس کی نظر پڑی..... تو میرا خیال ہے اس نے (مارلو نے) ادب عالیہ کے دو بہت خوبصورت جملے درج کیے "Is this the face that launched a thousand ships and burnt the topless towers of ILium?" آج تک یہ دو لائنیں جو ہیں ادب کی خوبصورت ترین لائنیں مانی جاتی ہیں کہ "Is this the face that launched a thousand ships and burnt the topless towers of ILium?" کیا یہ وہ چہرہ ہے جس کی خاطر Agamemnon نے ایک ہزار جہاز سمندر میں اتار دیئے تھے اور الیئم کے بلند و بالا مناروں کو آگ میں لپیٹ دیا تھا کیا یہ وہ فیس ہے؟ لگتا ہے

مایوس ہوا ہوگا۔ وہ آپ کو پتہ ہے اس پلائی ناس نے کہا ہے Beauty is only skin deep تو لگتا ہے کہ ہیلن اس وقت Bones کی شکل میں ہوگی۔ تو خاصا مایوس ہوا ہوگا کہ یہ وہ چہرہ ہے۔

خواتین وحضرات! خداوند کریم کے ضمن میں بہت سارے لوگ جب اپنے اپنے انداز سے اللہ کی طرف بڑھتے ہیں عقل جو ہے ان کو وہ سراغ اور رہنمائی عطا کرتی ہے۔ اور میں آپ کو پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں اگر عقل نہ رکے اگر یہ ترقی پذیر رہے آگے بڑھتی رہے تو رب کعبہ کی قسم ہے کہ یہ اللہ تک ضرور پہنچتی ہے۔ مگر ہوتا کیا ہے؟ عقل جہاں رکتی ہے بت خانہ تخلیق ہو جاتا ہے۔ وہ کسی سکول میں رک جائے، کسی عالم کے پاس رک جائے، کسی دانشور کی باتوں سے مغلوب ہو جائے، عقل جہاں رکتی ہے ایک بت خانہ تخلیق ہو جاتا ہے۔ صرف اللہ کے ساتھ عقل جو ہے ایک بہتے ہوئے دریا کی طرح آگے بڑھتی ہے۔ اللہ کے بندے کبھی ریٹائر نہیں ہوتے۔ اللہ کے بندے لحہء آخر تک اپنے فکر وعمل میں جواں رہتے ہیں بلکہ ان کا بڑھاپا ان کی جوانی سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ یہ دوسری طرح کی بات ہے۔ ان کے نروس سسٹم زیادہ Strong ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج جو ہیں زیادہ مائل بہ اخلاق ہوتے ہیں۔ وہ چڑچڑے بدمزاج عبادت گزار نہیں ہوتے۔ دیکھیں قرآن کیا کہتا ہے جو میرے بندے ہیں جب یہ بازاروں میں چلتے ہیں تو اللہ کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہے۔ مدتیں آپ کو بھی ہو ہی گئی ہوں گی ایسا بندہ تو کم ہی نظر آیا ہوگا جس کے سامنے اس کا نور چل رہا ہو۔ حضور ﷺ کی ایک بڑی عجیب وغریب دعا تھی، ویسے بہت سارے لوگ کہتے ہیں حضور ﷺ نور تھے یا بشر تھے۔ یہ دعا مستند ترین احادیث میں سے ہے **"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا"** اے اللہ میرے دل میں نور عطا فرما اور میری آنکھوں میں نور اور میرے سماعت میں بھی نور دے **"وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا"** میرے دائیں نور دے میرے بائیں نور دے میرے پیچھے نور دے میرے آگے نور دے مجھے سراپا نور بنا دے **"وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا"** میرے پٹھوں میں نور دے میرے گوشت پوست

میں نور دے میرے خون میں نور دے میرے بالوں میں نور دے میری کھال میں نور دے۔ اب سمجھ نہیں آتی کہ اللہ کے رسول کی کون سی ایسی چیز رہ گئی ہوگی جس میں نور نہیں ہوگا۔ اب بہت ساری باتیں، مجھے ایک دفعہ ایک صاحب ملے کہنے لگے کہ جی اللہ کے رسول ﷺ نور تھے کہ بشر تھے؟ میں نے کہا کہ یار تم اتنی گستاخی تو نہ کرو۔ یہ تو جملہ ہی غلط ہوتا ہے۔ نور کا الٹ بشر نہیں ہوتا۔ نور کا الٹ ظلمات ہوتا ہے۔ اب اگر آپ نے یہ پوچھنا ہے ہاں تو اس طرح معاذ اللہ استغفر اللہ پوچھو کہ اللہ کے نبی ﷺ نور تھے یا ظلمات میں سے تھے معاذ اللہ استغفر اللہ اور جہاں تک بشر کی بات ہے تو میں خود نور ہوں میں اپنے پیغمبر ﷺ کو کیا کہوں گا۔ بشر کی بات یہ ہے دیکھو میری زبان ہے یہ ایک مادیت کا عنصر ہے۔ میرا لفظ نور ہے یہ توانائی ہے۔ میرا دماغ جو ہے چند عذ ودوں سے بنا ہوا وجود ہے۔ میرا خیال نور ہے۔ میری آنکھ مادہ ہے میرا Vision نور ہے۔ آدھا تو میں بھی نور ہوں تو میرے نبی ﷺ کا کیا پوچھتے ہو تم۔ بعض اوقات بہت سارے مسائل ہمارے اندر جو پیدا ہوتے ہیں یہ صرف کم علمی اور علماء کی جہالت سے ہوتے ہیں۔ ایک بڑا لطیفہ ہوا سترہویں اٹھارویں صدی میں یورپ میں ایک بڑا فتنہ اور فساد کھڑا ہوا تھا Whether God is matter or energy? بڑا فتنہ تھا کہ اللہ نور ہے یا مادہ ہے۔ ہوا اس طرح کہ ان دنوں نئے نئے Concepts کے تحت اصول یہ آ رہے تھے کہ اگر خدا نور ہے تو اس سے Matter کیسے نکل آیا اور اگر Matter ہے تو اس سے نور کیسے بن سکتا ہے؟ تو بڑا فساد پڑا ہوا تھا حتیٰ کہ آئن سٹائن آ گیا۔ آئن سٹائن نے کہا کہ $E=MC^2$ اس نے بتا دیا کہ Matter can be converted into energy and vice versa is also true نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا۔ اب ادھر انگلینڈ میں یورپ میں ادھر ختم ہو گیا۔ ہمارے ہاں آ گیا۔ یہی فتنہ اٹھ کے ہمارے ہاں آ گیا اور Funny بات یہ تھی کہ اللہ سے ٹل کے رسول ﷺ پہ آ گیا۔ وہ وہاں سے نکل گیا جو خدا پہ بحث ہو رہی تھی۔ ادھر برصغیر میں آ کر اللہ پہ نہیں آیا کہ خدا نور تھا کہ بشر، وہ رسول اللہ ﷺ پہ آ گیا۔ یہ اس قسم کے مضحکہ خیز بحثوں میں علماء اسلام کو اس وقت کمال حاصل تھا، بہت کمال حاصل تھا۔ اور بعض اوقات کم علمی کی وجہ سے بڑے بڑے دلچسپ واقعات بھی ہوتے

تھے۔ جیسے شروع شروع میں علماء دیو بند کے پاس ایک فتویٰ آ گیا کہ آلہ مکبر صوت کا استعمال جائز ہے یا نا جائز؟ تو متفقہ فیصلہ ہوا کہ نا جائز ہے۔ متفقہ فیصلہ یہ ہوا کہ نا جائز ہے۔ انہوں نے کہا کیوں نا جائز ہے؟ انہوں نے قرآن کی ایک آیت Quote کی، بڑی مشہور آیت ہے آپ نے بھی دیکھی ہوگی کہ حضور ﷺ جب ارشاد فرما رہے تھے، قرآن پڑھ رہے تھے تو شیطان نے کچھ Mix up کر دیا، لات و منات کے لفظ ڈال دیئے تو اہلِ کفر بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے کہا دیکھو آج تو محمد ﷺ بھی ہمارے بتوں کی بات کرتا ہے۔ جب یہ بات پہنچی تو حضور ﷺ نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔ تو آپ کو اس بات کا بڑا صدمہ ہوا، بڑی گراں گزری یہ بات۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے میرے پیغمبر ﷺ ایسی کوئی بات نہیں ہے، تجھ سے پہلے بھی میرے رسولوں کو پیغمبروں کی باتوں کو شیطان نے گھلا ملا دیا اور لوگوں تک کچھ اور پہنچایا مگر اللہ اس کلام کی بھی حفاظت کرنے والا ہے اور تیری بھی، ایسی کوئی بدگمانی نہ کرو ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا اور شیطان کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔ تو خواتین و حضرات یہ فتویٰ لگا تھا Loudspeaker پہ کہ جیسے میں اب بول رہا ہوں اور شیطان وہاں تک کچھ اور پہنچا دے۔ میں خدا کی تعریف کر رہا ہوں شائد آپ تک شیطان کی تعریف پہنچے۔ تو یہ اس قسم کا تناقص اس وقت علماء میں معلومات کی کمی کی وجہ سے جاری ساری رہا۔

خواتین و حضرات! عقل ایک ایسی چیز تھی جس کو خدا نے ایک Inherent capacity دی، یہ اس کے ساتھ پیدا ہوگی۔ یہ سب سے بڑا وصف عقل کا ہے۔ یہ صاحبِ ترجیحات ہے اس کو naturally Automatically اپنی ترجیحات کا علم ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی کوالٹی ہے جس کی طرف کبھی کسی دانشور کا خیال نہیں آیا کہ عقل کا سب سے بڑا وصف یہ ہے چاہے کوئی بندہ ان پڑھ ہے یا پڑھا لکھا ہے دانشور ہے یا نابغہء روزگار اس کی عقل اسے ترجیحات کی ایک لسٹ Automatically دے دیتی ہے۔ اس کی آنکھ کھلے تو اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میرا کیا کام Important ہے اور کیا کام Important نہیں ہے۔ یہ ترجیح جو ہے یہ ترجیحات کو مرتب کرتی ہے۔ یہ فلسفہ ترجیحات کو مرتب کرتی ہے عقل جو ہے آپ کی۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ ترجیحات کے different Patches ہو جاتے ہیں۔ آپ کی پانچ سال کی

ترجیحات دس سال کی ترجیحات بیس سال کی ترجیحات سو سال کی ترجیحات ایک پوری زندگی کی ترجیحات ۔خواتین و حضرات ایک بڑی Funny سی بات ہے کہ ہندوؤں نے بھی ایک ترجیحات زندگی مقرر کی ۔ذرا دیکھیں کہ آپ کہاں اس وقت تک پہنچو گے خود ہی غور کریں ۔انہوں نے کہا کہ پوری زندگی سو برس کی ہے ۔اول تو اب سو برس تک پہنچنا کوئی نظر ہی نظر نہیں آتا ۔بہر حال چلیں مفروضہ ہی ہے کہ پہلے پچیس برس برھم چری آشرم میں جوانی ہے۔آپ بس پڑھولکھو اور جو کچھ سیکھو سکھاؤ ہنر مند ہو جاؤ ۔دوسرے پچیس سال گرہست آشرم ہے۔شادیاں کرو بچے پالو اور زندگی میں کاروبار Settle کرو۔تیسری بڑی جوانی شروع ہوتی ہے اسے گرہب آشرم کہتے ہیں ۔اب اقتدار کی عزت کی خواہش ہے اس کو مارو اس کو پیٹو اپنے حالات درست کرو معاملے سیدھے کرو گورنر ہو جیسے آج پیر پگاڑا سنا ہے جوائن کر گئے ہیں حکومت کو، یہ گرہب آشرم ہے۔اور آخر میں آتا ہے رشی منی آشرم ۔رشی منی آشرم پچھتر سال سے شروع ہوتا ہے۔اب سارا کچھ چھوڑ چھاڑ کے اللہ کی طرف جاؤ ۔کوئی خدا کو یاد کرو۔ بیوی بچوں کو چھوڑو ۔مگر میرا خیال ہے۔خواتین و حضرات کہ اب پچھتر سال کی نوبت ہی نہیں آتی ۔اب اللہ تک پہنچنے کی ہندو Order کے تحت نوبت ہی نہیں آتی کیونکہ پچھتر سال تک کوئی پہنچے گا تو رشی منی آشرم میں جائے گا۔اب ارے ارے کام تمام ہو جاتا ہے۔خواتین وحضرات یہ وہ غلط فلسفہ تھا جو ہندوؤں میں رائج تھا۔ ویسے سچ پوچھو تو آپ سے عرض کروں کہ مسلمانوں خاص کر پاکستان کے مسلمانوں میں ایک ہی اللہ کی بات رہ گئی ہے،اور وہ یہ ہے کہ کوئی بھولے بسرے سے پوچھ لے کہ اللہ کتنے ہیں تو وہ کہہ دے گا کہ ایک، اس کے سوا ہم میں بھی کچھ نہیں رہا۔ Frankly telling you.اگر آپ کہیں آداب زندگی آداب عقل طریقہ ،زندگی خاندان یہ سارے کے سارے اصول **"وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى"** [النجم :3} کیا ہمارے خاندان اللہ کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے؟ کیا ہم جب عورتوں مردوں کے مسائل پہ نظر ڈالتے ہیں تو ہم Anti God نہیں کھڑے ہوتے؟ کیا جب بچوں سے Treatment کر رہے ہوتے ہیں تو ہمیں نہیں پتہ ہوتا؟ لیکن ہم ان کو رسم و رواج کے نام پہ ہم ان کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور خدا کی باتوں کو دور کر دیتے ہیں۔ تمام

ایمان Literal سے Practical کو جانے کا نام ہے، کلمہ تو پڑھ لیتے ہیں۔ اور یہ عجیب سا خدا ہے Dialectical discussions میں بڑی دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ جو عقل میں نے انسان کو دی ہے بالآخر فاتح اور غالب ہے۔ اس کا دعویٰ ہے جو اچھی سوچ سوچے گا صحیح رستے پہ جائے گا جس کی جستجو ختم نہیں ہوگی وہ یقیناً مجھے پالے گا۔ اس کا کہنا یہی ہے کہ ایک صاف انکار کرنے والا بندہ اس منافق مسلمان سے بہتر ہے کہ جو مان کر بھی نہیں مانتا۔ جس کی تسلیم میں کوئی یقین نہیں ہے۔ خدا کافر کو نہیں اتنا برا بھلا نہیں کہتا۔ سچی بات آپ کو بتاؤں، دیکھیں ایک طعنہ ہے جو بار بار بار کافروں کو دیتا ہے۔ بڑا عجیب سا طعنہ وہ لگتا ہے۔ آپ دیکھیں ہمیں بھی وہ طعنہ لگتا ہے مگر، ہم غور ہی نہیں کرتے۔ وہ کافر کو بار بار طعنہ دیتا ہے۔ اگر تو آباؤ اجداد کے دین پہ قائم نہ ہوتا اگر تو غور وفکر کرتا اگر تو عقل استعمال کرتا تو ضرور مجھے پالیتا۔ یہ دیکھیں **"إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ" {انفعال :22}** بدترین جانور میرے نزدیک وہ ہیں جو عقل استعمال ہی نہیں کرتے سوچتے سمجھتے ہی نہیں ہیں جو میراث پائی ہے لے کے گھوم پھر رہے ہیں۔ انہوں نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ خدا کون ہے؟ کہاں سے آیا؟ مگر پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ایک جگہ Saga human Society کو کھول کے بیان کر دیا۔ چار آیات اس میں رکھیں، چار آیات۔ رب کریم نے خلاصہ دیا، اول وآخر خلاصہ **"هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا" {الدھر :01}** بہت عرصہ قرن ہا قرن ارب ہا ارب سال اے انسان! زمانے میں تجھ پہ ایسا وقت گزرا کہ تو کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ Will Durant بھی کہتا ہے Most probably انسان کسی جمی ہوئی کائی کی طرح کسی پرانے تالاب اور باولی کے کنارے جما پڑا تھا۔ ایک چھوٹا سا ذرہ حقیقت۔ لگتا ہے کہ انسان ایک جمی ہوئی کائی کی طرح الجی کی طرح تھا۔ پھر اچانک ایک انقلاب آیا۔ اس انقلاب میں انسان نے موت قبول کر لی اور Multiplication شروع کر دی۔ یہ تو اروِ زندگی جو Multiplication تک چلتا چلتا Homo sapeion تک آ گیا۔ Hopmo Sapeion جو سوچتا ہوا انسان تھا۔ مگر کتنی حیرانی کی بات ہے خواتین وحضرات کہ Homo

sapeion کے بارے میں دنیا بھر کے عظیم ترین Anthropologists دو اصول دیتے ہیں۔ ایک تو کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلا سوچنے والا انسان مذہبی تھا Homo sapeion was homo religious کہ سب سے پہلا انسان جس نے سوچنا شروع کیا وہ مذہبی تھا۔ یہ Rule کہ Homo sapeion was homo religious کہ سوچنے والے نے سب ابتداء مذہب سے کی۔ اور دوسرا یہ ہے کہ Homo sapeion was homo religious and monotheist ایک خدا کی پرستش کرنے والا، ابتدائے حیات کا قافلہ خدا پرست انسان سے چلا تھا، وہ ایک خدا کی پرستش کرنے والا تھا اور مذہب کو جاننے اور ماننے والا تھا۔ پھر بڑے بڑے دانشور آئے۔ جنہوں نے گریز کیا۔ انہوں نے عقل کو اختیارات نہ دیئے۔ رفتہ رفتہ ہم آج اس جدید دور میں داخل ہو گئے۔ ہمارے اپنے پیمانہ، عقل میں کیا اب بھی کوئی چیز باقی ہے کہ جس سے ہم خدا کو Offend نہ کریں۔ ہم نے ہر ممکنہ کوشش کی ہے خواتین و حضرات آج بھی اور کل بھی بڑی بڑی Movements کے ذریعے جس میں بڑے بڑے انسانی Caliber شامل ہیں انسان نے یہ سمجھا ہے کہ قاعدہ اور قانون سے بغاوت کرنا انتہائے عقل ہے۔ اس ناقص عقل کو انہوں نے اپنا Caliber سمجھا۔ عقل جو ہے یہ وجود کی نرگسیت قائم کرتی ہے۔ عقل وہ مغالطہ پیدا کرتی ہے جو سائیکالوجی میں کبھی Neurosis بنتا ہے کبھی Psychosis بنتا ہے کبھی Schizophrenia بنتا ہے کبھی Delusion of hundred granduers بن کے انسان کو بہکا رہی ہوتی ہے۔ مگر باادب اور ترقی یافتہ عقل آج بھی اللہ کے فضل و کرم سے انسانوں کو منزلِ مقصود تک پہنچاتی ہے۔ فرمایا پروردگار عالم نے **''هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا'' {الدھر:01}** تم تو کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھے۔ کیا تم بڑی بڑی باتیں کرتے ہو۔ اللہ بڑا خوبصورت طنز کرتا ہے۔ ویسے ادبیت بھی ختم ہی ہے پروردگار عالم پر، ادب ایشو ہی اس سے ہوا ہے۔ تو ایک دن میرا خیال ہے سوچ ساج کے انسان کی گستاخیوں کا خیال آیا بڑے بڑے عالموں کا خیال آیا ہے مقدسین کا خیال آیا معتبرین کا خیال آیا اور یہ جو مذہبی لوگ ہیں بڑے بڑے شیخ العرب والعجم کا خیال آیا ہوگا

کہیں شیخ الحدیث کا خیال آیا ہوگا کہیں آقائے اہلِ سنت کا خیال آیا ہوگا۔ یہ بڑے بڑے ٹائٹل آپ دیکھیں ویسے حیرانی کی بات ہے یورپ میں کوئی بھی نہیں ٹائٹل لگاتا۔ آئن سٹائن کا نام آئن سٹائن ہی رہ گیا۔ پروفیسر میکڈونلڈ پروفیسر مکیڈونلڈ ہی رہ گیا۔ ہمارا تو گلی کا مولوی بھی جب تک یہ ایک میل لمبی ٹائٹل نہیں لگالیتا صبر ہی نہیں آتا اسے۔ اور پہلے سے احتیاط کرتا ہے آٹھ سلسلے چشتیہ قادریہ اویسیہ فلاں ڈھینگ ساتھ لگے ہوں اس کے آخر میں لکھا ہوا ہو خطیبِ اہلِ سنت مرادِ اہلِ زمانہ، یہ سارا کچھ لکھ کے آگے مولوی فضل کریم لکھا ہوتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ہمارے ہاں خودستائی کا یہ عالم ہے کہ اُدھر عالم بچارے ایک لفظ سے پہچانے جاتے ہیں ایک نام سے جانے جاتے ہیں۔ اِدھر جاہل مطلق جو ہیں اپنے اوپر لبادے پہ لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں Practically اور Mentally بھی یہ ایک بدقسمتی ہے، بہت بڑی بدقسمتی۔ اس سے آپ کے اوران کے علم کا تناقص واضح ہو جاتا ہے۔ وہ مزدور لوگ ہیں پیشہ ور لوگ ہیں۔ چیزوں کو چیزوں سے جوڑتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی نہ کوئی ہنر نکال کے آپ کو حیران وپریشان کردیتے ہیں۔ ہم فلاسفر ہیں مگر ہمارا ہر فلاسفر کسی نہ کسی گروہ کا سردار بن جاتا ہے۔ کسی نہ کسی مسلک کو ایشو کردیتا ہے۔ امیر جماعت بن جاتا ہے۔ امیر فلاں بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کئی آج کل کے دور میں امیر المومنین بھی بن جاتے ہیں اللہ کے فضل وکرم سے بغیر مومنین کے۔ یہ ایک کبر ہے جس کی وجہ سے شدید نرگسیت جنم لیتی ہے۔ Once somebody ask me تو میں نے تو اسے کہا تھا "Subcontinent is a land of inferiorities" اس کے چپے چپے میں احساس کمتری ہے یہاں سے صوفی کا اٹھنا بڑا معجزہ ہے۔ اس لئے کہتے ہیں جب تک اپنے آپ کو نہ جانو گے، جب تک اپنی Inferiorities ختم نہیں کرو گے، جب تک اپنے احساسات سے گریز نہیں کرو گے، اپنی جبلتوں کے توازن کو حاصل نہیں کرو گے، آپ خاک خدا پہچانو گے۔ خدا تو سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ مگر ہم اپنے احساس سے گزریں گے تو اس کو پائیں گے۔

تو پروردگار عالم نے فرمایا اس کے بعد ہم نے انسان کو نطفہ، امشاج سے پیدا کرنا شروع کردیا "**إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ**" {الدھر :02} اس کا مطلب یہ ہے

خواتین وحضرات وہ کہتا ہے کہ پہلی Stage تمہاری Single cell کی تھی۔ بعد میں میں نے تمہیں Double cell سے پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اتفاق سے پہلا سیل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ہم سب تھوڑا بہت اٹھاتے پھرتے ہیں اس کو۔ آپ نے دیکھا ہوگا Amoeba proteus سنگل سیل ہے اور Paramecia type جو ہے یہ سنگل سیل ہے۔ اب بھی ہمارے پاس ان کی مثالیں ساری موجود ہیں۔ سنگل سیل سے پھر مخلوقات ڈبل سیل ہونی شروع ہو گئیں۔ مگر Cell میں تو عقل نہیں نہ آئی۔ پھر خداوند کریم نے فرمایا "نَّبْتَلِيهِ" میں نے سوچا اس مخلوق کو آگے بڑھاؤں اس کو آزماؤں اس کو دیکھوں پرکھوں، وہ جو امانت میں نے اس کے سپرد کرنی تھی جو اس کا Deal ہو گیا تھا اس نے قبول کر لی تھی میں نے سمجھ لیا تھا کہ میں اسے دوں گا۔ اس کے لیے تھوڑی سی اور صلاحیتیں چاہیے تھیں **"نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا" {الدھر: 02}** ہم نے اسے سماعت دی بصارت دی۔ اب انسان Physically پورا ہو گیا Homo habilis ہو گیا Homo erectus ہو گیا، انسان ٹھیک ٹھاک انسان لگتا تھا۔ ویسے خواتین وحضرات کہتے ہیں کہ آج بھی اگر آپ کے خواب میں کوئی Primate آ جائے تو آپ کو ساری عمر خوف سے نیند نہیں آئے گی، اتنا بدشکل تھا انسان، چھپکلی کے سر والا ابلی ہوئی آنکھوں والا، تو سب سے پہلا فائدہ جو Primates کو ہوا۔ شروع شروع میں یہ مخلوق زمینوں کے اندر گھسی ہوئی تھی پھر اللہ نے ان کو عقل عطا کی۔ اور حیرانی کی بات ہے خواتین وحضرات کہ انہوں نے سب سے پہلا عقل کا فیصلہ یہ کیا کہ بجائے زمین کے بل میں گھسنے کے ہم اوپر چڑھیں گے آسمان کو، درختوں پہ چڑھیں گے۔ اگر میں اسے Symbolically دیکھوں تو شروع سے ان مخلوقات میں جن میں انسان موجود تھا یہ ایک بڑا Decision تھا کہ ہم آسمان کو جائیں گے۔ پتہ نہیں کتنا Minute اور Tiny concept خدائی کا ان کے ذہنوں میں ہوگا۔ مگر Primates میں سے ایک گروپ میں سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم درختوں کو جائیں گے اور اونچائیوں کو دیکھیں گے بلندیوں کی آرزو پالیں گے۔ اور ان Primates میں سے آپ کے آباؤ اجداد بھی شامل تھے۔ کم از کم انتھروپالوجسٹس کا تو یہی کہنا ہے۔ آپ نہ مانو تو آپ کی مرضی۔ تو

خواتین وحضرات ابھی انسان پورا تو ہوگیا تھا۔ عقل جو ہے وہ ابھی تک شائد ودیعت نہیں ہوئی تھی۔ آگے دو دلچسپ واقع پیش آئے۔ محی الدین ابن عربیؒ لکھتے لکھتے ایک دفعہ ایک بات کرتے ہیں" اس کو بنا کے اللہ انسان پہ چالیس ہزار سال نظر کرتا رہا۔ پھر ناگہاں اس نے تجلی فرمائی اور یہ سوچتا ہوا انسان تھا، یہ محی الدین ابن عربیؒ کا قول ہے۔ اصل میں ہوا یہ کہ Last جو آپ کی Ice-age گزری ہے اس کی مدت کوئی چالیس پچاس ہزار پہلے کی ہے۔ جب Ice-age گزرتی ہے تو کوئی بارہ بارہ میل برف پڑتی ہے۔ اس میں گنجائش نہیں ہوتی بچ نکلنے کی۔ اس میں جو انسان بچ کے نکلا وہ ہمارا Neolithic انسان ہے New Stone age کا انسان ہے Neolithic age کے انسان میں ہم عجیب وغریب باتیں پاتے ہیں۔ مکان بنا رہا ہے۔ میاں بیوی کا عمرانی معاہدہ طے ہوگیا ہے۔ عجیب عقلی باتیں شروع ہوگئی ہیں۔ تو جب انسان اس دور میں تھا۔ تو پہلا ایک انسان جو ہمیں نظر آتا ہے۔ وہ سوچنا شروع ہوگیا ہے کبھی وہ Homo sapeion ہے کبھی Homo neanderthal ہے کبھی کہیں کا ہے مگر یہ بات واضح ہے کہ ایک سوچ سی اس میں نظر آتی ہے۔ یہ محی الدین ابن عربیؒ کی Statement ہے کہ خدا اس پہ چالیس ہزار برس نظر کرتا ہے اور ناگہاں اس پہ تجلی فرمائی اور یہ سوچتا ہوا انسان ہوگیا Will Durant بھی ایک بات لکھتا ہے وہ کہتا ہے After the last ice age perhaps man was just layiny stunned جیسے Frozen man کی حیثیت سے اور اس کا دماغ محدود تھا جتنا ہمارے کزن چمپنزی کا ہوتا ہے اتنا ہی بس، تین سو پانچ سو سات سو وہ اتنا بڑا نہیں تھا۔ تو اس لیے میرا خیال ہے ڈارون بچارا کوئی غلطی تو نہیں کر گیا تھا مگر ڈارون ذرا دیکھا ہوگا کہ انسان آج بھی بہت ساری باتوں میں بندروں سے ملتا ہے تو کیا ہوا جو اس نے کہہ دیا۔

آپ کو پتہ ہے جناب اکبر الہٰ آبادی نے کیا کہا تھا کہ

ڈارون بولا بوزنا ہوں میں
کہا منصور نے خدا ہوں میں
سن کے کہنے لگے میرے ایک دوست

تو اس بچارے نے کونسا ایسا گناہ کر دیا تھا۔ قرآن حکیم میں اللہ نے ایک Statement دی Origin of species تو کئی لوگوں نے سنی ہوگی۔ قرآن حکیم میں وہ آیت دیکھ لیں تو آپ کو پتہ لگے گا کہ کوئی اتنا بھی ڈاروِن بچارے نے گناہ نہیں کیا تھا۔ نہیں مانتا اللہ کو Intellectual question ہے مگر Practically اس نے کوئی خرابی کی بات نہیں کی۔ تو قرآن کہتا ہے **"وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِی الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم" {الانعام:38}** کہ آسمانوں میں کوئی ایسا پرندہ نہیں اُڑتا اور زمین پہ کوئی ایسا جاندار نہیں ہے جو تمہاری طرح امتیں نہیں ہیں۔ تمہاری طرح امتیں ہیں۔ یہی تو بچارہ ڈاروِن کہہ رہا تھا کہ تمام Species کا ایک Origin ہے، ایک جگہ سے چلے ہیں بھلے ہی کوئی Arthropoda میں چلا گیا کوئی Reptilia میں چلا گیا کوئی ادھر ہو گیا کوئی اُدھر ہو گیا۔ ہم اتنے Reactionary ہیں ڈاروِن نے صرف یہ کہا کہ انسان بندر سے پیدا ہوا ہے، بس اس پہ ہمیں گرمی آئی ہوئی تھی، وہ Scientist تھا بچارہ، اس نے کونسا کوئی Religious faith دیا تھا۔ تو خداوند کریم نے آخر میں آ کر جب عقل دے دی سمجھ دے دی۔ تو میں Will Durant کی بات سنا رہا تھا کہ اس نے کہا Then suddenly a heavy electric shock came from some where above and the brain of the humans increased. ایک دم سے کائنات بالا سے ایک بڑا Heavy Charge آیا اور وہ Charge انسان کے ماتھے پہ پڑا اور یہ سویا ہوا Hibernated انسان جو تھا اس کی آنکھ کھل گئی اس کے دماغ کی مقدار بڑھ گئی۔ یہ Habilis سے Erectus سے Homo sapien ہو گیا، اتنا فرق ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی آخری اور فائنل آیت سنیئے گا جس پہ اس نے فیصلہ دیا **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا" {الدھر:03}** عقل مل گئی ہے ہاں ہوش آ گیا ہاں، آنکھیں کھل گئی ہیں ہاں اب تم نے فیصلہ کرنا ہے کہ میں (اللہ تعالیٰ) ہوں کہ میں نہیں ہوں۔ بہت بڑا استاد ہے۔ بہت بڑا استاد ہے ایسا کریم ہے کہ کوئی ایسا کریم نہیں ہے۔ رحمان و رحیم ہے تو

ایسا کوئی بھی نہیں ۔ ایک ذرا ضمنی سی بات ہے آپ کو پتہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ہم بہت بڑا رحمان و رحیم مان بھی لیں پھر بھی ہمیں پتہ ہی نہیں لگتا، وہ دعویٰ کرتا ہے ہمیں سمجھ ہی نہیں کہ کتنا رحمان ہو سکتا ہے ۔ وہ کہتا ہے میں سو ماؤں سے بھی مہربان ہوں پھر بھی ہمیں سمجھ نہیں آتی وہ کتنا رحمان و رحیم و کریم ہو سکتا ہے ۔ پھر اس کے پاس ایک ہی طریقہ رہ گیا تھا یہ بتانے کے لیے اور چونکہ مخلوق تک رحم و کرم کی رسائی Proper نہیں ہو رہی تھی، لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اللہ کتنا مہربان ہو سکتا ہے پھر اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا ۔ اب جو اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا وہ لوگوں میں رہے محبت و امن ان ہی کی ذاتِ گرامی سے Issue ہوا ۔ رحمت ان کی ذاتِ گرامی سے Issue ہوئی ۔ کرم ان کے وجودِ مبارک سے آیا ۔ جب ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے ہیں پھر خیال آتا ہے اللہ واقعی رحمان و رحیم ہے کیونکہ ایسا مہربان انسان تو روئے زمین پہ گزرا ہی کوئی نہیں ہے اول و آخر ۔ اور استاد بھی کیسا کہ بدتمیز ترین کلاس اٹھائی اس نے زمانے میں، بدتمیز ترین کلاس، جاہلِ مطلق، غاصبانِ عقل و معرفت، ذلت و نامرادی کے گڑھ، ان لوگوں میں جو قتل و غارت گری کے شائق تھے، جن کو دنیا میں کسی اور چیز کی تلاش ہی نہیں تھی ذاتی انا اور تمرد کے ابوجہل، اس کلاس کو اس نے اٹھایا تھا ۔ کوئی کیا کہہ رہا ہے کوئی اوجھریاں پھینک رہا ہے کوئی کانٹے بچھا رہا ہے ۔ کیا کیا انہوں نے نہیں کیا اس استاد کی جبین پہ شکن نہیں آئی ۔ یہ طائف والوں کے لیے دعا کر رہے ہیں ۔ ایسی حیرانی ہوتی ہے کہ کیا ان میں کوئی ایسا Self موجود نہ تھا جو Reactionary ہوتا ہے جو نوحؑ کی طرح بددعا کر دیتا جو نوحؑ کی طرح کہتا کہ یا اللہ میں ان میں ہزار برس رہا ہوں ان بدبختوں میں سے ایک بھی مسلمان نہیں ہوا ان کو تباہ کر، ان کی جبینِ مبارک پہ ایسی کوئی شکن نہیں آئی ۔ وہ مہربان نبیؐ تھا رسولؐ تھا جو آپ کو نصیب ہوا ۔ اور جہاں جہاں صفتِ رب العالمین ہے وہاں وہاں رحمتِ رحمت العالمین ہے ۔ انہی کی وجہ سے ہمیں عقل کے رستے نصیب ہوئے ۔ رسولِ اکرم ﷺ کے قول کے مطابق اگر انسان کو زمین پہ معزز کیا گیا ہے ۔ تو ایک دفعہ کسی صحابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ فلاں بندے کی عبادت بڑی ہے ۔ بہت نمازیں پڑھتا ہے ۔ بہت کچھ کرتا ہے ۔ فرمایا اس کی عقل کتنی ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم تو آپ کو ان کی عبادات کی خبر

دے رہے ہیں۔آپ عقل کا پوچھ رہے ہو؟۔کہا دیکھوعبادات وغیرہ سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں انسان کو اس کا اجر جو ہے اللہ سے اس کی عقل کے مطابق ملے گا۔ایک جاہل کی جہالت جتنا انسان کو نقصان دے سکتی ہے۔اگر اس کے پاس عقل نہیں ہے تو اسے پروردگار کے رستے کی خبر بھول جانا چاہیے۔اب صرف ظرف کی بات ہے۔بات یہ ہے کہ کوئی کتنا کسی کو دے سکتا ہے۔انسانوں کے پاس کتنا نصیب ہے حاصل کرنے کا۔ ہم جو دیکھتے ہیں تو مختلف Patterns اور Dimensions نظر آتی ہیں عقل و معرفت کی۔ عقل کوئی Singularly کسی کے ہاں جمع نہیں ہو جاتی۔ ویسے باقی دنیا عقل کو تین حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ میں ذاتی طور پر اسے چار حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ۔ یہ جبلت انسانوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اس کو ہم Intelligence کہتے ہیں۔ جانوروں میں اور انسانوں میں مشترک ہوتی ہے اس کو Intelligence کہتے ہیں۔ جب ہم اسے پڑھائی لکھائی سے مزین کرتے ہیں اس کو Information دیتے ہیں تو ہم اس کو Intellect کہتے ہیں۔ یہ پڑھی لکھی عقل ہوتی ہے۔ جب یہ عقل مرکوز ہو جائے عشق بن جائے جنوں بن جائے جیسے نیوٹن میں بن گئی تھی مادام کیوری میں بن گئی تھی۔ جب عقل مقاصد کے حصول کے لئے مرتکز ہو جائے تو ہم اس کو Intuition یا وجدان کہتے ہیں۔مگر خواتین وحضرات جب یہ عقل خدا کی متابعت میں آگے بڑھتی ہے۔ جب یہ اللہ کے حضور اس کی متابعت میں ترقی کرتی ہے تو چوتھا درجہ عقل الہام ہے۔ جب یہ خدا سے روشنی پائے گی۔الہام تو بڑا سستا طریقہ ہے۔سب سے آسان الہام ہی ہے۔"**وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا (1)وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا (2)وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا (3)وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا (4) وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا (5)وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا (6)وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا (7)**"ھم نے نفسِ انسانی کو درست کیا اور نفس انسانی میں کیا درستگی کی ہے"**فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (8)**"{**الشمس**} 50% فسق وفجور ڈال دیے 50% تقویٰ ڈال دیا۔ دونوں طرف چیزیں برابر ہوں گی تو تب ہی درست مانی جائیں گی۔ اس لیے "**وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا**" کا مطلب ہے کہ جتنی Quilfications ڈالی ہیں۔اتنی

Disquilfications ڈالی ہیں۔ دونوں اطراف سے نفسِ انسان کو Balance کر دیا۔ پھر نفسِ انسان میں الہام کئے فسق وفجور اور تقوی۔

خواتین وحضرات اگر آپ میں سے کسی کو یہ پتہ ہو کہ فسق وفجور کیا ہیں اور آپ اپنے ذہن سے اور نفس سے فسق وفجور کو Eliminate کرتے جائیں تو پیچھے کیا بچے گا۔ تقوی رہ جائے گا۔ الہام رہ جائے گا۔ الہامِ خیر رہ جائے گا۔ کبھی کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ امکان نہیں ہے۔ ایک Direct guidance کی Source آپ کو مل جائے گی اور خداوند کریم کی بندگی میں ایسا کمال نصیب ہوگا کہ بڑے بڑے اولیاء پریشان ہوں گے کہ ان نالائقوں کو کہاں سے الہام مل گیا۔ یہ اللہ کا انعام ہے جو صرف اور صرف ایک Balanced عقل کے ذریعے آپ کو نصیب ہوسکتا ہے۔ یہ جو کہا گیا وَمَنْ عَرَفَہ نَفْسَہ' فَقَدْ عَرَفَہ رَبَّہ' تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے کوئی کھنگال کے یا Blood test نہیں ہوتا۔ ویسے تو میرا خیال ہے کہ Blood test سے بھی پتہ لگ جاتا ہے لیتھیم وغیرہ کا لیول کیا ہے۔ مگر اصل میں اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ یہ جاننے کی کوشش کرو کہ ہمارے نفس میں ایسی کیا رکاوٹیں ہیں جو ہمیں خدا کی شناخت تک پہنچنے سے روکتی ہیں۔ یہ فقہ ہے جو آپ اپنے باطن پر استعمال کرتے ہو، یہ فقہ منفی ہے۔ ایک فقہ Positive ہے جو باہر جا رہی ہے جو احکاماتِ الٰہیہ پر مشتمل ہے۔ ایک فقہ ہے جو Negativity کو Cover کرتا ہے جو آپ کے باطن میں جاری وساری ہے۔ اور آپ کو جاننا ہوتا ہے کہ میں کہیں بخیل تو نہیں ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں بخیل کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ پھر آپ سمجھتے ہو کہ میں کہیں غضب والا تو نہیں ہوں، کوئی میرے قہر کی کیفیتیں تو نہیں ہیں جو اللہ کی رحمت کو نہیں پہنچ رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی فریکوئنسی Common ہوگی تو آپ جاؤ گے۔ کوئی نہ کوئی ایسا وقت تو آنا چاہیے کہ انسان اپنی صفات کو جو خدا کی صفات کے مخالف کھڑی ہیں۔ آپ ان کو Balance کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ تو کرو گے ناں، جب آپ کی جہالت کم ہوگی تو علم آئے گا ناں جب آپ کا غصہ کم ہوگا تو آپ اسمِ رحمان تک پہنچو گے۔ یہ تمام انسانی صفات جو خدا کی صفات کے خلاف کھڑی ہیں یہ ایک مسلسل ٹریننگ کے ذریعے تربیت کے ذریعے سدھر سکتی ہیں۔

یہی وہ مقام تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بدترین کلاس کو ایک بدترین انسانوں کی صنف کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین لوگوں میں لکھ کے رکھ دیا۔ اب میرے اور آپ کے لیے وہ لفظ تو نہیں آئیں گے۔ وہ لفظ تو نہیں آئیں گے اب جو اللہ نے کتاب میں لکھ کے ان بندوں کے لیے بھیج دیے And again there is a point آج کہتے ہیں ولی پتہ نہیں کہاں جنگل میں بیٹھا ہوتا ہے۔ آسمانوں سے اترا ہوتا ہے۔ یہ کیا مصیبت ہے آپ وہ وقت کیوں نہیں دیکھتے ہو کہ ایک تین دو نہیں اک پوری کی پوری امت اٹھ کر رضائے خدا میں داخل ہوگئی۔ اتنا بڑا اصحاب اکرامؓ کا ہجوم کہ اللہ ان سے راضی ہوا۔ کتنی بڑی لکھی ہوئی چیز آگئی ہے۔ پھر تو اب کبھی نہیں قرآن میں لکھا جائے گا۔ نہ قرآن اترے گا کوئی اور نہ کسی کے لیے لکھا جائے گا۔ خدا ان سے راضی ہوا۔ یہ خدا سے راضی ہوئے۔ یہ اب دوبارہ نہیں لکھا ہوا آئے گا۔ مگر اس بات سے ایک تو شعور Develop ہوتا ہے کہ خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لئے سول سروسز کی طرح کوئی سیٹیں نہیں رکھی ہوتیں کہ یہ پُر ہوگئیں تو باقی لوگ Discard کر دیے جائیں گے۔ یہ نہیں ہوتا۔ اس نے ہر انسان کو جو خدا کو چاہتا ہے اس کے لیے اس نے اپنے بہت گنجائش رکھی ہوتی ہے۔ آپ کو پتہ ہے بایزید بسطامیؒ چالیس برس پیچھے پڑے رہے اللہ کے آخر ایک دن پا لیا۔ مگر پانے کے بعد بڑی عجیب Statement دی کہا کہ میں چالیس برس خدا کو ڈھونڈتا رہا۔ جب میں نے اسے پایا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے میری تلاش میں تھا۔ یہی حال آپ کا ہے۔ آپ کوشش تو کرو۔ اور جانے کا رستہ تو بڑا ہی مختصر ہے۔ اس کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ جنون نہیں ہے آسیب نہیں ہے۔ اعتدال کا رستہ ہے۔

خواتین وحضرات! ایک بات یاد رکھنا قرآن اگر خدا کی کتاب ہے تو اس کا درجہ عقل تمام کتابوں سے بالا ہے۔ ویسے بھی یہ واحد کتاب ہے جو اول و آخر کو Cover کرتی ہے۔ خود ملاحظہ فرمایئے۔ ایک دفعہ ایک امریکن صاحب بڑے پڑھے لکھے دانشور کتاب لکھ رہے تھے۔ تو وہ کہیں United nations کے ذریعے ادھر آگئے۔ تو انہوں نے ایک سوال پوچھا کسی سے۔ کہنے لگے میں نے انڈیا سے بھی پوچھا فلاں جگہ سے بھی پوچھا، ظاہر ہے آپ کو پتہ ہے اس

قسم کی باتیں ہوتی ہے۔تو اگر کوئی پاکستان میں بھی جواب مجھے مل جائے۔آپ کو پتہ ہے شاگرد استاد کے بارے میں بڑے رومانٹک ہوتے ہیں۔illogically اپنے استاد کی تعریف میں تو وہ قتل وغارت سے بھی گریز نہیں کرتے۔تو کسی نے سوچ کے چلو جی آپ کو پروفیسر صاحب کے پاس لئے چلتا ہوں۔تو اس نے پھر مجھے سوال کی مصیبت میں ڈال دیا۔وہ مجھے کہنے لگا۔پروفیسر صاحب! میں مصر سے ہو آیا ہوں۔انڈیا سے ہو آیا ہوں۔مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ وہاں نالائق لوگ جو تھے۔تو اس کہا کہ انڈین Mythology میں کائنات کی عمر اٹھارہ ہزار سال ہے اور کرسچن Mythology میں سات ہزار سال ہے What is the conscept of universe in Islam. تو میں نے اس سے کہا یار! بات سنو زیادہ باتیں تو میں نہیں جانتا۔ مگر میں ایک قرآن کی آیت کو Translate کر سکتا ہوں۔اور وہ میں تمہیں کر دوں گا۔اس کے بعد تم خود ہی بتا دینا کہ کائنات کی ایج کتنی ہے۔تو میں نے اسے آیت سنائی **" أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا "** How dare you deny me, in the beginning haven and the earth were one mass then I tore them a part by force. تو میں نے اسے کہا کہ آگے اسی آیت کا دوسرا حصہ ہے **"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ "** {الأنبياء:30} And I created all life from water. تو میں نے کہا کہ Basically ایک حصہ اس کا یونیورس کو ڈیل کرتا ہے اور ایک حصہ اس کا بیالوجی کو حیاتیات سے ڈیل کرتا ہے۔یہ دونوں آیتیں اکٹھی ہیں "أَفَلَا يُؤْمِنُونَ " کہ تم ایمان لاؤ نہ لاؤ میں تمہیں سچائی بتا رہا ہوں۔میں خالق ہوں مجھے پتہ ہے میں نے تیار کیا ہوا ہے۔یہ دو آیات ہیں **" أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا** کہ ہم Basically the universe was one mass ایک وجود تھا پھر ہم نے اسے پھاڑ کے جدا کر دیا **"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ "** وہ چونک گیا اور ایک دم سے بولا Isn't it Big bang? میں نے کہا ہاں لگتا تو مجھے بھی ہے کہ یہ Big bang ہے۔تو وہ کہتا ہے. This is very true this is science. میں نے کہا کہ یار! اس نے سائنس کو

بھی بنایا ہے پھر سائنس کو Hypnotize کیا اور اپنے لفظ اس کے منہ میں ڈال دیئے۔ یہی ہم Guess کر سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات! This is Big bang مگر پرابلم یہ ہے کہ آج کے دور میں جب آپ قرآن کی وضاحت کے لیے جاؤ گے تمام علماء عصر حاضر کے پاس ان عظیم دین داروں کے پاس وہ ان محاوروں کو سائنس سے Adjust نہیں کر پائیں گے۔ ایسے لگتا ہے کہ سائنس کوئی حریف ہے۔ خدا کی کائنات میں اس کا تمام تر وجود کسی دجال کے ساتھ ہے۔ ایسے لگتا ہے خدا نے اسے پیدا ہی نہیں کیا۔ جب سائنس کی بات کرو تو لوگ کہتے ہیں لو جی! سائنس تو کافر کی پہچان ہے۔ یہ ایک اتفاق ہے کہ وہ علیم وحکیم پروردگار جو علم وحکمت کا مالک ہے اس کے بارے میں لوگ یہ گمان کریں کہ وہ کائنات میں کچھ چیزوں سے بے خبر ہے کچھ سے باخبر ہے۔ تو میں نے اس امریکن کو کہا کہ یار! یہ تو آغاز ہے اور انجام بھی لکھا ہوا ہے **"الْقَارِعَةُ(1)مَا الْقَارِعَةُ (2)وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ (3)يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ (4)وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ (5)"{القارعہ}** یعنی آغاز دے دیا کہ ایسے زندگی ہے ایک وجود تھا ایک Mass تھا اسے پھاڑ کے جدا کر دیا اور برباد اس طرح کروں گا کہ بہت بڑی آواز آئے گی کھڑکھڑانے والی ایک خوف ایک شور پیدا ہوگا اور پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے That's the end. اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ بیچ والی ساری باتیں بھول گیا ہوگا؟ Intellectuals آئیں گے Seculars آئیں گے دانشور آئیں گے وہ بڑے بڑے نرالے ہوں گے۔ لگتا ہے اللہ میاں نے سوچا ہوگا کہ یہ تو میری بھی مت ماریں گے بیٹھے ہوئے آرام کرسیوں میں پتہ نہیں کیا خرافات سوچیں گے مختصراً یہ کہ یہ اللہ کی نفی کریں گے۔ اب پاکستان کے Secularist کا حال دیکھ لو Secularism کے اصل میں دو بڑے بانی ہیں Hollyhock اور Brad lau میں ویسے Secularism کو illegitimate child of religion کہتا ہوں۔ ہے بھی یہ سچ کیونکہ سیکولرازم illegitimate child of religion ہی تو ہے۔ وجہ بھلا کیا ہوئی کہ یہ جو بیچارہ ہولی ہوکس تھا پادری تھا اور بڑا اچھا

پادری تھاHe was an iconoclastبڑی محقق پادری تھا۔ اس کو کارڈینل نے کہہ دیا میاں یہ لے جاؤ ذرا یہ جو ہدایت ہے حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ السلام کے بارے میں، یہ ذرا انا جیل کو درست کر کے لے آؤ۔ وہ جب پڑھنا شروع ہوا تو There were 32 versionsانا جیل کی۔ اس نے دیکھیں ساری، بڑا تنگ ہوا اس نے لکھا کہ یہ Pandora's boxنہ ہی کھولو تو اچھا ہے اگر یہ تضاد لفظی لوگوں کی سمجھ میں آ گیا تو ہم خطرے میں پڑ جائیں گے۔ کارڈینل کو غصہ آ گیا اس نے کہا تم نے تو بہت بڑی گستاخی کی ہے۔ اس کو پہلے تو انہوں نے Baptism سے فارغ کیا پھر تین سال کے لئے جیل بھیج دیا۔ اب خواتین و حضرات بیچارہ اچھا بھلا مولوی تھا۔ اس کو اپنے مذہبی ہونے کی سزا ملی کہ تین سال کے لیے اس کو جیل میں ڈال دیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے لفظ Secularاستعمال کیا اس کی Definationsبڑی اچھی ہیں۔ بڑی خوبصورت ہیں۔ پہلی Definationاس کی یہ ہے کہ A good secularist is that who is good atheist.یہ پہلی Definationہے۔ A good secularist is that who is good atheist.اور دوسری اس نے بڑے خوبصورت محاورے میں بتائی ہے Where there is sea there is no land. Where there is land there is no sea. So where there is secularism there is no religion. Where there is religion there is no secularism.یا تنی بڑی Anti forces تھیں۔ پھر بعد میں Brad Lauصاحب بھی آ گئے۔ تو سیکولرزمBasicallyایک Anti religion تحریک تھی جو ایک ری ایکشن کی پیداوار ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ انکار خدا کے تمام فلسفے ری ایکشن پر Based ہیں تمام کے تمام۔ ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جس نے تھوڑی سی محنت کی ہو خدا کو ڈھونڈا ہو تلاش کیا ہو پھر واپس آ کے بتایا ہو ہمیں کہ یار! میں نے بیس تیس سال اللہ میاں کو ڈھونڈا ہے اللہ شلہ کوئی نہیں ہے اس لیے جاؤ، تم بھی آرام سے سوؤ، ہمیں بھی آرام کرنے دو۔ بدقسمتی سے There is not a single philosopher.ایک

دانشوراایسانہیں ہے جوخدا کی تلاش کرنے کے بعد لوٹ آیا ہو کہ خدا نہیں ہے All anti God concepts جو پیدا ہوئے ہیں یہ اس low dimension of intellect سے پیدا ہوئے ہیں جس کو شاید اعلیٰ ترین کائناتی آفاقی سچائیوں تک رسائی حاصل نہیں تھی۔

خواتین وحضرات! یہ ہے عقل اور اس کے بغیر کائنات چل نہیں سکتی۔ ابھی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جب تک ہم علامت کو اشارے کو کنایے کو Change نہیں کریں گے ہمیں نہ اللہ کی سمجھ آئے گی نہ کائنات کی۔ صرف ہماری عقل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اب آپ کو محاورۂ قرآن بدلنا چاہیے۔ اب آپ کو اپنی تعلیمات کا رخ بدلنا چاہیے۔ دیکھیں جی آج کوئی M.B.A کرتا ہے کوئی M.C.S کررہا ہے کوئی کیمسٹری میں ڈگری لے رہا ہے۔ کیا کبھی یہ ہوا ہے کہ آپ کو اس علم کے پس منظر کا نہ پتہ ہو کبھی ہوا ہے یہ؟ آج آپ کسی بھی تھیسز کو لکھنے سے پہلے ایک دو چار دس صفحات اس کے پس منظر کو تو ایشو کرتے ہو اور اس کے بعد آپ Advance most knowledge کو بھی نظر میں رکھ کے اپنے تھیسز کو مرتب کرتے ہو۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ہم اپنی بدترین عقل کے ساتھ قرآن کو پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب میں آپ کو طولیمی کی (Ptolemy) ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ تین ہزار سال قبل مسیح کی بات ہو رہی ہے۔ طولیمی نے کہا تھا کہ The Earth is stationary and everything is moving around the earth. اس نے زمین کو مرکز کائنات قرار دے کے پورا ایک نقشہ جدول شمسی بنالیا۔ یہ بات بہت پرانی ہے۔ اس کے کافی عرصے کے بعد قرآن حکیم آیا۔ اب آپ دیکھیں کہ آگے جا کے 1542ء میں کوپرنیکس نے کہا تھا کہ I differ with Ptolemy. جسے آپ حکیم بطلیموس کہتے ہو I differ with Ptolemy بلکہ ٹھیک یہ ہے کہ The sun is stationary اور تمام کائنات اس کے گرد گھومتی ہے۔ اب بیچ میں قرآن آ گیا۔ اب جب تک آپ یہ نہیں دیکھو گے۔ بڑے بڑے لوگ کہتے ہیں کہ جی قرآن میں وہی باتیں نقل کی ہیں جو پچھلی Civilizations سے آ رہی ہیں۔ سیکولر پڑھتا پڑھاتا کلکھ نہیں ہے اعتراض میں ماشاءاللہ بڑا تیز ہے۔ اس طرح ماڈرن کیمونسٹ اور یہ سوشلسٹ تھے انہوں نے

کبھی ایک لفظ بھی نہیں پڑھا ہوتا ۔ اب وہاں سے آ رہا ہے بطلیموس کے زمانے سے کہ زمین کھڑی ہے اور کائنات اس کے گرد چکر لگا رہی ہے ۔ اور پندرہ سو بیالیس میں قرآن پاک آ چکا تھا ۔ اس کے بعد اب کوپرنیکس کہہ رہا ہے نہیں زمین نہیں سورج کھڑا ہے اور اس کے گرد کائنات چکر لگا رہی ہے ۔ بیچ میں قرآن آیا ۔ اب قرآن والا بالکل انوکھی Statement دے رہا ہے ۔ وہ کہتا ہے **" وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى " {فاطر :13}** کوئی بھی نہیں کھڑا نہ چاند کھڑا نہ سورج **"كُلٌّ يَجْرِى"** یہ Rule ہے **"كُلٌّ يَجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى"** تمام چل رہے ہیں وقت مقررہ تک ۔ نہ وہ بطلیموس کی حمایت کر رہا ہے نہ وہ کوپرنیکس کی رہا ہے ۔ 1980,88,90 سب کچھ گزر گیا ۔ ہبل لگ کا کائنات Watch ہونی شروع ہو گی ۔ تو Sir James Jeans نے کہیں Statemet دی کہ Now we are confirmed this law of moving, everything is moving in the universe. خواتین و حضرات پھر وہ اللہ ہی سچا نکلا ، بھاگ کے کہاں جاؤ گے پھر اللہ ہی سچا ہے ۔ جب سائنس کی جستجو اور تحقیق کسی قرآنی آیت کے بالکل برابر آ جائے تو سمجھنا اس کے آگے ترقی ممکن نہیں رہی ۔ جب قرآن یہ کہے کہ میں نے تمام حیات کو پانی سے تخلیق کیا اور جب سائنس یہ کہہ کے اس کی تصدیق کرے کہ .All life is created out of water تو سمجھنا Intellect ختم ہو گیا یہ مسئلہ ختم ہو گیا یہ Avogadro hypothesis نہیں رہا یہ کوئی ڈگری نہیں رہی یہ law بن چکا ہے اور یہ ختم ہو گیا ۔ سائنس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ خلاق عالم کی ان باتوں کی تصدیق کرے جو پہلے کسی کے علم میں نہیں ہوتیں ۔ لیکن پندرہ سو برس پہلے خواتین و حضرات کون خبر دے رہا تھا کہ **"وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً "** مجھے ایک Source لا دو ۔ کوئی ایک Source کہ جس نے یہ بات کسی زمانے میں لکھی ہو ۔ کوئی سائنسدان کوئی دانشور کہہ دے کہ قرآن سے پہلے یا بعد کے زمانوں میں بھی کسی نے یہ تحقیق کی ہے کسی نے یہ سمجھا ہو کہ **"وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً "** تم گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں ۔ نہیں اللہ میاں نے صاف کہا نہیں تم بالکل غلط سوچتے ہو ۔ تمہارا خیال ہے کہ پہاڑ کھڑے

ہیں اور کس کا خیال تھا کہ پہاڑ نہیں کھڑے۔ آپ ایک آدمی کی رائے پوری نسل انسانی میں سے قرآن سے پہلے نکال کے دکھا دو جو یہ کہے، جو دانشور تھا، فلسفی تھا، وہ ارسطو تھا سقراط تھا کوئی بھی تھا جو یہ کہے کہ پہلے قرآن سے کسی نے کہا تھا کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں" **وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ** {"النمل:88} یہ سرمئی بادلوں کی طرح زمین کے ساتھ ساتھ اڑتے ہوئے جا رہے ہیں۔ جب پہلا Astronaut گیا اس فضاء میں اس نے نیچے جھک کے دیکھا تو اس نے ایک بڑی مزیدار Statement دی۔ بالکل قرآن سے ملتی جلتی Statement دی بالکل ایسے لگتا ہے کہ اس نے Literally translate کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ The most beautiful sight from the space اس نے کہا کہ I see mountains are running around the earth like multicoloured clouds. کہ میں اوپر سے دیکھ رہا ہوں کہ پہاڑ زمین کے ساتھ ساتھ سرمئی بادلوں کی طرح اڑتے ہوئے چل رہے ہیں۔ یہ خواتین وحضرات یہ اللہ ہے۔ خلاق عالم ہے۔ میرا بھی دل تھا کہ میں اسے نہ مانتا۔ آدمی آزاد ہوتا ہے یا خدا مان کے قید ہو جائے۔ دو ہی تو زندگیاں ہیں زمین پر، دو قسم کی ایک خدا ماننے کے بعد ہے ایک خدا ماننے کے بغیر ہے۔ مزا تو تب ہے کہ خدا نہ ہوتا۔ عیش کرتے جو چاہتے کرتے کوئی Moral بوجھ نہ ہوتا۔ ذہن پہ کسی قسم کا کوئی اثر ہی نہ ہوتا۔ کوئی خوف نہ ہوتا زیادہ سے زیادہ پھر جنوں بھوتوں سے ڈرتے۔ اللہ سے تو نہ ڈرتے۔ مگر آپ یقین کرو۔ میں نے بھی ابتدا میں حتی الوسع کوشش کی۔ بڑی کوشش کی کہ کہیں کسی طریقے سے کوئی ایسی دلیل مل جائے کہ کم از کم خدا سے آزادی نصیب ہو جائے۔ بات یہ کہ (اللہ پہ) سب سے بڑا اعتراض یہ تھا، عقل کا اعتراض یہ تھا Logical Positivist کا اعتراض یہ تھا Semantics کا اعتراض یہ تھا Marxist کا اعتراض تھا اور سب سے بڑھ کر Anthropologist کا اعتراض یہ تھا There is no data about God. اللہ کا ڈیٹا ہی کوئی نہیں ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہمارے ذہنوں کا ایک خیال ہے۔ اور Semantics کہتے ہیں یہ لفظ کے اوپر لفظ پڑھے ہوئے ہیں رحمان ورحیم و کریم بس۔ ایک پیاز۔ پیاز کے بیچ میں بھی

کچھ ہوتا ہے؟ چھلکے اتارتے جاؤ اندر سے خالی نکلے گا۔ There is no God at all, no God at all. دوسری طرف سے وہ بولے کہ جس چیز کا ڈیٹا کوئی نہیں ہے Scientifically we can't believe in God. He does not have any data. یہ ان سنس ہے، آئر وغیرہ نے کہا Logical Positivists نہیں مانتے تھے۔ مارکس نے تو خیر یکسر نفی کر دی۔ اس نے کہا کہ مذہب تو افیم ہے۔ امیر آدمی غریبوں کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ آپ پیسے کماتے جاتے ہیں دوسروں کو صبر پر لگاتے ہیں۔ مارکسی فلاسفی بھی اپنے طور پر خدا کا انکار کر رہی تھی۔ مگر خواتین و حضرات پرابلم یہ ہے کہ خدا کا ڈیٹا تھا۔ پتہ نہیں مغربیوں کو کیوں نہیں نظر آیا۔ پتہ نہیں کہ کیوں فلاسفر کو نظر نہیں آیا؟ **"اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ" {الحجر: 9}** ہم نے اس کتاب کو نازل کیا ہے ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بھلا پوچھو جی یہ کتاب آپ کی ہے؟ دیکھو وہ باقی کتابوں کو Own نہیں کرتا۔ اللہ جو ہے باقی کتابوں کو Own نہیں کرتا۔ خیال اسی کا ہے یہ نہیں کہتا کہ وہ مذہب نہیں ہیں یہ نہیں کہتا کہ وہ پیغمبر میرے نہیں ہیں۔ لیکن کتابوں کو Own نہیں کرتا۔ پروردگار عالم سے پوچھو! بھلا ان سے بعد میں کوئی دشمنی Develop ہو گئی تھی۔ کیا ہوا آپ کیوں نہیں ان کتابوں کو اپنا مانتے؟ بڑا تنگ آ کے کہتا ہے **"ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ" {البقرہ: 75}** ان کم بختوں نے علم و عقل کے باوجود میرے لفظ تحریف کر دیے۔ بدل دیے۔ اگر یہ لفظ ویسے ہی رکھتے جیسے میں نے ان کو وحی کی تھی تو میں ان کتابوں کو Own کرتا۔ میں مذاہب کو Own کرتا ہوں، میں اپنے پیغمبروں کو Own کرتا ہوں مگر کتاب نہیں Own کرتا۔ اس کی وجہ؟ پہلی تو یہ ہے **"ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ" {البقرہ: 75}** انہوں نے کتاب میں تحریف کر دی۔ لفظ ہی بدل دیے۔ لفظ کیسے بدلے؟ اللہ نے یہود کو کہا کہ دیکھو یار! اس شہر میں داخل ہو جانا اور جب تم شہر میں داخل ہو **حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَـكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ** ایسے کرنا گھٹنوں کے بل جھک کے جانا۔ انہوں نے **"حِطَّةٌ"** میں نقطہ ڈال کے **"حِنطَةٌ"** کر دیا۔ بڑا کمال کا یہودی برین ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں سے حیلے تراش لیتے تھے۔ ویسے آپ

لوگ یہودیوں کو لائق سمجھتے ہو۔ سنا ہے Myth بڑی ہے۔ بڑے قابل لوگ ہیں۔ بڑے ذہین لوگ ہیں۔ بڑے دانشور ہیں ۔مگر یار عجیب بات یہ ہے ان کا پیغمبر ان کو دانشور نہیں سمجھتا۔ جو ان کو زیادہ جانتا ہے وہ ان کو دانشور نہیں سمجھتا۔ بلکہ حضرت موسیٰ ان کی حماقتوں سے تنگ آ کے کہتے ہیں **"قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ" {البقرہ: 67}** اے اللہ میں اس قوم جاہلین سے پناہ مانگتا ہوں۔ یہ کتنے بڑے جاہل ہیں اس کی میں آپ کو مثال دوں ان کی بھی ایک صوفیاء کی موومنٹ ہے جیسے قبالہ کہتے ہیں۔تو قبالہ کا مصنف لکھتا ہے اللہ سے کتنی بڑی غلطی ہوگئی ہے۔ یہ اس کا مصنف لکھتا ہے اللہ سے کتنی بڑی غلطی ہوگئی ہے۔حضرت موسیٰ نے نے واپس آ کے آدھے ہمارے یہود مروا دیے۔ جب یہ دیکھا کہ اس بچھڑے کی پرستش کر رہے تھے۔تو قہر خداوند جوش میں آیا کہ پیغمبر کے ہوتے ہوئے آیات کو دیکھتے ہوئے آسمانوں سے اترتے ہوئے کلام پاک کو دیکھتے ہوئے بھی انہوں نے میرے سامنے کفر کیا تو آدھوں کو جنہوں نے کفر کیا تھا اور جو سامری کے پیروکار تھے ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔تو بعد میں آنے والا Intellectual یہودی لکھتا ہے۔ دیکھو جی ہمارے بارے میں اللہ کو غلط فہمی ہوئی تھی۔کتنا سادہ ہے اللہ میاں اس کو غلط فہمی ہوئی تھی۔ ان دانشوروں کی قوم کو یہ غلط فہمی ہے کہ اللہ ان کو نہیں جانتا اور ان کا رسول ﷺ ان کو نہیں جانتا۔تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ السلام نے اللہ سے عرض کی کہ پروردگار میں ان کی حماقتوں سے بری ہوں **"أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ" {البقرہ: 67}** میں قوم جاہلین سے بالکل پناہ مانگتا ہوں۔اور ہمارا تصور یہ ہے ماشاءاللہ زمانے کے سب سے بڑے دانشور یہی ہیں۔ یہ فضائے خوف وہراس انہوں نے دنیا میں خود پیدا کی۔آپ کو پتا ہے ایک یہودی جب سبق لیتا ہے ناں آغاز کا تو ماں کا بچے کو پہلا سبق یہ ہوتا ہے کہ تیرے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔بڑی Top secrecy کی ایجوکیشن مل رہی ہوتی ہے۔

خواتین وحضرات! عقل وعشق میں ایک بنیادی فرق ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ ہم نے عشق کو کبھی بھی کسی بلند تر منزل کو جاتے نہیں دیکھا۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ ایک ابتدا ہے، جیسے آپ اخلاص سے ابتدا کرتے ہو۔ اخلاص جو ہے ڈیمانڈ کرتا ہے۔ اگر Obsession

create ہو جائے دماغ میں اللہ ہی کا تصور آجائے تو ایک آدمی بڑھ کر عقلی وجاہت کو نہیں جا سکتا مگر جذب اور سرور کو ضرور جا سکتا ہے۔ یہ جذب یہ قوتوں کی انتہا (مجذوبیت پہ منتج ہوتی ہے) جیسے سیدنا علاؤالدین علی احمد کلیر شریف میں آپ دیکھتے ہو کہ ہوش وحواس سے گزر رجانا وجدان سے گزر جانا اور ظاہرہ حالت کا معطل ہو جانا۔ ایک آپ مجذوب کی سادہ ترین تعریف بھی کرو گے تو یہ ہے کہ It records a failure in the perception of the true conception, it records a failure. کہ اتنی شدید محبت ہے کہ اس میں ذرا برابر بھی عقل کی گنجائش نہیں رہتی۔ شدید create Obsession ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی جگہ اگر Righteous side پہ ہو تو قابل تعریف ہوتا ہے مگر اگر اس کا انداز زندگی اور اعلیٰ ترین Value دیکھیں تو قرآن اگر سب سے بڑا علم ہے جو اول وآخر پہ محیط ہے تو ہم یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن دیا کس کو گیا؟ کیا حامل قرآن Sub-normal ہے؟ کیا حامل قرآن Ab-normal ہے؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن جس شخص کو عطا کیا گیا وہ انتہائی نارمل ہے۔ دس بارہ احادیث مسلم اور بخاری کی ایسی ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے کہ اعتدال اختیار کرو اور اگر مکمل اعتدال نہ اختیار کر سکو تو اس کے قریب ترین رہو۔ I have never heard this before the Prophet PBUH nobody ever pointed out. کہ اعتدال Fixity نہیں ہے۔ ایریا ہے۔ اگر مکمل اعتدال حاصل نہ کر سکو تو اس کے قریب ترین رہو۔ اعتدال ایریا ہے جہاں آپ گھوم پھر سکتے ہو اور اس کی حدود کیا ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اعتدال کی حدود کیا ہیں۔ وہی جو قرآن میں درج ہیں "**تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ" {البقرہ: 229}**

حدود اللہ نے لگائیں اس کے درمیان سارے کا سارا ایریا اعتدال کا ہے اور اگر قرآن حکیم اعلیٰ ترین عقل کی کتاب ہے اور محمد رسول ﷺ اس کے حامل ہیں تو ایک اصول علم و عقل بنتا ہے۔ کہ جوں جوں آپ کا علم و عقل بڑھے گا آپ زیادہ معتدل ہوتے جاؤ گے۔ آپ Extremity سے گریز کرو گے آپ وجاہت جلی سے گریز کرو گے۔ آپ دنیا کے ان مقاصد سے گریز کرو گے جن

سے اشتہائے ذات پیدا ہوتی ہے اور یہ عقل وعلم کا معیار ہے۔ کہ Normalcy بڑھتی ہے Odd چیزیں نہیں بڑھتیں۔ ہمیں شوق ہے بلند وبالا اعلیٰ مناصب کے لوگوں کی الٹی سیدھی باتیں سنانے کا، فلاں جی فلاسفر ہو گیا، اس کو کھانے کا ہوش نہیں، منہ کی بجائے کان میں لقمہ دے دیتا تھا۔ یہ ان کا نشان بن جاتا ہے اوٹ پٹانگ حرکتیں مگر آپ دیکھیے اللہ کے رسول ﷺ سے ایسی کوئی چیزیں وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ انتہائی معتدل خوبصورت ترین زندگی اور یہ زندگی ہمارے لیے ایک نمونہ بن کے آج بھی مشعلِ راہ ہے۔ Now we have to learn these laws not from the corridors of the western universities. We have to know these laws from our own Prophet PBUH. علم وعقل ومعرفت میں شناخت میں خدا کے خوف میں خدا کی محبت میں عشق پروردگار میں اگر ہمارے لیے کوئی نمونہ ہے تو ہمارے رسول ﷺ میں ہمارے آقا ومولا میں ہے۔ اس پیغمبر میں ہے کہ جس کے اعتدال وانکسار کا یہ عالم ہے کہ کسی شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ جنت میں لوگ کیسے داخل ہوں گے فرمایا اللہ کی رحمت کے ساتھ۔ تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اور آپ؟ آپ نے فرمایا میں بھی اللہ کی رحمت کے ساتھ۔ اندازہ کرو یہ وہ شخص کہہ رہا ہے جیسے قرآنِ حکیم میں اللہ نے کہہ دیا ہے **"وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ" {الانبیاء: 107}** وہ جو خود رحمت العالمین کے لقب کا حامل ہے وہ آپ کو کہہ رہا ہے کہ میں بھی اللہ کی رحمت کے ساتھ جاؤں گا۔ ''مجھے میرے بھائی یونس پہ فضیلت مت دو، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے''۔ جانتے ہوئے بھی سمجھتے ہوئے بھی کہ جنت میں ایک مقام ہے جو صرف ایک ہے اور وہ مقام وسیلہ ہے ''مجھے امید ہے کہ اللہ وہ مقام مجھے عطا کرے گا میرے لیے اس مقام وسیلہ کی دعا کیا کرو''۔ اپنی امت سے فرمارہے ہیں۔ اتنا منکسر المزاج اور Egoism سے اتنا آگے کہیں ایسا پیغمبر نظر نہیں آتا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس جو استاد موجود ہوتا ان کو بھی کہا کرتے کہ ہر وقت مسلمانوں پہ مذہب نہ ٹھونسا کرو۔ پہلے دیکھ لیا کرو کہ سننے کے موڈ میں ہے کہ نہیں تم جو جا جا کے دروازے کھٹکھٹاتے ہو۔ کوئی عقل کیا کرو۔ دیکھا کرو انکا پتا نہیں کس موڈ میں ہوتا ہے تم مذہب

لے کر ٹھونسنے آ جاتے ہو۔ ہر آدمی کا ایک وقت ہوتا ہے سننے کا سمجھنے کا حتیٰ کہ اس قدر خیال ہے کہ جب معاذ بن جبلؓ نے لمبی آیات قرآنی پڑھیں تو آپ ﷺ نے ڈانٹ دیا کہ اے معاذؓ تم چاہتے ہو کہ لوگ خدا کے دین سے نکل جائیں تمہیں نہیں پتہ کہ نماز میں بچے بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں یعنی اتنا معتدل مزاج ہے۔ ویسے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ بھی اتنا ہی معتدل ہے۔ Maximum activity which can come. وہ جہاد ہے۔ جہاد کوئی اس طرح کا تو نہیں ہوتا۔ اللہ کا جہاد تو **"وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ"** "قتل ضرور کرو میرے لیے **"وَلَا تَعْتَدُوا** زیادتی نہ کرنا **"إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ" {البقرہ:190}** اللہ زیادتی کرنے والوں کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ زیادتی کیا ہوتی ہے؟ The first ever laws, the first ever laws of conduct of war came from the Prophet PBUH. وہ آپ سنو تو آپ کو حیرانی ہوگی۔ کسی عورت پہ نہیں ہاتھ اٹھانا کسی بچے کو نہیں مارنا کسی بوڑھے کو نہیں مارنا کسی سرسبز درخت کو نہیں کاٹنا اور لگی ہوئی فصل جس میں غلہ ہو اس کو تباہ و برباد نہیں کرنا آبادیاں برباد نہیں کرنی ہاں اگر کوئی تم پر تلوار اٹھائے تو تحفظ جان میں اس کو قتل کرو۔ یہ وہ لوگ تھے۔ کتنے نیک لوگ ہوں گے۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے اس کو Demonstrate کیا حمص کی فتح ہوئی تو حکم ملا کہ اجنادین کو آ جاؤ یا یرموک میں اکٹھے ہو جاؤ۔ آپ نے سارے شہر کو بلایا اور بلا کر کہا کہ یار! یہ تھوڑے سے پیسے تم سے لیے تھے (جسے جزیہ کہتے ہیں) تمہاری Protection کے لئے لیے تھے یہ تم واپس لے لو اب ہم جا رہے ہیں We are no more capabel of protecting you. یہ لو پیسے تمہارے۔ تو وہ بطریق اعظم نے کہا ہاتھ اٹھا کر دعا کی یا اللہ ہمارے لیے اپنے ہم وطنوں اور ہم مذہبوں کی بجائے یہ بہت اچھے ہیں ان کو واپس لا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ مسلمان جب نکلا ہوگا تو مخالفانہ قوتیں چڑھ کے نہیں آئی ہوں گی۔ دنیا کی قوتیں مزاحمت کرتی ہیں اور ہمیشہ مفتوحہ لوگوں میں فاتحین کی نفرت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہر جگہ ایسے ہوتا ہے۔ جیسے Christianity نے شرط لگائی تھی سپین میں بچے کھچے مسلمانوں کو تین چوائس دیے تھے۔ صرف تین۔ -1 کرسچن ہو جاؤ سور کھاؤ صلیب پہنو کرسچن ہو

جاؤ 2 - ملک چھوڑ دو 3 - قتل ہو جاؤ Inquisition، ان تین اصولوں کی وجہ سے آٹھ سو برس جس مملکت پہ مسلمانوں کی حکومت رہی آج ان میں مسلمان دیکھنے کو نہیں ملتا۔ اور ہمارے ان لوگوں (مسلمان) کا عالم یہ ہے کہ **"اِنَّ الدِّیْنَ عِندَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ" {آل عمران: 19} " لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ " {البقرہ: 256}** کوئی جبر نہیں ہے بھائی۔ اللہ کا حکم سر پہ کھڑا تھا ایک آدمی کو بھی جبراً مسلمان نہیں بنایا گیا۔ ایک لطیفہ سنو۔ خلیفہ خامس عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانے میں بہت لوگ مسلمان ہو رہے تھے، بہت زیادہ۔ تو ان سے جزیہ لیا جا رہا تھا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کو خبر ہوئی تو انہوں نے کہا یار یہ کیا کر رہے ہو مسلمانوں سے تم جزیہ کیوں لے رہے ہو؟ تو امراء سلطنت نے آپ کو پتہ ہے زردار تو ہر جگہ ہوتے ہیں تو امرائے سلطنت نے کہا کہ نہیں صاحب! اصل میں یہ پیسے (جزیہ) نہیں دینا چاہتے اس لیے مسلمان ہو رہے ہیں۔ خلیفہ نے کہا تم نے ان کا باطن پھرول کے دیکھا ہے تم نے ان کے اندر جھانک کے دیکھا ہے تو میں سلطنت کو ایسے نقصان ضرور دوں گا مگر اس قسم کی ناجائز حرکت کی اجازت نہیں دوں گا اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے ہر نومسلم پر سے جزیہ اٹھا لیا۔ خواتین و حضرات ایسے لوگوں کے پھر ایسے ہی عشاق نکلتے ہیں۔ ان ملکوں نے مصر نے الجزائر نے یا ان تمام ممالک نے اگر اسلام قبول کیا تو ایسے لوگوں کی وجہ سے کیا۔ آپ دیکھیں اب انڈونیشیا Now the greatest empire of Islam, now. لوگ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، فلاں کے زور سے پھیلا۔ لگتا ہے کہ مسلمان کے پاس اس کے سوا کوئی کام ہی نہیں۔ مسلمان مائیں اپنے بچوں کو پیدا ہوتے ہی چھری چاقو کی تعلیم دے دیتی ہیں اور اس کے بعد باہر بھیج دیتی ہیں یعنی Imagaine in a greatest empire of Islam اس وقت، پہلے تو پاکستان تھا، ایک مسلمان فوجی نہیں اترا ایک مسلمان سپاہی نہیں اترا۔ حیرت انگیز بات ہے تاجر وغیرہ وہاں گئے۔ انہوں نے اپنے اخلاق کی ایسی اعلیٰ ترین روایات پیش کیں ایسی اعلیٰ ترین روایات کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ اٹھارہ بیس کروڑ لوگوں کا ایک ایک ملک مسلمان ہو گیا۔ مدتیں گزریں۔ اب سراندیپ میں کونسا مسلمان اترا ہوگا۔ برونائی میں کون سی فوج اتری ہوگی۔ یہ وہ Individuals تھے جن کی امانت و دیانت و خلوص سے اور ان کے اعلیٰ ترین

کردار نے ان کی صداقتوں نے ان کے مذہبی شعور کو بدل کے اسلام کی صداقتیں انہیں عطا کی۔ اب بھی یہی ہوتا ہے مگر اب آپ کو اپنے کلچر مذہب اور اخلاق پہ اعتماد نہیں ہے۔ اب آپ یورپ جاتے ہو ان کو آپ ایماندار کہتے ہو۔ آپ یورپ جاتے ہو ان کی Fairness کے آپ وہاں سے بڑے قصیدے گا کے آتے ہو۔ وہ شریف لوگ دیانت دار لوگ، عظیم لوگ، اور آپ؟ یہ کسی سے گلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یا اللہ سے بھی گلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے We have to understand what we do. گریز، اعلیٰ ترین اخلاقی روایات سے گریز کرنا۔ اور اپنے آپ کو زبانی کلامی مسلمان کہہ کے رب کعبہ کی قسم ہے کہ سب سے زیادہ آپ خود توہین خدا اور رسول ﷺ کے مجرم بن جاتے ہو۔ This is a way you act on the way of the Prophet PBUH and the God, this is the way. کہ آپ جا کے دوسروں کو توہین رسالت کی سزا دیتے ہو، یہ کام ہے آپ لوگوں کا۔ سب سے زیادہ اپنے گریبان مین جھانک کے دیکھو کہ وہ بھی مسلمان تھے جو باہر نکلے تو ان کے افعال و کردار کی روشنی میں ایک عالم خدا کو قبول کر گیا۔ اور یہ بھی مسلمان ہیں کہ جن کے باہر جاتے ہی خیال آتا ہے کہ ہمارا تو مذہب سرے سے ہی کوئی عبوت کا مارا ہوا ہے جن کے علماء کی تعلیمات کا معیار اتنا کم ہے کہ ان کے I.Q. ایف اے بی اے کے لڑکے کے برابر بھی نہیں۔ جن سے اگر کتاب سے ہٹ کر کوئی سوال پوچھ لیا جائے تو کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ یہ بیان علم و صداقت رہ گیا اسلام میں And this the way you behave and this is the way they used to behave. کم از کم ان کے انکار میں صداقت تو ہے آپ کے اقرار میں بھی جہل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم دعا ہی کر سکتے ہیں۔ کیا عجیب پیغمبر تھا جس نے جب دعا مانگی تھی تو علم و عقل کی دعا مانگی تھی Lord Bertrand Russel نے ایک دفعہ کہا We only know the relationship of things we do not know the nature of things. یہ اس کا قول ہے کہ ہم علم کی حقیقت کو نہیں جانتے ہم اشیاء کے تعلق کو جانتے ہیں۔ اور آپ کا رسول ﷺ کیا دعا مانگتا ہے **"اللھم نبئنی بحقیقت الا شیاء"** کہ اے پروردگار

مجھے حقیقتِ اشیاء کا علم دے۔ آپ جانتے بھی تھے، یہ نہیں کہ آپ جانتے نہیں تھے۔ آپ اس رسول ﷺ کے امتی ہیں جس نے آج تک، آپ تو سائنسدانوں کی بات کرتے ہو پیغمبر علیہ الصلوۃ السلام نے تین Possibilities ایسی بتائی ہیں جو آج تک کسی سائنسدان نے نہ سوچیں نہ Discuss کی۔ تو ایک دن فرمایا کہ ہو سکتا ہے اللہ زمین کی عمر آدھا دن اور بڑھا دے۔ تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آدھا دن کتنی؟ فرمایا پانچ سو برس اب سوچو، اس بات پہ گھر جا کے سوچنا کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ ہو سکتا ہے کہ خدا زمین کی عمر آدھا دن اور بڑھا دے۔ تو پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ آدھا دن کتنی؟ فرمایا پانچ سو برس یعنی یہ Master plan میں Extension of the human life and land. ابھی پانچ سو برس باقی ہیں۔ لگتا ہے ہم اسی میں سے گزر رہے ہیں۔ اور دوسری بات عجیب و غریب فرمائی کہ جب جنت میں لوگ داخل کیے جائیں گے اور بہت سارے لوگ داخل ہو چکے ہوں گے پھر بھی جنت میں بے شمار جگہ باقی ہو گی۔ البتہ آپ نے تو سن رکھا ہے کہ جنت چھوٹی سی ہے۔ جنت کے چھوٹے سے ہونے کا اللہ میاں نے ایک چھوٹا سا نقشہ بھی بتایا ہے اور قرآن حکیم میں فرمایا ہے وہ ذرا آپ کو میں ایک جملے میں بتا دیتا ہوں کہ اتنی چھوٹی ہے جنت **"عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ"** {آلِ عمران :133} اس کی چوڑائی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی لمبائیوں سے بھی بڑی ہے۔ میرا خیال ہے کوئی Hundred thousand and trillion stars. کی کوئی چوڑائی ہے اتنی زیادہ ہے۔ بہر حال اللہ کے نزدیک چھوٹی سی ہے۔ ویسے اللہ میاں ہیں بھی تو ایسے ہی اس کہ سورج کو چراغ فرما رہے ہوتے ہیں **"وَجَعَلْنَا سِرَاجاً وَهَّاجا"{النبا:13}** چھوٹا سا چراغ ہے۔ تو خدا کے نزدیک چیزیں ویسے بھی بہت چھوٹی ہیں۔ وہ اتنی دور بیٹھا ہو جیسے آپ اوپر سے دیکھو ہوائی جہاز کے نیچے کاریں Dinky کی طرح لگتی ہیں۔ وہ تو ظاہر ہے بہت اونچا بیٹھا ہوا ہے۔ تو شائد اس کو سورج بھی چراغ کی طرح نظر آتا ہوگا۔ ہے ہی اتنا بڑا کہ کیا کیا جائے۔ ویسے بھی لوگ کہتے ہیں اللہ اکبر کا مطلب ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اگر اس کو Translate کروں تو میں کہوں گا کہ ''اللہ ہی بڑا ہے''۔ باقی سب ایسے ہی ہیں چھوٹے ننھے

منے ہے۔

خواتین وحضرات! Finally یہ کوئی کالج کی Debate تو تھی نہیں کہ اس پہ میں بیان دیتا۔ Obviously میں ایک غلط فہمی رفع کردوں۔ جب سے لوگوں نے اقبال کو پڑھا اور انہوں نے آپس میں Comparison کیا۔ اقبال ویسے بھی جذب کی طرف مائل رہتے تھے۔ ساری زندگی فلسفہ پڑھا۔ فلسفۂ عجم سے جو سفر انہوں نے شروع کیا وہ Revolutions کے Chapter تک آیا۔ وہ لیکچرز میں گیا۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھی نعمت بخشی اچھی سمجھ بخشی پاکستان کی تخلیق میں بھی اس معزز انسان کا بڑا حصہ ہے۔ مگر تصوف ذرا تھوڑی سی علیحدہ سی چیز ہوتی ہے۔ بہت دیر بعد اقبال کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ جو Stance میں نے لی ہوئی تھی خدا کی شناخت کے بارے میں وہ صحیح نہیں تھی۔ وہ ہیگل یا کارل مارکس یا کانٹ یا برگساں کے فلسفوں سے نہیں حل ہو سکتی تھی It needed to be different. اقبال کے پیچھے جو Approach تھی وہ تمام تر فلسفۂ مغرب کا ایک نچوڑ تھا۔ مگر جب وہ عمر آخر تک آئے تو اس کی بے چینی اور اضطراب اتنے بڑھ گئے تھے کہ قریباً قریباً پاس سے گزرتے ہوئے ہر مجذوب کے پیچھے دوڑ پڑتے تھے، قرآن پڑھتے ہوئے روتے تھے He felt the loss of the sense of priorities, I am very sure that at the end of his life he knew. کہ انہوں نے ایک بہترین عقلی انتخاب کو ضائع کیا ہے اور Sense of priority کو ضائع کیا ہے جس کی وجہ سے ان کو تیج کا علم کا Loss بڑی شدت سے محسوس ہوتا تھا۔ وہ اس احساس کو عمر آخر تک لے کر گئے۔ تو وفات پانے سے کچھ دیر پہلے انہوں نے دو رباعیات دو قطعات لکھے

سرورِ رفتہ باز آید نہ آید

نسیم از حجاز آید نہ آید

پتہ نہیں وہ پہلے سا سرور و مستی کہاں سے نصیب ہو گا۔ پتہ نہیں مدینے سے حجاز سے وہ خوشبوئے رسولؐ آئے گی کہ نہیں۔

سر آمد روزگار ایں فقیرے

دگر دانا ئے راز آید نہ آید

مجھ غریب کی تو عمر تمام ہوئی ۔ میں تو اپنا وقت گزار چکا مگر پتہ نہیں وہ دانا ئے راز کب آ ئے گا۔ آ گے جا کے وہ ایک پیغام ان کو دیتے ہیں۔

اگر می آید آں دانا ئے راز

بدہ اُورا پیغام جاں گداز ے

اگر وہ دانا ئے راز اگر تمہیں کبھی نظر آ جا ئے یا آ جا ئے تو اسے یہ میرا دل کا جان گداز پیغام ضرور دینا۔

ضمیر امتاں رامی کند پاک

کہ امتوں کے ضمیر کو پاک کرتا ہے۔

کلیمے یا حکیمے نے نوازے

کہ امتوں کے ضمیر کو یا کوئی کلیم پاک کرتا ہے یا کوئی ایسا استاد جس کی زبان موزوں درست اور اثر انگریز ہو۔

وما علینا الا البلاغ

سوال و جواب

س: How could a simple person start with the knowledge of Harof-e-moqtayat? Please tell some references authors or philosophers?

ج: **خواتین و حضرات!** بعض علوم ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ خدا کی پہچان پہ ہیں کہ جب وہ دیکھ لے کہ علم کہاں رکھنا ہے۔ **آپ** نے دیکھا ہوگا قرآن حکیم میں ایک آیت کریمہ ہے کہ ہم خوب اچھی طرح دیکھ لیتے ہیں کہ علم کہاں رکھنا ہے۔ باقی چیزوں میں تو شائد وہ فراغ دل ہے اور ربوبیت کی جو اس کی صفت ہے اس میں تمام چیزیں کھلی ڈھلی ہر قسم کے لوگوں کو ہر قسم کے معیار پہ دی جا سکتی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ لوگ کہتے ہیں قرآن کچھ زائد بھی تھا اور آپ کو خصوصاً اہل بیعت کرام کو عطا ہوا۔ تو جناب علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم ہے ایک ایک لفظ ایک ایک حرف ایک ایک زیر ایک ایک زبر وہی ہے جو تم لوگوں کے پاس ہے مگر یہ کہ ہمیں اللہ نے فہم قرآن زیادہ عطا کیا ہے۔ خواتین و حضرات

قرآن کی تعلیمات میں غور وفکر سے اور سب سے بڑی یہ آرزو کہ ہمیں اس کتاب کا Proper علم حاصل ہو اس میں خدا کی پہچان Final ہوتی ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو سلیمٰن علیہ الصلوۃ السلام کے دربار میں ایک جن دعویٰ کرتا ہے" عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ" {النمل:39} ایک جن دعویٰ کرتا ہے کہ اے بادشاہ آپ اپنے مقام سے بھی ابھی نہیں اٹھیں گے یعنی دوپہر تک کہ میں تخت سباء کو آپ کے حضور لے آؤ گا۔ تو پھر ایک شخص جس کے بارے میں قرآن نے ایک جملہ لکھا ہے کہ ایک شخص جسے کتاب کا علم عطا ہوا تھا اس نے کہا کہ اے پیغمبر آپ حکم فرمائیں ہم اسے پلک جھپکنے میں آپ تک پہنچا دیں گے۔ تو اللہ نے تعالیٰ اس شخص کو آصف بن برخیہ کو تخصیص کیا کہ اسے کتاب کا علم دیا گیا تھا۔ خواتین وحضرات کتاب کوئی اور تو تھی نہیں، پہلے بھی قرآن تھا بعد میں بھی قرآن تھا۔ اور رسول اکرم ﷺ تک بھی قرآن کی تکمیل ہوئی۔ تو میں تو باقی تمام نبوت کو صدقۂ رسول ﷺ سمجھتا ہوں جو قرآن کی تکمیل تک جاری وساری رہا۔ جب آدم علیہ الصلوۃ السلام کے بچوں کی بات ہوئی تو اللہ نے پہلے قرآن ہی کی ایک آیت دی اور کہا جس نے ایک شخص کو قتل کیا اس نے گویا نسلِ انسان کو قتل کیا، جس نے ایک شخص کی زندگی بچائی گویا نسلِ انسان کی زندگی بچائی۔ جب Hammurabi کا زمانہ آیا تو اللہ نے قانونِ قصاص اسی کتاب میں سے نقل کر کے The first law giver of the human society prince Hammurabi of Babylon کو عطا کیے۔ کیڈیز کا یہ بادشاہ اپنی قانون سازی کے لئے دنیا کا اولین قانون ساز کہلایا۔ مگر یہ کہنا بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ حضرت ادریسؑ کا زمانہ تھا اور نبوت کے ان انعامات میں سے اللہ نے اسے بھی (پیغمبرِ وقت کے ذریعے) یہ ایک انعام بخشا۔ اور ہوتے ہوتے جب قرآن آیا تو اللہ نے تمام ملتِ اسلامیہ کو بتا دیا کہ یہ کتاب نئی نہیں تھی۔ پہلے بھی یہی کتاب جزوی طور پر اترتی چلی آئی تھی **"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" {المائدہ:3}** آج ہم نے اس کتاب کو بھی مکمل کیا ہے اور نعمت بھی تمام کر دی ہے۔ نبوت بھی تمام کر دی ہے کتاب بھی تمام کر دی ہے۔ Logically speaking اللہ کے اس قول کے بعد کسی کتاب اور کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جب خدا نے یہ

Statement دے دی کہ میں نے تمہارا دین بھی مکمل کر دیا اور نعمت بھی تمام کر دی۔ کتاب بھی دے دی اور نبوت بھی ختم کر دی۔ اب اس کے بعد کسی نبی کا تصور تو سوہان روح ہو سکتا ہے اس میں کسی قسم کی زندگی نہیں ہو سکتی۔

خواتین وحضرات! اب آگے دیکھیں قرآن کی تعلیمات کا تعصب محبت اور اس کو جاننے کی خواہش اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ جو خدا کے ساتھ چلتے ہیں ان کا شائد علم کبھی حدود میں نہیں رہتا۔ کبھی کبھی کوئی نہ کوئی Exceptional گنجائش نکل آتی ہے۔ تو میں آپ جیسا ہی تھا بس ینگ آدمی، اب تو خیر وہ عمر نہیں رہی۔ But I was very curious and constantly I was putting a lot of pressure on God for every thing. میرا خیال تھا اس پہ بھی دباؤ رکھنا چاہیے تھوڑا سا، کبھی نہ کبھی پوچھتے رہنا اللہ میاں اس کا کیا؟ اس کا کیا؟۔ ایک دن ویسے ہی میں نے بڑا تنگ سا آ کر کہا اللہ میاں قرآن تو Local ہے۔ جیسے غامدی صاحب کہتے ہیں۔ ظاہر ہے اتنے Local قرآن میں ہماری گنجائش کہاں نکلتی ہے۔ کچھ آیتیں مکہ مدینہ کے لیے تھیں کچھ عرب کے لیے تھیں باقی ہمارے تک آتے ہوئے تو اب قرآن میں ایسی کوئی گنجائش علم وفکر تو رہی نہیں۔ تو اگر ہے تو یہ میں پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ مدتوں سے سالہا سال سے صدیوں سے ہم حروف مقطعات پڑھتے چلے آتے ہیں مگر ہم میں سے تو کسی کو بھی ان کا کوئی علم نہیں ہے۔ آج تک کوئی سراغ بھی نہیں ملا۔ کوئی نشان بھی نہیں ملا۔ تو اگر آپ یہ نہیں بتاتے یا تو پھر شائد پیچھے آنے والوں میں سے کوئی ایسا صاحب علم ہوگا جو بہت روئے پیٹے گا تو شائد آپ ان کو بتا دو۔ تاریخ اسلام میں Particuraly کچھ علماء نے اس کے کچھ دعوے بہت پیش کیے اور کہا ہمیں عطا ہوا۔ یہ نہیں کہا کہ ہم نے سیکھایا جانا۔ بڑے بڑے بزرگ مولوی جو تھے جب انہیں کوئی بڑا جھوٹ بولنا ہوتا تھا تو کہتے تھے ہمیں حروف مقطعات کا علم عطا ہوا۔ ظاہر ہے کہ نہ لوگوں کو پتہ تھا نہ ان کو پتہ تھا۔ ابھی میں نے Recently ایک پیشین گوئی پڑھی سیدنا حضرت طاہر القادری کی کہ قیامت آٹھ سو برس کے بعد آئے گی۔ ظاہر ہے آپ بھی محفوظ وہ بھی محفوظ نہ ہم جئیں گے نہ آپ جئیں گے۔ ان کے دعویٰ کو Test تو آٹھ سو برس کے بعد

ہی کیا جا سکتا ہے۔ تو اس قسم کے دعوے چلتے چلے آئے تھے۔ مگر First very strong evidence came. کہ شیخ محی الدین عربیؒ نے حروف مقطعات کی تحصیل کا ذکر کیا ہے۔ اس کو علم الاسماء کے نام سے ہم یاد کرتے ہیں علم الاسماء کو Gain کیا۔ مگر ان کی صرف ایک لائین ہمارے پاس محفوظ تھی جس سے پتہ لگتا تھا کہ ان کو علم الاسماء یا ان حروف کا علم حاصل ہے۔ ان کی وہ لائن یہ تھی کہ " و داخل سین فی شین ظاهر قبر محی الدین " کہ جب س ش میں داخل ہو گی تو محی الدین کی قبر ظاہر ہو گئی۔ لوگ اس کو Wayward statement سمجھتے رہے مگر بالآخر جب سلطان سلیم شام میں داخل ہوا" و داخل سین فی شین ظاهر قبر محی الدین" تو اس نے حکم دیا کہ ابن عربیؒ کی قبر کو تلاش کیا جائے اور پھر شیخ محی الدین ابن عربی کی قبر ڈسکور ہوئی۔ اس کے لیے فتوحات کے بہت سے Chapter میں نے بھی دیکھے مگر وہ اتنے اوٹ پٹانگ تھے Frankly شیخ محی الدین ابن عربیؒ پر بڑا الزام لگتا ہے کہ نا سٹراڈیمس کی طرح اگر وہ کچھ جانتا تھا تو اس کو Confuse کر کے بیان کرتا تھا تا کہ کسی اور کو سراغ ہی نہ ملے۔ اور جتنے مآخذ تھے حروف مقطعات کے ان میں سے کوئی شخص نہیں اندازہ لگا سکتا تھا کہ ان کا کیا مطلب ہے کس طرف کا Origin ہے کدھر کا اشارہ ہے۔ تو خواتین و حضرات میں تو اس سے کوئی زیادہ مطمئن نہیں ہوا۔ Neither I could understand any word out of it. پتہ لگتا تھا کہ بیان کا اندازہ ہے مگر اس انداز سے کوئی اصول رہنمائی کا نہیں نکلتا۔ ایک دفعہ کی بات ہے کہ میں اہل بیعت کی ایک مستند حدیث پڑھ رہا تھا۔ ابھی دو واقعات آپ کو بتاؤں گا کہ علم کو جاننے کے لئے کوئی اپج کی ضرورت ہوتی ہے کوئی نہ کوئی Innovation of brain ہو جاتی ہے تبھی سراغ ملتا ہے۔ تو میں نے حدیث پڑھی کہ امیر المومنین علی مرتضیٰؓ سے امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے پوچھا کہ یا علیؓ کیا بات ہے کہ کچھ لوگ بڑے نیک ہوتے ہیں بڑے پاک ہوتے ہیں بڑے صاف ہوتے ہیں ہمارا دل ان کو نہیں جاتا۔ اور کچھ لوگ اتنے اچھے بھی نہیں ہوتے اور ان کی شہرت بھی اچھی نہیں ہوتی مگر ہمارا دل ان کو چلا جاتا ہے۔ تو حضرت علیؓ نے کہا امیر المومنین یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھی تھی کہ آخر یہ کیا ہوتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے

فرمایا کہ جب ارواح کے لشکر تخلیق کیے گئے پہلے پہل بالائے کائنات، ورود انسان سے پہلے زمین پر، تو بعض کی بعض سے موانست ٹھہرادی گئی اور بعض کی بعض سے مخالفت ٹھہرادی گئی۔ اب جس کا انس جس سے تھا زمین پہ ویسے ہی رہے گا اور جس کی مخالفت اور ٹھہرادی گئی زمین پر ویسے ہی رہے گی۔ یہ اسماء کا جو انس اور مخالفت ہے یہ ایک بڑی عجیب و غریب سی بات تھی۔ اور جب اس کو میں نے Practice میں لانا شروع کیا تو مجھے احساس ہوا کہ واقعی بات تو بڑی وزنی ہے تو How to trace it? تو جب ہم Language کو Trace کرتے ہوئے پیچھے جاتے ہیں۔ میں اس کی مثال دیتا ہوں کہ سب سے پہلے جیسے Aramian language develop. ہوئی۔ شروع شروع میں جب انسان اشارے سے کلام کو آرہا تھا تو وہ صرف حروف میں گفتگو کررہا تھا۔ اس کے پاس کوئی بڑی Language نہیں تھی Sentences نہیں تھے فقرہ جات نہیں تھے۔ اس کی چھوٹی سی مثال میں آپ کو دیتا ہوں۔ It's a difficult way to know and understand. آپ اس علم کو حل نہیں کرسکتے یا حاصل نہیں کرسکتے جب تک ایک Panoramic view of the universe میں Totality یہ زمین و آسمان آپ کے سامنے نہ ہوں۔ دیکھیں "ط" کا جو Symbol ہے۔ Armenian language میں یہ Wheel کا ہے۔ Wheel شائد انسان کی سب سے پہلی آسانی ہے جو اس نے انسانی ترقی کے ارتقائی دور میں حاصل کی۔ جب ہم اس طرح ہاتھ کھڑے کرتے ہیں تو یہ Symbol ایک لیڈر کا ہے جو رستے میں کھڑا ہے۔ اب یہ پورا Symbol اس طرح بنے گا۔ کہ "ط" ہے اور "ہ" ہے۔ "ہ" کا نشان اس لیڈر کا ہے، یہ **"طٰـہٰ"** بن گیا۔ جب آپ اس کو Relate کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ ایک سردار ہے جو آپ کو Easiest way کو بلا رہا ہے۔ ایک ایسا سردار جس نے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں جو آپ کو ایسے رستے کو بلا رہا ہے جو سب سے Easy ہے۔ اب آپ قرآن کی آیت پڑھ کے دیکھیں **"طٰـہٰ مَـا اَنزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لِتَشْـقٰـی" {طٰــہٰ:2-1}** کہ اے سردار ہم نے قرآن کو مشقت کے لیے نہیں اتارا۔ وہی Easiness ہے جو Wheel سے ڈسکور ہوئی۔ اس کو آگے بڑھاتے ہیں تو کسی نے ابن عباسؓ

سے پوچھا کہ یہ اسماء کیا ہیں؟ مقطعات کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ دراصل یہ اسماء الھیہ کے مخفف ہیں۔ یہ ان کے چھوٹے نام ہیں جیسے یا حی و یا قیوم ہے اس سے "ح" نکل آیا جیسے کوئی حرف اللہ سے نکل آیا۔ جیسے م ہے اللہ کے کسی نام سے ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے آپ کا رزلٹ آ رہا ہو اور آپ کے رزلٹ میں صرف لکھا ہوا ہو " ف" یا "پ" تو کسی کو دشواری نہیں ہوتی سمجھنے میں کہ فیل ہے یا پاس ہے۔ فوراً پتہ لگ جاتا ہے،"پ" لکھا ہوا ہو تو یقینی بات ہے کہ آپ شبے میں نہیں رہیں گے کہ آپ پاس ہو گئے ہو۔ اسی طرح جتنے Singular اسماء ہیں یہ اللہ کے کچھ بڑے ناموں میں سے ہیں" ص" جیسے اسم صادق سے ہے، یہ مخفف ہے، پہلا حرف ہے۔ مگر اس پہ ہمیں ایک مزید Information ملی سیدہ فاطمہ بنت محمد زوجہ علیؓ سے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں جناب امیر کو اکثر کھیعص اغفرالی کہتے سنتی تھی کہ جب یہ نام پڑھتے تو کہتے کہ اللہ میاں مجھے بخش دے۔ تو کھیعص سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی ان اسماء کی شہادت ملتی ہے کہ یہ حروف خدا کے ناموں کے مخفف تھے۔ یہ تو ہے اس کی Tracing of the bibliography باقی جو چیز آپ پوچھنا چاہتے ہو کہ یہ علوم آگے بڑھ کے کیا Working کرتے ہیں تو دراصل یہ خلاصہء کائنات ہے جیسے بھی کہو پوری کی پوری انسانیت پورا علم پوری اشیاء ان کی مطابقت ان کی موانسیت سے ہیں۔ استاد کا علم کم ہو سکتا ہے ان کی جامعیت کم نہیں ہوتی۔ اور یہ Billion and trillion of cases پہ یکساں طور پر کام کرتے ہیں۔ فرض کیجئے اگر میں ایک شخص سے کہوں کہ یہ یہ چیز آپ کے لیے مضر ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ میں Biologically یا Medically کہہ رہا تھا، مجھے پتہ ہے یہ چیزیں اس سے موانسیت نہیں رکھتیں۔ اور فرض کرو میں اگر یہ کہوں کہ یہ یہ لوگ دوست ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اسماء کی موانسیت ہے۔ اب اتنے بڑے علم کو میں زیادہ تو نہیں Explain کر سکتا مگر ایک چیز اصولاً آپ کو Explain کر سکتا ہوں۔ کہ اللہ کے بتائے ہوئے ان حروف کے Combination ہیں۔ ایک چیز بڑی واضح آپ کو نظر آئے گی کہ جو قرآن میں لکھے گئے حروف کے Set ہیں یہ مخالفت کے نہیں ہیں موانسیت کے ہیں۔ جیسے " ال

م" ہے یہ موانسیت کے Rule ہیں یعنی "الف" میں "لام" میں "م" میں انسیت ٹھہرے گی۔ ح م میں انسیت ٹھہرے گی۔ اب اگر چلیں اس Series کو آگے بڑھاتے ہیں تو فرض کرو "ال م" سب سے ابتدائی حروف ہیں تو ہم کہیں گے کہ اسم اللہ نے سب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کو Include کیا پھر اس میں لوحِ محفوظ کو Include کیا۔ یہ Obviously first category of creation میں جاتے ہیں۔ "ال م" کو اس لیے باقی اسماء پہ غلبہ حاصل ہے۔ فرق یہ ہے کہ "ح م" کے تحت بے شمار Subcategories آئیں جن کو آپ سمجھنے کے قابل نہیں ہو۔ پہلی کیٹگری "حم" کی حیات و موت ہے، ایک طرف اللہ اپنے آپ کو زندہ کہتا ہے اور موت کا ذکر کرتا ہے۔ اب جب حیات و موت کو ہم انسانوں پہ Relate کریں گے تو آپ کو پتہ ہے کہ حیات کا جو مرکز ہے زندگی کا مرکز پانی ہے سمندر ہے تو سب سے پہلے "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" {الأنبياء : 30} آپ نے دیکھا "حم" کہاں آ کے ٹھہرتی ہے۔ تھوڑا سا غور کرو گے تو پتہ لگے گا "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" {الأنبياء :30} یہ پہلی "حم" ہے کہ تمام حیات کو ہم نے پانی سے پیدا کیا۔ ماء سے حیات کا ایک تعلق ہے۔ اب ماء میں دو categories ہو گئیں۔ ایک صاف شفاف پانی ہے جو ماء اور دریا کہلاتا ہے۔ ایک سمندر کا پانی ہے جو Dark ہے Blue ہے تو اس کی صفات دو حصوں میں پھر تقسیم ہو گئیں۔ ایک کھلے سفید رنگ والے "م" کے حامل اور ایک Dark and coloured face والے جو میم ہیں۔ اب پھر آپ کو یہ مسئلہ بن جائے گا کہ ہم کس کو کس میں لیں۔ اب ذرا صفات کا تعین دیکھیں کہ سمندر ماء اور بحر میں حوت ہے۔ یہ دوسری "حم" ہے۔ ماء البحر میں حوت ہے یعنی مچھلی ہے First creation اگر دونوں کی صفات دیکھ لیں تو آپ کو حیرت ہوگی ماء میں ٹھہراؤ ہے سکون ہے۔ اور مچھلی کیا کرتی ہے؟ اس پانی میں اختراج پیدا کرتی ہے۔ حرکت پیدا کرتی ہے۔ تحرک پیدا کرتی ہے۔ فتنہ پیدا کرتی ہے۔ آج بھی اگر "حم" کی شادی میں دیکھ لو "م" بیچارہ مسکین صبر والا ہوگا اور بیوی مشتعل ہوگی۔ اگر خاوند "ح" سے ہے تو میم والی بیوی بڑی پرسکون ہوگی اور خاوند جو ہے مشتعل اور پریشان حال اور فتنہ انگیز ہوگا مگر یہ ٹوٹیں گے نہیں۔

ایک اور بھی چیز ہے آپ کو پتہ ہے کہ زندگی کے آثار جب ہوئے تو"حم" پہ ہم یہ گمان کرتے ہیں کہ They will be highly productive couple. کیونکہ زندگی ان سے شروع ہوتی ہے۔ یہ تو چھوٹی سی ایک مثال ہے۔ان کی مثالیں لیکن تو Billions میں جاتیں ہیں۔آپ کو پتہ ہے شطرنج کے کتنے مہرے ہوتے ہیں مگر ان کی چالیں کتنی ہوتی ہیں۔اسی طرح ان چودہ حروف کی جو چالیں ہیں جب Integrate ہوں تو یہ اربوں میں جا سکتی ہیں۔پھر دوسرا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی نام Single اسم پہ مشتمل نہیں ہوتا۔فرض کیا کسی کا نام حنیف ہے تو یہ ایک لفظ پہ مشتمل نہیں ہے۔ ح ہے ن ہے ی ہے ف ہے تو جب ان سب کی مشترکہ چالیں ہم گننا شروع کریں یا کوئی استاد گنے تو وہ Trillions میں چلی جاتیں ہیں۔So i think اللہ کی دین نہ ہو تو اس علم میں پہلا کام آپ کے اس کمپیوٹر کا ہوتا ہے جو آپ کے اندر لگا ہوا ہے اس Blind computer میں اتنی آگاہی ہونی چاہیے کہ یہ مثال کو مثال سے مطابقت دے دے۔ It's not an easy job اور بھی بڑی باتیں ہیں قرآنِ حکیم میں جن کی وضاحت اور تشریح کی جا سکتی ہے۔جیسے میں نے آصف بن برخیہ کی مثال دی کہ اگر وہ شخص ایک اسم گرامی، پروردگار کے ساتھ Effusion اور Diffusion کر سکتا تھا تو آپ میں سے بھی کوئی آگے بڑھ کر اس علم پر قادر ہو سکتا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے جب پوچھا کہ اسم اعظم کیا ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا یہ جملہ فیصل ہے کہ **جب تو اللہ کا نام ایسے لے کہ تیرے دل میں اس کے علاوہ کچھ نہ ہو تو وہ اسم اعظم** ہے چاہے وہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ہو۔احادیث رسولﷺ سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسماء اعظم کیا ہیں۔ان میں سے ایک اسم اعظم ہے "**اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم**" **{آل عمران :2}** اور دوسرا" وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" **{البقرہ:163}** ہے سولہ کام ہیں تو کل دنیا میں، آٹھ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کے تحت ہیں اور آٹھ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ کے تحت ہیں ان کو امورِ ساتھ نیہ کہتے ہیں۔امورِ ساتھ نیہ آیت الکرسی کے تحت ہیں اور امورِ ساتھ نیہ" وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" کے تحت ہیں۔ ایک تخلیقی ہے جیسے ہم کہتے ہیں" وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ

الـرَّحِیم" تو پتہ لگتا ہے کہ اس اسم کے زیر اثر تمام Practical scientific تخلیقی کارکردگی کے کام ہیں" إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِيْ الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ" (البقرہ:164) تو یہاں چونکہ تمام تخلیقی عناصر ہیں اور ان سب کا Scientific حقائق سے تعلق ہے۔ اس لیے خداوند کریم نے عین عقل کو اس اسم کی دعوت دی ہے..." وَإِلٰـهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ" زمین وآسمان کی تخلیق تَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وغیرہ۔ ایک چھوٹی سی راز کی بات بتا جاؤں کہ یہاں خداوند کریم کے نزدیک اس اسم کے تحت تَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ سے ہواؤں کو مسخر کرنا ہے اور آپ کو یاد ہے کہ حضرت سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ اسلام کو یہ اسم عطا ہوا انہوں نے اس پر غور کیا پڑھا لکھا۔ حضور گرامی مرتبت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے بھائی سلیمٰن کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خصوصی طور پر عطا ہوا اور میری امت کے لیے عام کر دیا یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور حضرت سلیمان نے جب خط لکھا ملکہ سبا کو تو اس کا پہلا جملہ یہ تھا کہ" إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

س: آج کل کے دور میں ولی قطب یا شیخ حضرات کو کیسے ڈھونڈا جائے تا کہ صحیح راستہ مل سکے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہو؟

ج: دیکھیں بات یہ ہے کہ یہ تو تلاش کے ٹارگٹ پہ ہے اور کسی بھی انسان کو کسی بھی ولی استاد شیخ وغیرہ کا قیدی نہیں ہونا چاہیے۔ میں آپ کو بتا دوں ایک غلط رسم و رواج کے تحت طالب علموں نے ایک ایک استاد سے Fixity حاصل کر لی ہے جو غلط ہے۔ اگر میں اسی طرح ایک ٹیچر پہ Fix ہو جاتا اگر میں یہ خیال کرتا کہ گورنمنٹ کالج لاہور سے باہر علم نہیں ہے یا فلاں یونیورسٹی سے باہر علم نہیں ہے یا فلاں استاد حرف آخر ہے۔ آپ کے یہ سارے پرابلم اسی لیے پیدا ہو رہے ہیں کہ تمام مسلمان کسی نہ کسی مخصوص استاد کے قائل ہو گئے ہیں۔ جب استاد کو اپنی Ground سے باہر نکالا جاتا ہے تو ایک Refusal اور Rigidity کی صورت پیدا ہو جاتی

ہے۔ تلاشِ علم والے لوگ ایسا نہیں کرتے۔ میں آپ کو بتاؤں سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ باوجود اس کے کہ شیخ ابوالفضل ختلیؒ کے مرید تھے۔ اپنی زندگی اور اپنی کتاب میں کم از کم تین سو ساٹھ اولیاء کا ذکر کرتے ہیں جہاں سے انہوں نے علم حاصل کیا۔ اور ایک انتہائی قیمتی بات جو انہوں نے ایک استاد سے حاصل کی وہ میں آپ کی نظر کرتا ہوں، البتہ یہ شیخ ابوالفضل ختلیؒ کے بارے میں نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے شیخ کے پاس گیا اور یہ ابوالفضل ختلیؒ نہیں تھے، میں نے کہا کہ میرے دل میں اضطراب ہے میرے لیے سماع کا بندوبست کیجئے۔ پھر شیخ نے سماع کا بندوبست کیا۔ حضرت نے کہا کہ جب مجھے قرار آیا تو میں اُٹھ کے چلا تو میرے شیخ نے آواز دی کہ اے **علی بن عثمان ایک وقت آئے گا کہ تجھے سماع میں اور کوے کی آواز میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوگا۔** یہاں تک تو علم تھا مگر جو شاگرد آگے بڑھتا ہے وہ اس علم کو آگے لے جاتا ہے۔ آگے بڑھ کر سیدنا ہجویرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مثال سے یہ گمان کیا کہ راہِ خدا میں کوئی بھی آسرا آپ کی مستقل عادت بن کر آپ کی Approach کو خراب کر جاتا ہے۔ یہ سبق بڑا Rare ہے آج تک کسی اور استاد نے نہیں پڑھایا کہ جہاں تک آسرا لینا ہے سماع کا یا لذتِ دنیا کا یا کسی اور خیال کا یا کسی پیر فقیر کا وہ ٹھیک ہے مگر یہ آپ کے رستے کی رکاوٹ بن جائے اور آپ ان آسروں کے عادی ہو جائیں تو آپ کا Knowledgeability کا گریڈ اور آپ کی جو ثابت قدمی ہے اور جو شعور ذاتِ الٰہیہ ہے وہ ان چھوٹے چھوٹے آسروں میں مقید ہو کے رہ جائیں گے۔ پھر کوئی ایک شعر پہ پھڑکے گا اور اللہ کو یاد کرے گا، کوئی کسی اور واقعہ پہ جائے گا۔ اسی وجہ سے انہی غلط فہمیوں سے لوگ کہتے ہیں جی بت بھی خدا کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ یہ سارے واقعات اس لیے پیش آتے ہیں کہ علم کی Progress کسی نہ کسی سہارے سے ختم ہو جاتی ہے۔ جب آپ ان اسباب سے بے نیاز ہو کے آگے نکلتے ہو تو ایک بڑا شاندار اور اعلیٰ ترین مقصدِ علمیہ جو منافزکس کا اصل مفہوم ہے وہ آپ کو نظر آتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ علم کی تلاش کریں اور مقصدِ علم کو بھی نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ابتدائی طور پر ایک اچھے شریف آدمی سے سراغ ملے پھر کسی بہتر سے ملے۔ ہمارا تو یہ حال ہے کہ آدھا علم ہمیں مغرب سے مل رہا ہے شیاطین سے مل رہا

ہے۔ کبھی کبھی تو شیطان کو تھینک یو کہنے کو دل چاہ رہا ہوتا ہے کہ اگر وہ کمبخت نہ صحیح طرح سمجھاتا تو اپنے ہاتھوں تو ہم مارے گئے تھے۔ آج کل دیکھو جی مگر خدا ایسا ہے کہ شیطان سے بھی نیکی کا کام لے رہا ہے This is most drastic حیران کن بات ہے ایک طرف تو دجال کی Image ابھر رہی ہے جو شیطان شیطانیت کے بارے میں اختیار کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے جیسے تھوڑے سے چالاک مسلمان یہ جو اس سے علم لے کر خدا کو جا رہے ہیں۔ تو یہ Contrast تو جاری ہے۔ علم کے لیے کسی چیز کا یقین نہیں ہو سکتا۔ باقی بیعت میں فضول سمجھتا ہوں آج کل۔ اصل میں پرانے زمانے میں جب لوگ جاتے تھے ان جو بڑے عشق مشک میں مبتلا ہوتے تھے تو کہتے تھے اے شیخ ہمیں خدا چاہیے، سودا کرا دے ہمیں۔ بیعت کا مطلب تھا تجارت کرنا۔ شیخ پوچھتے کیا دیتے ہو؟ کہا سب کچھ دیتا ہوں جان دیتا ہوں۔ چشتیہ فقراء جب بیعت کرنے لگتے تو کہتے کہ پہلے قربانی دینی ہوگی اور قربانی اگر دینی ہے تو پہلے بال کٹاؤ" وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ" **{البقرہ:196}** کہ بال ضرور کٹواؤ قربانی جو دینی ہے تو اس کے لیے یہ کام کرنا پڑے گا، ہلکا کرنا پڑے گا۔ تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ چشتیہ فقراء عموماً ٹوپی کی ضرورت سے بے نیاز ہوتے ہیں گنجے سر رکھے ہوتے ہیں تبھی تو یہ تنکوں والی ٹوپیاں زیادہ آگئی ہیں۔ ان کو حکم دیا جاتا تھا کہ اپنے بال شال کتروا دو اور چشتیہ میں اس لیے کوئی خاتون فقیر نہیں ہوئی کہ اس کو بھی بال کتروانے پڑتے۔ تو یہ اصول تھا اس وقت مگر جب یہ ہو جاتا تھا اور لوگ اپنا ہاتھ جو ہے فقیر کے ہاتھ میں دے دیتے تھے پھر ان کی آزمائشیں ان کا چیک اپ جو ہے وہ استاد کرتا تھا۔ It is not possible in these days it's very dangerious time اور کسی بھی استاد کو ایک مکمل حیات کی ذمہ داری نہیں سونپی جا سکتی۔ ایک تو آپ Judge نہیں کر سکتے کہ کسی کو کیا آتا ہے۔ ایک صورت عام نہیں ہوتی جیسے خلق میں اللہ تعالیٰ کسی کو عطا کر دے کہ یہ واقعی خدا کا دوست ہے کہ نہیں ہے۔ آپ ایک بالکل Blind میں چال کھیل رہے ہوتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے Bilnd کی چال میں ہار جیت برابر ہوتی ہے۔ So never take this risk

س: کیا قرآن کی آیت مبارکہ میں لفظ امانت سے مراد یہ ہے کہ ذات باری تعالیٰ نے وقتی طور پر عقل کو تمام مخلوق پر عطا کر دیا اور پھر اسے دائمی حیثیت دینے کے بعد انسان کو عطا کر دی۔ اگر تمام مخلوق کے پاس Artificial intelligence نہیں تھی تو انسان کے سوا تمام مخلوقات نے یہ ذمہ داری قبول کس بناء پر نہیں کی؟

ج: دیکھو ایک سادہ سی بات کہ ان کے Visual بڑے Strong تھے۔ آپ کو ایک چھوٹی سی بات بات بتاؤں، اللہ نے جب دوزخ اور جنت بنائی تو جبرائیل سے کہا کہ جبرائیل تو نے میری دوزخ دیکھی ہے ذرا معائنہ کر کے آ۔ جبرائیل اچھے بھلے خوش گئے تھے وہاں سے کانپتے کانپتے روتے لوٹے۔ کہا پروردگار عالم اس میں بھی کوئی جائے گا؟ اس کا تو خوف اتنا ہے ہیبت اتنی ہے کہ اس کو تو سوچ کے بندہ مر جائے اس میں بھی کوئی بندہ جائے گا۔ پھر اللہ نے کہا کہ اچھا یار جنت بھی ذرا دیکھ کے آ۔ وہ جنت میں گئے، بڑے شاداب اور فرحان لوٹے اور کہا سبحان اللہ تعالیٰ ایسا حسن ایسی خوبصورتی کوئی ایسا بھی شخص ہے جو اس جنت کی آرزو نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا اچھا پھر جا دوزخ کی طرف۔ وہ پھر گئے دوزخ کی طرف۔ دیکھا کہ دنیا کی تمام خوبصورتی اور اچھی Actresses تمام arts ہر قسم کے Fashionable Decorated pieces دوزخ کے آس پاس لگے ہوئے ہیں۔ وہ بڑے پریشان لوٹے اور کہا اے پروردگار تو نے دوزخ کو اتنا حسین کر دیا ہے کہ لوگ آرزو ہی اسی کی کریں گے۔ انہوں نے کہا جا اب جنت دیکھ کے آ۔ اب جنت کو دیکھا مصائب و آلام سے پر کوڑے گٹے چھلے پڑے ہیں، کوئی ادھر بیٹھا سسک رہا ہے، کوئی ادھر قتل ہو رہا ہے اللہ کے نام پر، کسی کے کپڑے اترے ہوئے ہیں، کسی کی پسلیاں مہاتما بدھ کی طرح نکلی پڑیں ہیں جس کو آپ Dying Buddha اور Fasting Buddha کہتے ہو۔ انہوں نے واپس جا کے عرض کی اے پروردگار اس جنت میں تو کوئی بھی پاؤں نہیں رکھے گا۔ یہ جو آپ نے سراب تخلیق کر دیا ہے دونوں چیزوں کے اردگرد، لوگ تو سارے جہنم میں جائیں گے، جنت کی تو کوئی آرزو نہیں کرے گا۔ تو اللہ نے کہا پھر عقل اس لیے دی ہے ناں۔ وہ بڑا خوبصورت شعر ہے عرفی کا شعر ہے، ہے فارسی کا، بہت کم ایسا خوبصورت

شعر میں نے سنا ہے کہ

زنقشِ تشنہ لبی داں بہ عقلِ خویش مناز

یا اپنی پیاس کا نقصان سمجھ، عقل پہ ناز کر، اپنی پیاس کا نقصان سمجھ۔

دلت فریب گر از جلوۂ سراب نخورد

اگر تو نے سراب دیکھا اور تو بڑا سمجھ دار رہا اور کہا میں پہچان گیا ہوں، مجھے دھوکا نہیں ہوا، یہ سراب ہے پانی نہیں ہے۔ تو کہتا ہے اپنی عقل پہ ناز نہ کر۔ تیری پیاس پوری ہی نہیں تھی۔ اگر تیری پیاس پوری ہوتی ہاں تو تو اس فریب میں ضرور پڑتا کہ یہ سراب نہیں پانی ہے۔ تو عرفی نے بڑی خوبصورت بات کی ہے

زنقشِ تشنہ لبی داں بہ عقلِ خویش مناز

دلت فریب گر از جلوۂ سراب نخورد

اصل میں جب تک کوئی بھی تلاش ایک Maximum degree اور Passion نہیں بن جاتی اس وقت تک آپ شائد کسی چیز کے مکمل حصول کے قابل نہیں گنے جاتے۔ اس لیے قرآن حکیم میں اللہ نے کہا کہ آرزو رکھنی اور بات ہے حصول اور بات ہے۔ یہ کہنا کہ مجھے اس چیز کی تلاش ہے ہمیں دن میں پتہ نہیں کتنے ہزاروں Messages آتے ہیں کہ یہ چاہیے وہ چاہیے

خیالِ ترکِ محبت تو بار بار آیا

مجالِ ترکِ محبت نہ ایک بار ہوئی

اس لیے جب تک ایک مکمل قسم کا جذبہ اور Passion move نہیں کرتا آپ کے وجود میں آپ ایک Changeable and shiftable hierarchy of moods میں ہوتے ہیں۔ اس لیے سب سے پہلی بات شائد یہ ہے ہمارے استادوں میں، میں تو نہیں ہوں ان میں، میں تو Just an outsider مگر تمام صوفیاء کا پہلا مسلک یہ ہوتا ہے کہ **کرامت در استقامت است** کسی جذبے میں مستقیم ہونا ہی اصل کرامت ہے۔

What is the role of intuition and pure:س

reasoning in mystic inquiry?

ج: Frankly this is my personal opinion، ابھی شائد اس پہ وضاحت سائنس نہیں آئی کہ ہم نے جو یہ سائنسز اور آرٹس کی تقسیم کی ہوئی ہے یہ غلط ہے، صرف اس وجہ سے کہ ہم شائد ابھی اس ابلاغ فہم تک نہیں پہنچے ۔ میرے نزدیک **Emotions, feelings and sentiments are a perfect science.** صرف یہ وجہ ہے کہ ہم ان بنیادی اصولوں تک نہیں پہنچتے جہاں ان چیزوں کا احساس کرسکیں اور ہم ان کی Scientific توجیہہ دے سکیں ۔ Most probably، ابھی Dianetics کی سائیکالوجی میں جو Dianetic sciences آرہی ہیں ۔ And psychology is desperately trying کہ اس وسیع ترین موضوع کا احاطہ کرسکے ۔ جیسے دیکھیں جیسے سائنس ہے اس میں استعداد تبدیل نہیں ہوتی اور feelings کو سائنس بنانے کے لیے آپ کو ان کے اضطرابی اضمحلال کو جانچنے پرکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ کوئی آلات بنانے پڑیں گے۔ تب جا کے آپ ان کو Science declare کریں گے ۔ ان کی Shiftability، ان کی quick mobility جو ہے یا اتنی فاسٹ اور تیز ہوتی ہے کہ Perhaps presently no law of motion is possible to apply to it. ایک لطیفہ بڑا عجیب و غریب سا law of motion پہ مجھے یاد آگیا، کہتے ہیں 2012 کا نوبل پرائز ایک سکھ کو ملا۔ اس نے Law of Motion پہ بڑی ریسرچ کی اور اس نے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ Motions can not be in slow motion. چونکہ ہمارے جو حرکی آثار ہیں جو ہمارے جذبات میں اشتعال پذیر ہیں یا تنے Changeable اور ورسٹائل ہیں بڑا مشکل ہے کہ ہم ان کو کسی Scientific law کے تحت لائیں۔ مگر مجھے پورا یقین ہے کہ یہ بھی ایک پورا Pattern ہے جیسے کہ میں نے پہلے کسی کتاب میں لکھا تھا کہ خیال ایک خاندان کی طرح آتے ہیں ایک فیملی کی طرح بچے ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے سے، جس طرح جنات کے بچے ہوتے ہیں ہاں اسی طرح ان کے بھی بچے ہوتے ہیں۔ خیالات ایک فیملی کی شکل میں اترتے ہیں And

I may differ with the present scientific thinkers ------ particularly when I say. کہ ہم سوچتے ہی نہیں ہیں۔ میرا ویو جتنا ہے وہ قرآنِ حکیم سے اخذ شدہ ہے۔ May be after some time people would be convinced, after other fifty or hundred years of brain research آپ سمجھ لیں گے کہ **We are only the receptors of ideas we do not think** کیونکہ خدا کہتا ہے "وَمَا تَشَاؤُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ" {التکویر:29}اور جہاں تک Ideas کی بات ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں Counter Ideas دو لہریں کی شکل میں ہوتے ہیں جیسے دل میں دو روئیں چلتی ہیں اسی طرح برین میں بھی دو روئیں چلتی ہیں۔ ایک کے اوپر خیالِ خیر کا الہام ہے اور ایک کے اوپر خام کا اظہار ہے۔ ان دو میں سے صرف آپ کے پاس انتخاب کی اہلیت ہے۔ You do nothing else, just out of this flux of the ideas you choose one good or bad idea آپ کے پاس صرف کام ہی اتنا ہے، آپ کا اور کوئی کام نہیں۔

س: پروفیسر صاحب جب آپ اعتدال کی بات کرتے ہیں تو پھر عشق اور عقل میں توازن کیوں نہیں رکھتے آپ عشق کو خبیث کہتے ہیں اور اس کا صرف ایک رخ مجاز دیکھتے ہیں حالانکہ عشق کا ایک رخ حقیقت بھی ہے جس پہ آپ نے اقبال کے سارے نظریہ کو بہ یک جنبشِ قلم منسوخ کردیا۔

ج: ہاں! ٹھیک کہتے ہیں اقبال شریف آدمی تھا نیک آدمی تھا۔ لیکن جس طرح ہمارے استادوں میں ہوتا ہے جیسے میرے استاد ہیں سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ میں انہیں بہت بڑا استاد مانتا ہوں۔ اس کے باوجود مجھے اختلافِ رائے کا حق حاصل ہے۔ جیسے میرے شیخ نے ہمیشہ منصور الحاج کے بارے میں کہا کہ یار اس کے متعلق گمان اچھا رکھو۔ میرے پاس اس سے ذرا بہتر انفارمیشن ہے اور ویسے بھی میں جانتا ہوں کہ اس قسم کے Confused شخص کو

Present day and life میں کبھی بھی کوئی ایسا رتبہ اساتذہ کے لیول پہ نہیں دے سکتے۔
جیسے سرمد ہے منصور الحلاج ہے یا دوسرے تیسرے لوگ ہیں ہم ان کو ایک Corrupting
force کہہ سکتے ہیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے زمانے کو ایک Corrupting.
attitude دیا ہے کوئی Positive attitude نہیں دیا۔ اس لیے کہ الحلاج کے بعد تصوف
میں بے شمار غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ بعض اوقات جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر
کربلا کے بعد As a rule it did not happen, in history it did not
happen, practically it did not happen. بلکہ حضرت حسین
علیہ الصلوۃ والسلام کی شہادت کے بعد پتہ لگا کہ The entire system of
monarchy اور بادشاہوں کے نظام نے پھر Umayyas نے اس کے
بعد Abbasids نے اس کے بعد امپائر ان چین نے اور آل اسلام کا ایک نیا نقش پیدا کر دیا۔
شائد حسین علیہ الصلوۃ والسلام وہ آخری فرد تھے کہ جنہوں نے دور رسول ﷺ کو
Revive کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد This system did not exist ان
کے بارے میں ہمارا General impression تو یہ ہے کہ **بطور انفرادی شخصیت حسینؑ ایک**
شہید ازل ہیں اور وہ اپنے مقام ابدیت کو پہنچے۔ لیکن جو رزلٹ ان سے Attribute کیا جاتا
ہے وہ مجھے کبھی ہسٹری میں Prove نہیں ہوا۔ بلکہ اگر آپ غور کرو Abbasids میں معتزلہ کی
حکومت میں وہ فتنہ اٹھا جس نے پورے اسلام کے قرآن کے تشخص کو مجروح کرنے کی کوشش کی
اور قرآن کا ہاتھ سے جانا اسلام کا ہاتھ سے جانا ہے۔ بلکہ رسول اکرم ﷺ کی جو حدیث مبارکہ ہے
کہ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر میرے اصحاب کا پھر اصحاب کے اصحاب کا پھر اصحاب کے
اصحاب کے اصحاب کا تو Maximum best ہم تبع تابعین تک اسلام کو Flourish کرتا
دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد تمام Influence جو ہے ہمیں Greeks کا نظر آ رہا
ہے Alexandrian کا نظر آتا ہے Romans کا نظر آ رہا ہے بلکہ مفتوحہ ممالک کی
تہذیبوں کا اسلام میں نظر آ رہا ہے As such except for the main

values جو چند ایک Practical اسلام کی تھیں بنیادی انحراف اور Drift جو ہے اسلام کی تعلیم
سے نظر آ رہا ہے۔ اس لیے بہت سارے ایسے خیال جو لوگوں کے ذہن میں موجود ہوتے ہیں یا جو
ہم Attribute کرتے ہیں یہ شاعرانہ محبتیں تو ہو سکتی ہیں But historically they
are not very correct اس لیے میرے لیے نزدیک عشق نہ خباثت ہے نہ حقیقت ہے
۔ It is an extreme possession of an idea which either
leads him to success or to total annihilation. اس خیال سے اگر ہم
عشق میں مشہور داستانیں دیکھتے ہیں یہ تو سچ ہے کہ آپ سسی پنوں کی داستانیں سننا بڑا پسند کرتے
ہو But who would like to go to the end. ریگستان میں سسی کی طرح مرنا
کون پسند کرے گا اور پنوں کی طرح نشے میں ہی غرق ہونا کون پسند کرے گا یا شیریں اور فرہاد کی
طرح Who would like to be placed that condition? لوگ
ذوالفقار علی بھٹو سے بڑی محبت رکھتے ہیں مگر کسی سے کہو کہ Will you like to identify
his process of death? شاید بہت سارے لوگ عشق سے انحراف کر جائیں اس لیے
یہ کہا نہیں جا سکتا۔ Ishq is not such a value جس کو اوپر اٹھ کر خدا تک پہنچتے نہیں
دیکھا۔ اب اقبال کی ٹریجیڈی اور تھی، معاف کیجئے گا اقبال کو میں مجددِ عصر سمجھتا ہوں۔ اس کی
تعلیمات نے قوم کے رجحان کو مرتب کیا خیال آگے بڑھائے بہت بڑا متفکر اور فلاسفر تھا۔ But
look at his imagination کہ Revelation کے بارے میں تین
Arguments دیتے ہیں خدا کے وجود کے بارے میں وحی کے بارے میں
تین Ontological,Cosmological ,Teleological
arguments دیئے۔ Within ten years of Iqbal all these
arguments proved wrong. اور آنے والے فلسفیوں نے ان سب کو غلط ثابت کر
دیا۔ شاعری میں چونکہ اس سے Lesser درجے کا رتبہ پایا جاتا ہے اقبال اس قابل ہو گئے کہ
امت مسلمہ کو ایک Natural universal vision دے سکتے اور نیل کے ساحل سے لے

کرتا بخاک کا شعر کے ذریعے انہوں نے مسلم ورلڈ کو ایک پیغام دیا اور Pan Islamic movement کے ذریعے جمال الدین افغانی نے ان کو Follow بھی کیا۔ اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں Overall ایک آگاہی تخلیق ہوگئی۔ چار بڑی موومنٹس ان کی وجہ سے آگے بڑھیں ان میں سے ایک جماعتِ اسلامی زیادہ مشہور ہوگئی انڈو پاک میں، ایک تحریک محمدیہ تھی انڈونیشیاء میں، اخوان المسلمین جو بنیاد تھی ان سب کی مصر میں۔ مگر آپ اخوان کا لٹریچر پڑھیں تو یہ بات بار بار کہہ کے امت بہانہ بنی بے عملی کا شراب الست اقبال یہ بات بھول گئے کہ جھوٹے صوفی کو برا کہہ کر بچی صوفیت سے توجہ ہٹا لینی بہت بڑا جرم تھا۔ یہ کہنا کہ بہت سارے جھوٹے صوفیاء موجود ہیں یہ جائز ہے مگر اس کی بناء پر یہ فتویٰ دینا کہ تصوف جو ہے عالم اسلام کی تساہل اور سستی کا باعث ہے غلط ہے۔ پھر آپ نے عالم اسلام میں ایک بڑا تجربہ کیا، وہ تجربہ کیا تھا؟ اسلام میں عملیت کا۔ یہ ساری موومنٹس جو میں نے Mention کی ہیں یہ عملیت کی موومنٹس تھیں۔ اخوان المسلمین کے چارٹر میں بھی لکھا ہوا تھا کہ دشمن کو نکالنا غیر مسلم سے آزادی حاصل کرنا ہمارا سب سے بڑا Aim ہے۔ ان میں کوئی ایسی شق نہیں تھی کوئی ایک شق جس میں خدا کے قرب اس کی ہمسائیگی اس کی محبت کی ایک آرزو بھی درج ہوتی۔ نہ ادھر نہ ادھر۔ جب جماعتِ اسلامی کا پاکستان میں رول دیکھتے ہیں تو بغیر کسی تنقید کے میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ From the very initial moment they lost their purpose of religion and they came into the politics جیسے جماعتِ اسلامی کا واحد مقصد شائد ایک ہی رہ گیا تھا کہ پاکستان کی پولیٹکس میں حصہ لے کر اور پھر اقتدارِ اعلیٰ پر پہنچ کر انقلاب لانا۔ اس سے تو بہت پہلے ایک انگریز مصنف نے بڑی اچھی بات کی تھی Nobody can bring a revolution the time of which has not come. کیا سارے مسلمانوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ خدا کی اجازت کے بغیر کوئی انقلاب نہیں آسکتا۔ **اور لیڈرز ہم نے نہیں چننے ہوتے لیڈرز خدا نے چننے ہوتے ہیں۔** وہ ایک دفعہ سلطان حیدر علی نے جب فتح حاصل کی انگریزوں کے اوپر، نظام حیدرآباد کے اوپر مرہٹہ فورسز کے

اوپر تو میجر مازو کانجی ورم کے تلاب میں اپنی توپیں چھوڑ کے بھاگ گیا۔ پھر ایک معاہدہ لکھا گیا جسے کرناٹک کا معاہدہ کہتے ہیں۔ معاہدہ لکھتے ہوئے اس کے پاس دو بڑے لارڈز Lord Cornwallis کھڑا تھا اور دوسرا وہ لارڈ کھڑا تھا جسے Duke of wellington بھی کہتے ہیں۔ معاہدے پہ دستخط ہو رہے تھے تو سلطان حیدر علی نے انگوٹھا لگایا تو وہ Eton کے پڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہم اتنے بڑے دانا اور بیا جرنیل ہم نے اتنی مشکلوں سے ملٹری Exercises پڑھی ہیں دنیا کی کیا کیا Strategies پڑھی ہیں اس ان پڑھ آدمی نے ہمیں شکست دی ہے۔ سلطان حیدر علی بہت کایاں شخصیت تھی ایک سیکنڈ میں بھانپ گئے کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں۔ تو اس نے اپنے وزیر کو کہا کہ ان کو انگریزی میں Translate کر کے بتا کہ **ایں را مبیں ما سیہ را بہ بیں** یہ مت دیکھو کہ میں انگوٹھا چھاپ ہوں میرا ماتھا دیکھو جس پہ اللہ نے فتح لکھی ہے۔ بھائی جی اللہ کسی کے ماتھے پہ فتح لکھے گا تو آگے بڑھو گے ناں آپ، وہ اس طرح لوگوں کے کہے پہ ان کے ماتھے پہ تو فتح نہیں لکھے گا۔ ایک اٹھتا ہے کہتا ہے مجھے اللہ نے کہا ہے کہ میاں تو اتنا بڑا عالم اور دانشور ہے کہ اب مہدی کی ضرورت کوئی نہیں رہی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سطحیات میں لکھا مجھے اللہ نے کہا کہ تو بر قدم عیسٰی ہے بر قدم رسول ﷺ ہے اور تیرے علم سے زمین و آسمان پھیلے گا تمام دنیا تیری مغلوب ہوگی بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ تیرے آنے کے بعد مہدی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب اس کو علم تو نہیں کہا جا سکتا۔ سچی بات ہے اس کو Schizophrenia ضرور کہا جا سکتا ہے پاگل پن اور جنون ضرور کہا جا سکتا ہے۔ دوسرے صاحب اٹھتے ہیں انہوں نے بڑی مزیدار Statement دی انہوں نے کہا کہ یہ تقسیم پاکستان غلط ہوئی ہے۔ بھئی کیوں غلط ہوئی ہے؟ اس لیے کہ ہمارے بزرگوں نے کہا ہے کہ ایک دن ایک رات ایسی آئے گی کہ سارے کا سارا ہندو مسلمان ہو جائے گا تو پھر ہم کیوں نہ تبلیغ کرتے رہیں۔ And now this concept is being practiced extensively in India. ایسا ایسا بےوقوف مسلمان عالم بیٹھا ہوا ہے جس کا خیال ہے کہ ایک دن صبح اٹھیں گے تو تمام گندیا لوٹیا ختم ہو جائیں گی۔ اور تمام ہندو لوٹا مصلہ لے کر جائے نماز لے کر مسجدیں ڈھونڈ رہیں ہوں گے۔ نہ

جانے کہاں سے یہ Imaginary concept of euphoria مسلمان علماء میں پیدا ہوا۔ ایک صاحب اٹھے اور انہوں نے اپنا Euphoria کچھ اس طرح درج کیا کہ میں پیغمبر نہیں تھا مگر کام مجھے پیغمبروں والا دے دیا گیا۔ بھئی نہ کرو۔ تمہیں کس نے کہا ہے معافی مانگ لو کہہ دو کہ مجھ میں اہلیت نہیں ہے۔ ایک اور صاحب اٹھتے ہیں انہوں نے کہا جب تک تنظیم مکمل نہ کرلو ، چارسو ڈالر کہتے ہیں تنظیم میں داخلے کے اصل بات چارسو ڈالر کی ہے، جب تک ایک بڑی جنگجو تنظیم نہیں بن جائے گی آپ اقتدار عالی کے حقدار نہیں بن سکتے مسلمانوں میں انقلاب ہی نہیں آ سکتا۔ ایک اور صاحب ہیں ماشاء اللہ تعالیٰ انہوں نے وہ خواب سنانے شروع کئے کہ سُن گم ہو گئی اب ہمارے پاس چوائس ہی نہیں تھا یا ان کو مہدی سمجھ لیں یا کذاب، الحمد اللہ کورٹ نے انہیں کذاب قرار دے دیا۔ یہ حالت ہے مسلمانوں کی کہ جس کو دو چار لفظ بولنے آ گئے، اب مسلمان جانے کہاں The question is why do we make organizations, Anjmuns and sects میں تو آج آپ کے سامنے سچی بات کر رہا ہوں اگر مجھے مسلمان کے علاوہ کچھ کہا جائے تو میں اسے لفظِ کراہت سے دیکھتا ہوں کوئی بھی جماعت ہو کسی قسم کی ہو۔

میرا نام تو اللہ نے قرآن میں رکھا ہوا ہے کہ **"مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ** تم ملتِ ابراہیم ہو **هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ "{الحج:78}** ہم نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ قائداعظم کو یہ پتہ تھا۔ کیا المیہ ہے کہ پاکستان سارا علماء سے بھرا پڑا ہے شیخ ہی شیخ ہیں عرب کے عجم کے مکہ کے مدینہ کے ایک سوکھا سڑا سا بندہ بھی ادھر بیٹھا ہوا ہے اس کی نہ نیت ہے نہ مراد ہے کچھ بھی نہیں ہے۔ He is not claiming anything وہ کوئی claim بھی نہیں کر رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو سعادت بخشی۔ Those who objected to Quaid-e-Azam آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دوں، Judgement کے اپنے Rules استعمال کروں۔ اللہ کے رسولﷺ کی ایک Opinion ہے ایک حدیث مبارکہ ہے کہ میری امت کا اجماع کبھی غلط نہیں ہوگا۔ **اجماع پاکستان بنا رہا ہے قائداعظم پاکستان بنا رہا ہے۔** سارا مولوی خلاف جا رہا تھا۔ اب آپ

سوچ لوناں کون سچا ہے کون جھوٹا ہے۔ بڑے بڑے تمام مقتدر علماء اس تقسیم کے خلاف تھے باقاعدہ اعلان کر رہے ہیں گفتگو کر رہے ہیں مگر پوری کی پوری امت کا اجماع پاکستان بنانے پہ تھا۔ ان لوگوں کو نہیں پتہ اچھا یہ کیا دلیل ہے جی کہ دس سال بعد پاکستان ختم ہو جائے گا۔ کوئی کہتا ہے بیس سال بعد پاکستان ختم ہو جائے گا۔ ہوتا رہے۔ میں تو کہتا ہوں رب کعبہ کی قسم آزادی کا ایک دن اور ایک رات کی نعمت بھی ہزاروں سال کی غلامی سے بہتر ہے۔ کیا تمہیں نصیب نہیں ہو رہی وہ، کیا پھر بھی ہر Stress اور ہر ظلم و ستم کے باوجود آپ اپنے آپ کو کم از کم غلام تو نہیں محسوس کر رہے۔ وہ ذہنیتیں گئیں نئی نسلیں آ رہی ہیں ماشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے مستقبل کو ان خطرات سے ان گروہوں سے بچانا ہے۔ یہ آزاد مسلمانوں کی طرح انھیں سوچیں غور کریں تو انشا اللہ العزیز یہ صداقت اور امانت کے پیغام بر ہوں گے۔ اور کیا پاکستان کا مقدر اللہ کے رسول ﷺ بتا نہیں گئے؟ آپ کو بتا رہا ہوں دو احادیث ایسی ہیں جن کے بارے میں کہا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا معجزہ ہے جو قیامت تک سلامت رہے گا۔ یہ وہ معجزہ ہے جو ابھی بھی جاری ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب تم قصری کے محلات پہ قبضہ کرو گے پھر فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جب تم روما کے تخت و تاج پہ قبضہ کرو گے اور مال غنیمت لاؤ گے، پھر فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جب دور وسطہ میں تم پہ ایک قوم حملہ کرے گی اور ان کے منہ چپٹے اور آنکھیں چھوٹی اور ان کے جوتے کھالوں کے ہوں گے اور تم ان سے لڑو گے اور پھر ان پر غلبہ پاؤ گے۔ خواتین و حضرات یہ تینوں باتیں ہو چکیں۔ جب مسلمانوں نے قصری کے محلات پہ قبضہ کیا تو وہاں سے قصری کے کنگن ملے۔ آپ کو یاد ہوگا جب سراقہ حضور ﷺ کا پیچھا کرتے ہوئے پہنچے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا سراقہؓ کیا حال ہوگا تیرا جب تو قصری کے کنگن پہنے گا۔ (بعد میں جب کنگن لائے گئے) حضور اس وقت زندہ نہ تھے جب زوال ہوا سلطنت ایران کا۔ امیر المومنین عمر بن خطابؓ کے زمانے میں Sassanide کا آخری بادشاہ گرفتار ہوا قتل ہوا اور کنگن لائے گئے۔ سراقہؓ دربار میں نہیں تھے امیر المومنینؓ نے ادھر ادھر دیکھا اور کہا سراقہؓ کو بلاؤ۔ سراقہؓ کو بلایا گیا پھر وہ کنگن ان کو پہنائے گئے اور کہا کہ الحمد اللہ آج اللہ کے رسول ﷺ کی وہ بات پوری ہوئی اور سراقہؓ کے ہاتھوں قصری

کے گنگس آئے۔ پھر روما کے ساتھ یہ بات ہوئی پھر زمانہ وسطہ میں یہ منگولز کے Attacks میں یہی بات ہوئی جب معرکہ عین جالوت میں منگولوں کو شکست ہوئی اور ہمیشہ کے لیے فتنہ تاتار مٹ گیا اسی پہ اقبال نے مصرع لکھا

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

پھر چغتائی بہادر مسلمان ہوا۔ منگول مسلمان ہوئے ترک مسلمان ہوئے۔ And a new wave of power came to Islam فرمایا پھر آخری زمانے میں تم دجال پہ غالب آؤ گے اب آخری زمانہ اور دجال ہی رہ گیا ہے اور اس کا مجھے تو کوئی شک نہیں کہ ہم اس پہ غالب آئیں گے آپ پتہ نہیں کیا سوچتے ہو۔ آپ سوچتے ہیں امریکہ بڑا ہے انگلینڈ بڑا ہو گا۔ یہ مفروضے تو چلتے رہتے ہیں۔ زمینی حقائق کبھی Powerful نہیں ہوا کرتے۔ یہ سب سے بڑا فراڈ ہوتا ہے۔ اب آپ خود دیکھ لیجیے جنگ حنین میں جا رہے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ ہم آٹھ آدمی تھے۔ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ ہم باری باری اس پر بیٹھتے تھے۔ گرمی بڑی سخت تھی رستہ بڑا دشوار تھا تو ہم نے اپنے گلو بند اتار کر اپنے پاؤں کے گرد لپیٹ رکھے تھے کیونکہ چلتے ہوئے ہمارے پاؤں زخمی ہو جاتے تھے۔ اور ہم نے بانس کاٹ کے آگے نوکیں بنائی تھیں کیونکہ ہمارے پاس Refined نیزے نہیں تھے۔ تو آپ خود سوچ لیجیے یہ زمینی حقائق تھے اور حنین بھی فتح ہوا بدر و احد بھی گئے اسلام یہاں تک آن پہنچا۔ ہمارے آپ کے نصیب کہاں تھے۔ اللہ نے مہربانی فرمائی اور اللہ کے رسول ﷺ کی عنایات سے ہم بھی آج مسلمان بیٹھے ہیں زمینی حقائق تو میرا نہیں خیال کہ آپ کو کسی چیز کی بہتر صورت دیتے ہیں۔

س: سر احسان دانش کے اس شعر کی فرمائش آئی ہے جو آپ کو از حد پسند ہے؟

ج: اصل میں بات یہ ہے کہ کچھ اشعار آپ کی موومنٹ آف تھاٹ کو Suite کرتے ہیں تو احسان دانش نے کہا تھا۔

یوں ہی دنیا کے لیے ایک تماشہ نہ بنے

یہ شعر بڑا خوبصورت ہے۔ احسان دانش سے Personaly میں مل بھی چکا ہوں۔ اب تو فوت

بھی ہو گئے ہیں ۔ He was then in aging when i met him in Lahore. تو مجھے اس کا یہی شعر پسند ہے۔ بہت سارے اشعار میں ایک آدھ شعر ہی پسند آتا ہے۔ دو چار شعر اور بھی سنا دوں گا آپ کو تو احسان دانش نے کہا کہ

یوں ہی دنیا کے لیے ایک تماشہ نہ بنے

جس کو بننا ہو سمجھ سوچ کے دیوانہ بنے

تو میرا خیال ہے کہ آپ اللہ میاں کے پیچھے عشق سے نہ دوڑو بلکہ اگر دیوانہ بننا ہے تو سمجھ سوچ کے دیوانہ بنو۔ یہ Choices ہوتیں ہیں Commitment ہوتی ہے۔ پوری زندگی کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔ یہ پوری کی پوری جو ہماری Commitment ہے یہ ساری زندگی کی ایک ترجیح ہے اس ترجیح اول کو کبھی زندگی سے علیحدہ نہیں کرنا چاہیے۔ وقتی ترجیحات سے بالاتر ایک پوری لائف کی بھی ترجیح ہوتی ہے اور پوری لائف کی ترجیح وہی ہے "اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا" {الدھر :03}

س: عقل کی معراج کیا ہے؟

ج: عقل تجسس کی آغوش سے پروان چڑھتی ہے تو عقل کی معراج یہ ہے کہ تجسس نہ رہے بس! مگر یہ تبھی ہوگا کہ جب آپ کا وژن وسیع تر ہو جائے۔ دیکھو اللہ نے علم کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ علم تین مدارج سے گزرتا ہے کہ علم الیقین ہے جہاں آپ ایک Theoretical thesis کو مرتب کرتے ہو۔ اس کی سب سے بہترین مثال ہمیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ اسلام کے ضمن میں آئی ۔ وہاں Inductive logic بھی استعمال ہوئی Deductive logic بھی استعمال ہوئی ۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ نے ایک Rule بنا لیا تھا کہ زوال پذیر خدا نہیں ہوسکتا۔ جب انہوں نے Rule بنا لیا تو انہوں نے چیزوں کو پرکھنا شروع کر دیا کہ یہ ستارہ زوال پذیر ہے یہ سورج زوال پذیر ہے یہ فلاں زوال پذیر ہے حتیٰ کہ آپ اس نتیجے پر پہنچے کہ زوال پذیر چونکہ خدا نہیں ہو سکتا اس لئے اشیاء خدا نہیں ہو سکتیں۔ تو وہ ایک Logical process سے خدا تک پہنچے۔ حضرت ابراہیم کو جو اللہ نے بہت زیادہ پسند فرمایا اس کی وجہ یہ تھی

کہ جو نعمت پروردگار انسان کو بخشی گئی اس کے First complete exploitation ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام نے کی اور Inductive اور Deductive دونوں Logics سے مدد لے کر وہ اقرار واحدنیت تک پہنچے۔ اب دیکھیں ابراہیمؑ نے ہی دوسرے Process کی نشاندہی کی۔ اتنے پکے ذہنی یقین کے باوجود کہ "رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى" پوچھا اے اللہ تو مردو کو زندہ کیسے کرتا ہے؟ تو وہ تو چوکنے والے نہیں تھے لیکن پوچھا کہ اتنا پکا یقین اور پھر بھی یہ سوال "قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن" کبھی تمہیں ایمان نہیں ہے اس بارے میں، اب تو اتنا سارا عرصہ گزر گیا، میں ہدایت دیتا رہا تم سیکھتے رہے اب تک، اب تو انکارِ ذاتِ خداوند میں Impossibility create ہو جانی چاہیے۔ اتنے Clear faith کے بعد بھی پوچھ رہے ہو کہ "رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى" اور پوچھا "قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن" فرمایا تمہیں ایمان نہیں ہے۔ پھر کہا "قَالَ بَلَى وَلَكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي" {البقرہ:260}۔ اے پروردگار عالی ایمان کو کچھ نہیں ہوا مگر ایمان مشاہدہ مانگتا ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ ایک مشاہدے کی ضرورت ہے۔ تو علم الیقین سے ایمان عین الیقین کو بڑھتا ہے عقل ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ عین الیقین میں آپ کی ہمت ہے کہ کتنے مشاہدات مانگتے ہو دو چار دس ہیں جب صبح و شام آپ کو مشاہدات الٰہیہ سے واسطہ پڑ رہا ہو پھر آپ مشاہدے سے گزر جاتے ہو۔ Then you live with God پتہ ہے کیسے؟ لوگ کہتے ہیں خدا کا ساتھ کیسے؟ **خدا وصال سے نہیں محسوس ہوتا جدائی سے ہوتا ہے**۔ ایک آدمی خدا کے ساتھ چلتا ہے اس کو نہیں پتہ اس کو پتہ ہے خدا میرے ساتھ ہے میں خدا کے ساتھ ہوں جب کوئی ذرا اوٹ پٹانگ حرکت ہو جائے ناں تو اللہ میاں منہ موڑ لیتے ہیں روٹھ جاتے ہیں پھر پتہ لگتا ہے کہ بیڑا غرق ہو گیا ہے میرا..... **چیست حیات دوام سوختن نا تمام** زندگی میں کسی بھی محبت کا ٹیسٹ جو ہے یاد ہوتی ہے۔ کسی بھی محبت کا یہ تو اصول بن گیا ناں۔ کیا آپ کو پتہ ہے آپ دس پندرہ لوگوں کی محبت میں Confuse ہو پتہ نہیں اس سے بھی ہے اس سے بھی ہے۔ آج کل تو بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تو بس آپ ایسے کرو کہ گوشہ تنہائی میں جاؤ اور بیٹھ جاؤ نام چیں رکھ لو سامنے جو زیادہ یاد آئے گا اسی سے محبت ہوگی۔ یہ امتحان ہے فراق میں جس کی

زیادہ پیار آئے گا اسی سے محبت ہوتی ہے۔ اب دیکھو اللہ میاں سے جب ہم یہ کہتے ہیں بیٹھ کے تسبیح کر رہے یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے عقل دی مرتبہ دیا عزت بخشی ایک گیند ہماری کورٹ میں پھینک دی کہ اے حضرتِ انسان مجھے اب اس محبت کا کچھ صلہ دینا چاہتے ہو تو کیا دو گے؟ حضور گرامی مرتبت ﷺ کا ارشاد ہے کہ بندوں کا اللہ پہ ایک حق ہے اور اللہ کا بھی بندوں پہ ایک حق ہے۔ تو اصحاب بڑے حیران ہوئے وہ تو Nicety میں کمال کے لوگ تھے کہ زیادہ سوچنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کا حق تو ہم پہ ہے ہم جانتے ہیں ہمارا کیا حق ہے؟ تو فرمایا اللہ کا حق تم پہ یہ ہے کہ تم اس کی عزت و بزرگی میں اس کی ذاتِ کریم میں کسی کو شریک نہ کرو اس کی توحید میں کسی کو شریک نہ کرو اور بندوں کا اللہ پہ یہ حق ہے کہ جب اسے واقعی بلا فصل خدا مانے اور بغیر کسی شرکت کے خدا مانے تو اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ خدا انہیں کسی قسم کے عذاب سے روشناس نہ کرے "مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِکُم" بلکہ اللہ میاں کہتا ہے یہ جملہ بہت خوبصورت ہے۔ یہ Sentence ہی بڑا خوبصورت ہے ہمیں کیا پڑی ہے تمہیں عذاب کریں۔ ادھر ویسے ہی لوگ پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ اللہ عذاب نہ کرے۔ کہتا ہے یار چھوڑو پرے مجھے کیا پڑی ہے کہ عذاب کروں "مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِکُم" ہمیں کیا پڑی ہے کہ تمہیں عذاب کریں" إِن شَكَرْتُم " اگر تم ہماری یاد والے ہو۔ دیکھو اللہ میاں کہتے ہیں یار تم پاگل ہوئے ادھر سے تسبیح کر رہے ہو اُدھر سے ڈر رہے ہو کہ میں عذاب کروں گا۔ ادھر سے کہتے ہو اللہ تجھے مانتے ہیں پھر بھی تمہیں خوف ہے کہ میں عذاب کروں گا "مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِکُم" ہمیں کیا پڑی ہے کہ تمہیں عذاب کریں" إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ " اگر تم شکر والے ہو اور ایمان رکھتے ہو مجھ پہ تو کہو "کَانَ اللّٰهُ شَاکِراً عَلِیْماً" {النساء: 147} اللہ شکر قبول کرنے والا ہے علم والا ہے۔ وہ لطیف اور خبیر ہے۔ اگر ساتویں زمین کی تہہ میں بھی تمہاری خوبی کا ایک ذرہ چھپا ہوگا تو اسے نکال لائے گا وہ ایسا لطیف اور خبیر ہے۔ اس لیے خدا پر بدگمانی نہ کرو۔ خدا پہ بدگمانی اچھی نہیں ہوتی۔ عقل کی معراج یہ ہے کہ وہ خدا کی بدگمانی سے دور ہو جائے۔ کسی بدو نے آ کے رسولِ اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ قیامت میں حساب کون لے گا؟ کہا اللہ خود۔ وہ بڑا

ہنسا اور ہنس کے چل دیا۔ انہوں نے کہا یار یہ کیا یہ ہنسا کیوں اتنا مطمئن کیوں ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ۔ واپس لایا گیا تو پوچھا میاں یہ ہنسنے والی بات تھی؟ کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے زندگی میں دیکھا ہے جب کوئی عالی ظرف حساب لیتا ہے تو آسان لیتا ہے اللہ سے بڑا عالی ظرف کون ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو اس بدو کا گمان اللہ پہ کتنا اچھا ہے۔ تو فرمایا یہ دعا مانگتے رہو اللہ پہ گمان اچھا رکھو۔ اور یہ دعا مانگتے رہو "اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِنَا" اے اللہ قبر تک ہمارے ایمان کو دین کو سلامت رکھنا۔ Ladies and gentlman I am extremely thankful to you, though it is my second time to comming to krachi. مگر آپ کی پذیرائی سے موسم بھی اچھا ہو گیا ہے حالات بھی اچھے ہو گئے ہیں اور میرا خیال تھا کہ میری تقریر اچھی نہیں ہوگی وہ بھی ٹھیک ہو گئی ہے۔

یو.کے. میں پروفیسر صاحب کے ساتھ ایک نشست

طالب علم: سر اگر آپ اجازت دیں تو گفتگو کا سلسلہ شروع کیا جائے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ہاں لیکن میرا خیال ہے We need very sensitive mike ائیک نہ ٹھیک ہو تو میرا گلہ خراب ہو جاتا ہے کیونکہ چھ چھ گھنٹے بیٹھنا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہارڈ مائیک ٹھیک نہیں ہے۔ There must be very soft mike, sensitive and soft اس کے ساتھ کام چلے گا۔ آپ لوگوں نے پتہ نہیں Last speach دیکھی ہے یا نہیں (اسلام آباد کلب والی) اس میں غلطی فہمی میں میں نے ایک نام غلط بولا ہے پروفیسر میکڈونلڈ تھا یا پروفیسر میکڈوگل تھا۔ کبھی کبھی Memory Laps ہو جاتا ہے۔ اور اکثر بھی ہو سکتا ہے اب تو۔ جوں جوں عمر بڑھے گی اکثر ہوگا (ہنستے ہوئے)۔

طالب علم: لیکن Subject metter تو چینج نہیں ہو سکتا ناں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: لیکن وہ میرا لگتا ہے جب آپ Internationally compete کر رہے ہوں تو آپ کا ڈیٹا مکمل ہونا چاہیے۔ پتہ ہے آپ کو کیا الزام لگا ہے ذاکر نائیک پہ؟ کہ پانچ منٹ کی Speech میں انہوں نے اتنی غلطیاں کی ہیں۔

طالب علم: چلیں میں آپ کو بتادوں کہ خوشی کے بارے میں ایک دفعہ آپ نے

مینشن کیا تھا کہ اس کا زمانہ حیات 3000BC لیکن اصل میں یہ 2000 BC ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ہاں مگر 3000 ایک General Word ہے، وہ غلطی نہیں سمجھی جاتی ، اس کو Pre-christianity سمجھا جاتا ہے ۔ جب ہم کہتے ہیں 5000 ہزار یا 7000 سال تو Generally اگر آپ کہہ دو کہ 3000 ہزار سال قبل مسیح تو وہ Historically غلطی نہیں سمجھی جاتی۔ اسے General period سمجھا جاتا ہے کیونکہ Greeks کا پیریڈ ہی یہاں تک جاتا ہے۔ اس میں Potlemy بھی تھا، فیثا غورث، ارکیمیدس اور کئی دیگر بڑے نام بھی تھے۔اس سے مراد وہ پیریڈ مانا جاتا ہے۔

طالب علم: لیکن Potlemy تو Epyptian تھا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں ! یہ Greek تھا۔ Ptolemy was a Greek اور اردو میں اس کو بطلیموس کہتے ہیں ۔

طالب علم: افلاطون بھی اسی کو کہتے ہیں سر؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں! افلاطون ، سقراط یہ Grand Masters ہیں یونان کے۔ اسی دوران میں یہ سارے لوگ آئے ہیں ۔

طالب علم: سر کیا یہ درست ہے کہ سب سے پہلے Thales نے دعویٰ کیا تھا کہ All life is created out of water?

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: دراصل یہ دعویٰ نہیں ہوتا ۔ اس وقت یہ ایک اندازہ تھا کہ All life is from water, from fire, from clay, from air. یہ چار تھیسز پیش ہوئے تھے But nobody was definite جب کہا جاتا ہے کہ From water تو جب اسے Explain کرنا پڑتا ہے تو وہ اس طرح نہیں ہوتا جس طرح اس وقت Scientific meaning میں ہے ۔ مگر جب ہم خدا کا سوچتے ہیں تو وہ کہہ رہا تھا **" وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ "{الانبیاء:30}** یہاں اگر خدا غلط ہو جائے تو خدا نہیں رہتا۔ وہ (Thales) غلط ہو گیا تو پھر بھی تھیسز ہی رہے گا۔ مگر یہاں خدا غلط ہو گا تو خدا نہیں

رہے گا۔ بعد میں اس (Thales) کی کچھ غلطیاں ثابت بھی ہو گئی تھیں۔ The Differecne is کہ یا ایک آدھ بندہ Repeat کر سکتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ جب میں Speech کر رہا تھا تو کہا تھا کہ دنیا کا کوئی بھی بڑے سے بڑا سائنسدان یہ بتا دے کہ یہ جملہ کس طرح بولا جا سکتا ہے۔ چودہ سو سال پہلے کہ **"لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ" {يٰسين: 40}** کہ ہر ایک اپنے اپنے فلک میں تیر رہا ہے۔ باقی سائنسی اندازے اور چیزیں Casually repeat ہو سکتی ہیں وہ Guess work ہے۔ اس وقت کے Greek کے بارے میں مشہور ہے کہ They were not pure scientists, they were theoretical scientists تھیوری دینا آسان ہے لیکن اسے ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر Here God gives you the whole senerio کیا ہے اور کیسے ہے؟ آگے یہ بھی بتا دیا بارشیں ہوئیں کیچڑ ہو گیا، اس پر پھر دھوپ ہوئی اور جیسے شیشے کی طرح پپڑی سی جم گئی اس کے نیچے پلپلی سا بدبودار کیچڑ پیدا ہوا اس میں زندگی کا پہلا جرثومہ پیدا ہوا۔ آگے اللہ Explain بھی کرتا ہے There is no such explanation with these people اور تو اور اللہ تعالیٰ کی تو وہ بات بھی سمجھ نہیں آتی کہ جب وہ کہتا ہے کہ تم گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں۔ This is a beautiful narration تم گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں؟ **"وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ" {النمل: 88}** مگر پہاڑ اڑتے ہوئے بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ 1970ء تک یہ گمان بھی نہیں تھا کہ پہاڑ چل رہے ہیں اور اتنی تیزی سے Move کر رہے ہیں۔ Fifty, sixty thousands miles per hour کے ساتھ یہ Move کر رہے ہیں زمین کے ساتھ ساتھ۔ یہ خدا کا بھی بڑا ہی Casual سا اندازہ ہے چونکہ وہ بہت بڑا Creator ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے پہاڑ کو زمین میں میخوں کی طرح گاڑ رکھا ہے۔ Obviously, nobody is going to check میخ کو ہم سمجھتے ہیں کہ Above most مگر If you look at

the simile, this is perfect. کیونکہ جب آپ زمین میں میخ گاڑتے ہیں تو میخ کا صرف سراوپر رہتا ہےاور باقی ساری میخ نیچے چلی جاتی ہے۔اسی طرح زمین کےاوپر جو پہاڑ ہےوہ میخ کے سر جتنا ہے،اور جو Crust میں جاتا ہے وہ بہت بڑا ہے Deep in the earth جو جاتا ہےوہ اتنا طویل ہے کہ آپ کو you see, in the centre of the earth میخ کا Symbol بالکل صحیح نظر آتا ہے۔اوپر واقعی ہی تھوڑا سا پہاڑ ہےمگر نیچے پانچ گنا زمین میں دفن ہے۔اگر یہ پہاڑ زمین کے سینٹر سے جڑا ہوا نہ ہوتو پہاڑ ایک منٹ اوپر نہیں رہ سکتا۔جیسے آخر میں اکھڑ جائے گا۔

س:سر میں نے ایک آدمی کو بتایا زمین چلتی ہےلیکن وہ کہتا ہے کہ نہیں چلتی ؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: کیا وہ کار پہ بیٹھتا ہے؟اس کو کہو گدھے پر بیٹھا کرو تمہیں حق نہیں ہےگاڑی پہ بیٹھنے کا۔ایک دفعہ ایک بریلوی میرے پاس آ گیا،بریلویوں سے میری کوئی اتنی مخالفت نہیں ہے۔اس نےایک کتابچہ اٹھایا ہوا تھااوراس نے کہا کہ ہمارے پیر ومرشد ہیں حضرت قبلہ وکعبہ،حضرت اعلیٰ احمد رضا بریلوی صاحب اوراس میں انہوں نے یہ ارشادفرمایا ہےکہ یہ زمین گول نہیں چپٹی ہےاور ساکت ہے۔میں نےاس سے کتابچہ لے کےایک طرف رکھ دیا اورکہا کسی بچے کو باہر سے بلالو اورذرااس سے پوچھو کہ زمین کیسی ہے؟ میں نے کہا بیوقوف بڑے بڑےغلطیاں کر جاتے ہیں۔ہم بھی کرتے ہیں۔اگر احمد رضا صاحب بیچارے غلطی کر بیٹھے ہیں تو آپ ان کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟ یہ آپ ان کو عزت دے رہے ہو کہ ان کی بےعزتی کر وار ہے ہو؟ دس ہزار بار روزانہ وہ دکھاتے ہیں زمین کو گردش کرتے ہوئے آسمان پر۔یہی آپ بھی اپنے دوست کو سمجھاؤ کہ بابا کسی بھی ٹی وی پروگرام پر چاہےوہ Scientific channel نہ بھی ہو ویسے ہی بتاتے رہتے ہیں کہ زمین گردش کرتی ہے۔زمین کی گردش دوطرح کی ہوتی ہے۔ایک وہ اپنے محور پہ کرتی ہے،ایک اپنے گرد کرتی ہے لٹو کی طرح (ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے)۔

طالب علم:پیر کرم شاہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ جو تیسری گردش ہے یہ بیضوی گردش

ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: زمین کی گردش ایک جگہ نہیں ہے۔ سورج خود تین جگہ گردش کر رہا ہے۔ سورج تین گردشوں میں ہے۔ ایک گردش وہ 36 ہزار سال میں ختم کرتا ہے۔ ایک 18 ہزار سال میں اور یہ والی 24 گھنٹوں میں ختم کرتا ہے، گردش کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ گردش قانونِ پروردگار ہے۔ **"وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِيْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى" {لقمان: 29}** ہر چیز چل رہی ہے، ہر چیز، اس کے بعد کیا گنجائش ہے کہ کوئی شخص کہے کہ زمین کھڑی ہے۔

طالب علم: علم کی کمی ہے سر جی!

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: میں نے آپ سے کہا ہے ناں کہ ان کے لیے گدھا گاڑی لے جاؤ اور ان کو اس پر سیر کراؤ اور کہو کہ آپ کے لیے یہی سواری ٹھیک ہے۔ اور آج کل کے Advantages مت اٹھائیں۔ ایسے لوگوں کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے جعلی پیر کے ہر لفظ کو فائنل سمجھ لیا ہوتا ہے۔ اور وہ اسی کی بات پہ اڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو مرضی کرلو وہ کہیں گے کہ نہیں ہمارے مرشد نے صحیح کہا ہے۔

طالب علم: سر بڑی Interesting سی بات ہے قرآن میں جس طرح ھامان کا ذکر کیا ہوا ہے۔ اس کے متعلق کرسچن جو تھے وہ Argue کرتے تھے کہ جی دیکھو یہ قرآن میں غلط رپورٹ ہوا ہے۔ ان کے ہاں بڑی پرانی Argument چلتی آ رہی تھی کیونکہ ان کی بائبل میں وہ نمرود کا Adviser تھا۔ اب بڑی Interesting بات نوٹ کرنے کی یہ ہے کہ جو Egyptian language تھی وہ پچھلے چار ہزار سال سے یا پانچ ہزار سال سے Dead تھی۔ Till 1800 دوبارہ زندہ ہوگئی تھی۔ فرعون کے ساتھ جو Records دفن کیے جاتے تھے Pyramids کے اندر جب انہوں نے وہاں پوری ریسرچ کی تو دیکھا کہ Pillars کے اوپر اس کے تمام مشیران وغیرہ کے نام لکھے ہوئے تھے۔ تو جب میں نے سٹڈی کیا تو وہاں پہ ھامان لکھا ہوا تھا۔ اور اس کا ٹائٹل چیف آرکیٹیکٹ تھا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: بلکہ یہ Christiantiy کا تو ذکر نہیں ہے مگر نام Repeat ہوتا ہے۔ جیسے پرانے زمانے میں نام Repeat ہوتا ہے جیسے شداد کے چیف آف دی سٹاف کو بھی ھامان ہی کہتے تھے۔ اور یہ اصل میں ھامان لفظ نہیں ہے۔ یہ آمون را ہے جو بگڑ کے Language میں ہامان ہو گیا ہوگا۔ تو ''یہ آمون را'' ہے، اور ''را'' کا مطلب ہے سورج کی ابھرتی ہوئی آنکھ۔ تو پہلے ''آمون'' کی پرستش ہو رہی تھی۔ جیسے یہ آیا ہے اپالو، اپالو گاڈ جو Sun ہے۔ اپالو جب مڈل ایسٹ میں آیا تو اس کا نام بدلنا شروع ہوا حتیٰ کہ جب عرب میں پہنچا تو یہ ہبل ہو گیا۔ اسی طرح جب ہم دیکھتے ہیں Historically اس وقت Language تو Perfect نہیں تھی تو ''آمون را'' جو تھا یہی بگڑتا بگڑتا فراعنہ مصر کا ٹائٹل ہو گیا اور ''آمن را'' کا بھی یہی ہے۔ فرعون کا بھی یہی ہے البتہ نمرود کا ہمیں نہیں ملتا۔ البتہ اس کے وزیر کا نام میرا خیال ہے ھامان ہی ہوگا۔ ایک ہوتا ہے Chief Priest اس کا بھی وہی ٹائٹل ہے، چیف منسٹر کا بھی وہی ٹائٹل رہا ہے۔ مگر قرآن بہت Exact ہے، وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ وہ طعنہ دیتا ہے کہ ان سے پوچھو کہ یہ تاریخ جانتے ہیں کہ میں تاریخ جانتا ہوں؟ ان سے پوچھو کہ ابراہیم، موسیٰ سے پہلے بھی تھے یا بعد میں؟ The history of the Quran is perfect پرانی Civilizations میں جیسے قانونِ قصاص جب آیا تو اللہ Mention نہیں کرتا جیسے ہم لوگ آج پرنس حمورابی کو First law giver کہتے ہیں، قرآن نہیں کہتا۔ جب قرآن نہیں کہتا تو محسوس ہوتا ہے کہ حمورابی کے زمانے میں کوئی پیغمبر تھے جنہوں نے یہ قانون قصاص Dictate کروایا۔ اس پیغمبر کا علم تو اللہ ہی کو ہو سکتا ہے۔ مگر جب بخت نصر کی حکومت ختم ہو گئی اور نابود ہو گئے، اس کے کتبے جگہ جگہ لگے ہوئے تھے، وہ کتبے بھی ختم ہو گئے، تب آ کے اللہ تعالیٰ نے **"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" {البقرة:179}** تو حیرانی کی بات ہے کہ 5000 ہزار یا 7000 ہزار سال کی تاریخ میں جو آرڈر اللہ میاں نے دیا۔ **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" {البقرة:179}** یہ آرڈر Exactly انہی لفظوں میں ان تختوں پہ لکھا ہوا تھا۔ خدا کہتا ہے کہ یہ اولین قوانین میں نے

دیے۔اب ہماری جو Archaeological ریسرچ ہے کہ فلاں بادشاہ نے یہ قانون دیا، But as a matter of fact یہ سمجھ آتا ہے کہ اس بادشاہ کے زمانے میں جو پیغمبر تھے انہوں نے اللہ کی طرف سے دیے۔ وہ بادشاہ کے مشیر ہوں گے اور انہوں نے وہ قانون اس کو دیے۔ مگر یہ ناممکنات میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کا پتہ ہو No way، جس طرح سبائین ہیں۔ سبائین سولائزیشن تباہ ہو گئی تھی۔ سبائین کا اشارہ ہمیں حضرت سلیمانؑ کے دور میں ملتا ہے۔ اور ہدہد آتا ہے، یہ بڑی Strange سی بات ہے کہ ہدہد آتا ہے اور کہتا ہے کہ اے بادشاہ، اے نبی ہم نے ایک قوم کو دیکھا ہے جو سورج کی پرستش کرتی ہے اور دیکھو یہ First sentence ہے ہدہد کا کہ اے بادشاہ عالم ہم نے ایک قوم کو دیکھا ہے۔ ایک ملکہ ہے، اس کا ایک بڑا سا تخت ہے اور وہ سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ لو This was the dialogue, finished حضرت سلیمانؑ کا دور گزر گیا، سارا کچھ گزر گیا اور قوم سبا، حضور کے آنے سے پہلے بند مارب کے ٹوٹنے سے تباہ ہو چکی تھی۔ میرا خیال ہے کہ چار یا چھ مہینے پہلے سبائنز کی کھدائی شروع ہوئی اور حیرانی کی بات ہے کہ پہلا جوان کا Pillar نکلا ہے اس پر سورج کی پرستش کا نشان تھا۔ And the first announcement came that there was a nation which worshiped apollo, the sun god, آپ کہو یہ کوئی عجیب و غریب ہے یعنی آپ کو قرآن اس لحاظ سے خدا ہی کا نظر آتا ہے اور کوئی بندہ نہیں، ایسا Imagine ہی نہیں ہو سکتا کہ کسی نے اس قسم کی انفارمیشن Convey کی ہو یا Convert کی ہو۔ یہ کمال ہے، میں تو بڑی سادہ سی بات جانتا ہوں اگر کچھ بھی نہ ہو تا ں قرآن میں اس سٹائل میں کوئی بات نہیں کر سکتا..... " میں نے یہ کیا، میں صاحب عزت میں جاہ و جلال والا،" یہ ہم انسانوں میں سے کوئی نہیں بات کر سکتا، یہ بس وہی کر سکتا ہے جو آدمی نہیں وہی اس طرح کر سکتا ہے۔ **"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (2) " {الفاتحه}** شروع کر رہا ہوں اس سے اور کوئی بندہ نہیں کہہ سکتا کہ تعریف کے قابل ہے وہ رب جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے البتہ جب ہم اس کی Details میں جاتے

ہیں تو ہم لوگوں نے ربوبیت کو محدود کر دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کھانا کھلانا ربوبیت ہے یا یہ کہ یہ لائف مگر اس سے مراد فقط یہ بات نہیں ہے۔ کائنات میں جو زندگی اور جو تحرک ہے اس میں کوئی نہ کوئی خوراک جاتی ہے۔ جیسے سورج کی خوراک وہ ہزاروں ایٹم ہیں جو اس میں پھٹ رہے ہیں۔ چاند کی خوراک سورج کی شعاعوں کا وہ انعکاس ہے جس سے وہ روشن ہوتا ہے۔ تو خوراک کی جنس اور اقسام Change ہو سکتی ہیں مگر وہاں بھی ربوبیت ان چیزوں میں موجود ہے۔

س: سر امتِ مسلمہ کا کیا مستقبل ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اب اور کس نے اٹھنا ہے امتِ مسلمہ میں سے؟ دیکھو قوموں کے وقت ہوتے ہیں اور وہ پورے ہو جاتے ہیں۔ امریکہ کا وقت پورا ہو چکا ہے۔ آپ ہسٹری میں دیکھو کون سی قوم کتنی زیادہ رہی ہے، آپ دیکھو امتِ مسلمہ Divide ہوتی رہی ہے لیکن Religious supremacy تیرہ سو برس سے ہے۔ But not with the same family یہ قانونِ فطرت ہے۔ Arabs did not remain in power Abbasids گئے Umyad بھی گئے مگر مذہب وہی رہا۔ Superamacy مذہب ہی کی رہی لیکن نیچے لوگ بدلتے رہے۔ اس لیے امریکنز کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ کتنے سال ہو گئے ہیں اسے، 1876ء فرانس کا انقلاب اور امریکن فریڈم ایک سال کی پیداوار ہیں۔ ان کو Sister revolution کہتے ہیں۔ یعنی کافی زیادہ وقت ہو گیا ہے، اس سے زیادہ نہیں اب۔ یہ آگے جا سکتے تھے اگر یہ اپنے اصول ٹھیک رکھتے۔ کیونکہ انہوں نے Homosexuality کا جولا، پاس کیا ہے اس کے بعد کوئی گنجائش نہیں ہے۔

طالبعلم: سر پہلی قومیں جیسے قوم لوط وغیرہ بھی انہیں وجوہات کی بنیاد پر تباہ ہوئیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ظاہر ہے کہ اللہ ہماری طرح جلدی نہیں کرتا۔ اس نے اپنی Timing رکھی ہوئی ہے۔ بربادی سے پہلے اللہ تعالیٰ حجت ضرور تمام کرتا ہے۔ ان کو نام بھی دیا گیا لیکن They are still forward ظاہر ہے اب شروع تو ہو گیا ہے۔ آپ دیکھتے نہیں ہو اس قانون کے پاس ہونے کے بعد ہی تو امریکن کا زوال شروع ہو گیا ہے۔ اب تو روس

بھی طنز کر رہا ہے۔ مگر اتفاق کی بات ہے کہ دونوں بڑے ملکوں کی تباہی مسلمانوں کے ہاتھوں ہوئی۔ اور وہ بھی ایک ہی ملک سے افغانستان (ہنستے ہوئے)۔

طالبعلم: یہ لوگ شادیاں جبلت کے تحت کرتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ تو کرتے ہی نہیں آپ کو کس نے کہہ دیا کہ شادی کرتے ہیں۔ میرج کا لفظ چینج ہو گیا Living together آئی وہ بھی چینج ہوا۔ اب شائد Partner کا لفظ آ گیا ہے۔ یہ بھی گویا بزنس ہے اور اب پارٹنر ہوں گے۔

طالبعلم: سول پارٹنر، اب ان کے ہاں شادی کا Concept یہ ہے کہ When they get to the age of around fifty تو اس وقت یہ سوچتے ہیں کہ چلو آخری وقت کے لیے کوئی ساتھی ساتھ ہو جائے۔ مرد اور عورت دونوں سوچتے ہیں چلو شادی وادی کر لو، آخری وقت میں پارٹنر تو بھاگ جائے گی۔

طالبعلم: کیا یہ طلاق عقل سے دیتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: طلاق میں عدت کوئی نہیں ہے۔ Just one word, it's over

طالبعلم: بلکہ آج کل تو کہتے ہیں کہ I'm not happy ہمارے ہاں تو عورت اگر دس ہزار مرتبہ بھی کہے It's over مگر خاوند نہیں چھوڑتا۔ خاوند تو کہتے ہیں بس ٹھیک ہے Over ہی رہنے دو لیکن میں نے تو کہیں نہیں جانا۔ اس کے برعکس یہاں پر Over کے بعد دوسرے دن پولیس بلا لیتی ہیں کہ اس کو نکالیں میرے گھر سے I'm not happy.

طالبعلم: سر آج کل یہاں ٹی وی پر ایک نیا پروگرام شروع ہوا ہے جہاں Parent-Hood کا مقدمہ چل رہا ہوتا ہے۔ یہ تیرا بچہ ہے، یہ کس کا بچہ ہے اور وہ DNA test کر کے بتاتا ہے کہ ہاں یہ تیرا ہی ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: سب سے دلچسپ منظر جو میں نے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ This was enjoyable اور میں اس دن بڑا ہنسا تھا کہ طلاق کی مبارکباد کے

کیک جارہے تھے۔ Divorce Cakes بننے شروع ہو گئے ہیں۔ شادی کے کیک نہیں Divorce Cake بھیجے جارہے ہیں کہ مبارک ہو تم نے طلاق لے لی ہے۔ یہ جو Roman Catholic ہیں No question مرتے دم تک طلاق کا لفظ تک نہیں بول سکتے تھے۔ ابھی بھی جو Roman Catholic ہیں وہ یہ سب نہیں کرتے۔ یہ تو اب Roman Catholic ہی ختم ہو گئے ہیں۔ بہر حال ایک بیلنس حاصل کیا I feel like they don't pretend much میرا خیال ہے کہ یہ سارا کچھ اس وجہ سے ہوا کہ مرد اپنی جائیداد کو بچانا چاہتا ہے کیونکہ اسے آدھی جائیداد دینی پڑتی تھی۔ There was no way out انہوں نے سوچا کہ نکاح کریں گے، میرج ہو گی تو اس کا Out come بھی یہی ہو گا۔

طالبعلم: سر تاریخ بتاتی ہے کہ سکھ اورنگ زیب کے بہت خلاف تھے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: کیوں؟

طالبعلم: متعصب تھے شاید؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں! یہ وجہ نہیں تھی۔ دو بغاوتیں تھیں اورنگ زیب کے خلاف۔ ایک کو "ست نامی" بغاوت کہتے ہیں اور دوسری کو سکھ بغاوت کہتے ہیں۔ دو بغاوتیں تھیں اورنگ زیب کے خلاف ایک ست نامی (ہندوؤں کی بغاوت) ٹنڈاں (گنجے) والے ہندو، یہ کوئی سات ہزار اکٹھے ہوئے اور حملہ کیا اس کی سلطنت پہ، سکھ اس وقت مسلح تھے اور اورنگزیب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ He was the greatest king in the world اور آج تک جتنے بادشاہ ہو گزرے ہیں اورنگزیب کو سب سے سول (Civil) بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ اسکی حکومتی وسعت اتنی زیادہ تھی کہ پورا ٹرانس اکشیانا اور پورا ہندوستان، مالابار اور یہ وہ سب اورنگزیب کے پاس تھا۔ انہوں نے اس کے خلاف جنگ کی اور سات ہزار مارے گئے۔ اس کو خبر ملی کہ سکھ مسلح ہو رہے ہیں۔ So he gave them a warning سکھوں کا آٹھواں گرو، گرو ارجن سنگھ کیس، کڑا، کرپان، کنگھا اور کچھا (Short)۔ چلو میں آپ کو سکھوں کے کچھے (Short) پہ ایک لطیفہ سناتا ہوں۔ جب سکھ Revival شروع ہوا، اس وقت سکھوں کا کوئی

جلسہ ہو رہا تھا۔ ایک قوم پرست لیڈر سٹیج پہ آئے اور کہا کہ بہنوں اور بھائیو! آج ہماری سکھ قوم کا یہ حال ہے کہ واہ گرو جی دی سوں (قسم) ہے کہ کسی نے گرو جی کے قول کا پالن نہیں کیا۔ مگر آج میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آج بھی اس طرح کے سکھ موجود ہیں جنہوں نے واہ گرو جی کے قول کا پالن کیا ہے۔ ہرنام سنگھ جی ذرا سٹیج تے آیا جے (ہرنام سنگھ جی ذرا سٹیج پہ آئیے گا)۔ لو جی ہرنام سنگھ سٹیج پہ

آ گئے۔ اوتھے کہیا ہرنام سنگھ جی ذرا کڑا دسیو (اس نے کہا ہرنام سنگھ جی ذرا کڑا دکھائیے گا) اوتھے ہتھ کھڑا کیتا تے کڑا پایا سی لوکاں تاڑیاں ماریاں۔ (اس نے ہاتھ کھڑا کیا اور کڑا ڈالا ہوا تھا نظر آ رہا تھا۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں)

اوہاں کہیا سردار جی ہون کرپان دسیو۔ (انہوں نے کہا سردار جی اب کرپان دکھائیں) اوتھے ایتھوں کھولی، کرپان کڈی، کہیا واہ گرو جی دی سوں واہ گرو دا خالصہ (اس نے یہاں سے کھولا کرپان نکالی اور کہا واہ گرو جی کی قسم، واہ گرو جی کا خالصہ کہیا سردار جی ایہہ کیس ذرا کھولواں، اوتھے جھٹکا ماریا شانیاں تے ویکھر ے وال، فیر نارے وجے، واہ گرو جی دی جے (کہا! سردار جی اب ذرا کیس کھولیں، انہوں نے جھٹکا دیا اور شانوں پہ بال بکھیرے، پھر نعرے گونجے، واہ گرو جی کی جے)

آخر جناب اوہاں آکھیا سردار جی تھوتی لاکے دسیو، تے کچھا وی دسیو (آخر جناب انہوں نے کہا سردار جی ذرا دھوتی اتار کے کچھا (Short) بھی دکھائیں)

اوسردار ہراں جدوں دھوتی لائی تے کہندا ایہہ او تیری ماں دی تو وی نہیں پایا ہویا۔ (جب سردار صاحب نے دھوتی اتاری، تو کہا ہت تیرے کی، تو نے بھی نہیں پہنا ہوا) ایہہ حال اے سکھاں دا۔ (یہ حال ہے سکھوں کا)

یہ پانچ کی پانچ چیزیں گرو ارجن سنگھ نے لازم قرار دی تھیں۔ پھر انہوں نے پنجاب میں لوٹ مار شروع کر دی اور ان کا نشانہ قافلے تھے۔

طالبعلم: سر میں آپ کو Interrupt کروں گا، ان کے متعلق ایک مووی تھی "Carry on up the khyber pass" شاید آپ نے بھی دیکھی ہو۔ اس میں بھی

یہی دکھایا گیا ہے۔ وہ جو British Regiment ہے وہ خیبر پاس کے اوپر ڈیوٹی دیتی تھی۔ تو فلم میں دکھاتے ہیں کہ اتنی شدید سردی میں یہ لوگ اتنے افلاطون ہیں کہ سکاٹش سکرٹ کے نیچے کچھ بھی نہیں پہنتے۔ کچھ گورکھا افغانستان کراس کر کے آجاتے تھے۔ تو بڑی زبردست فلم ہے سر، جین سڈنی کی فلم ہے یہ۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ان کے بہت لطیفے بنے ہیں۔

طالبعلم: سر یہ خافی خان کون تھا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: خافی خان Chronicle تھا، اورنگزیب کی تاریخ لکھی۔ چونکہ اورنگزیب نے اہلِ تشیع کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ اور ان کے سب سے بڑے جو رہنما تھے وہ بھی معرکہ سامو گڑھ میں اورنگزیب کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اس کی تخت نشینی کی جنگ میں ہندو، شیعہ، سکھ یہ سارے مل کر اورنگزیب کے خلاف لڑے تھے۔ یہ لوگ دارا شکوہ کے تحت لڑے تھے اور اورنگزیب خود کمانڈ کر رہا تھا۔ اورنگزیب یہ جنگ جیت گیا۔ دارا شکوہ ختم ہوا۔ خافی خان نے جو ریکارڈ لکھا تھا اس میں اس نے اورنگزیب کے خلاف بہت کچھ لکھا تھا اور اس پر اکبرالہ آبادی نے ایک شعر لکھا تھا ؎

انہیں لے دے کے ساری ہسٹری میں یاد ہے اتنا

اورنگزیب ہندو کش تھا ظالم تھا ستم گر تھا

اورنگزیب نے گرو ارجن سنگھ کو قتل کر دیا تھا اس لیے سکھ اس کے خلاف ہیں، ابھی تک خلاف تھے، اب تو خیر ہندوؤں سے مار کھا کے ٹھیک ہو گئے ہیں۔

طالبعلم: نوشیروان کا عدل ممکن ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نوشیروان کا عدل تو مشہور ہے مگر اس پر الزام بھی ہے کہ اس نے سات ہزار بندہ قتل کروا دیا تھا۔ باغ کی ایک طرف سے انہیں اندر آنے دیتا تھا اور دوسری طرف گڑھے کھود رکھے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب الاخدود شاید نوشیروان کے زمانے میں مارے گئے تھے۔

طالبعلم: سر یہی الزام سفاح پہ بھی نہیں لگا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں ابوالعباس سفاح کا معاملہ دوسرا تھا۔ ابوالعباس Abbasids کا وہ بادشاہ تھا کہ جس نے ابومسلم خراسانی کو شکست دی تھی۔ وہ بھی شیعہ تھا۔ یہ اہل بیت کے حق میں اٹھا مگر اندر سے جیسے مختار ثقفی نے مرتے ہوئے کہا تھا کہ میرا کوئی واسطہ نہیں اہل بیت سے میں تو صرف اپنی حکومت چاہتا تھا۔ اسی طرح ابومسلم خراسانی سیاہ جھنڈے لے کے آیا تھا، ایران سے ستر ہزا کا لشکر لے کر آیا تھا۔ اس نے بڑی شکستیں دیں۔ پھر ابوالعباس سفاح نے اس کو بہت بری طرح شکست دی تھی اور اس کا لشکر مکمل طور پر ختم کر دیا تھا۔

طالبعلم: سر وہ فرقہ کون سا تھا جو عورت کو مشترکہ ملکیت سمجھتے تھے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ Manikins (مانی کنز) تھے۔ یہ دو مصور بڑے مشہور ہیں مانی اور بہزاد۔ مانی کے بارے میں علامہ اقبال نے ایک مصرع لکھا کہ

؎ مزدقیت فتنہ فردا نہیں امروز

اس کو مزدقیت کہتے ہیں مردق اور مانی یہ دو تھے۔

طالب علم: فتنہ امروز کیا ہے سر؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ جو مارکسیزم فتنہ ہے وہ کہتا ہے۔ ویسے یہ پہلا نہیں ہے اس سے پہلے بھی مزدق کا ایک گروہ تھا ایران میں۔ فرسٹ کیمونسٹ، اشتراکیت اور اشتمالیت کا پہلا فلاسفر ایران میں گزرا ہے۔ اُن کا اور ان کا فرق صرف یہ تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عورت بھی جنرل پراپرٹی ہے اور اس میں انہوں نے نوشیروان کی بہن کو بھی شامل کرلیا تھا۔ بادشاہ کو اس بات کا غصہ تھا۔ پھر اس نے ایک دن ان کو بات چیت کے بہانے اپنے باغ میں بلوایا اور اس باغ کے دو دروازے رکھے۔ ایک داخلے کے لے اور دوسرا رخصت کے لیے۔ دوسرے دروازے کے آگے اس نے بڑے بڑے گڑھے کھدوائے تھے۔ جو بھی باہر جاتا تھا وہاں جلاد گردن اتارتا دیتا تھا۔ ایک اور بھی دلچسپ واقعہ سناتا ہوں۔ اس کا ایک وزیراعظم تھا جس کا نام تھا بزرجمہر۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ پرندوں کی بولی سمجھتا تھا۔ وہ بہت Wise تھا اور بادشاہ اس سے

مشورے لیتا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ایک ویرانے سے گزرے تو وہاں بہت سارے الو بیٹھے ہوئے تھے مختلف جگہوں پہ اور آپس میں کچھ بات چیت کر رہے تھے۔ بادشاہ کو تجسس ہوا تو پوچھا یہ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے کہا بادشاہ عالم ان میں ایک کی لڑکی ہے اور ایک کا لڑکا ہے اور رشتہ طے ہو رہا ہے۔

بادشاہ اور چونکا ہوا اور پوچھا پھر ہوا کیا؟

اس نے کہا جہیز کے اوپر لڑائی شروع ہو گئی ہے اور لڑکی والے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنا جہیز نہیں ہے اور جہیز میں تقسیم ویرانے ہو رہے ہیں کہ یہ ویرانہ میں جہیز میں دوں گا یا وہ ویرانہ۔

اب بادشاہ اور Interested ہو گیا اور پوچھا کیا فیصلہ ہوا آخر؟

اس نے کہا لڑکے والے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں دو تین ویرانے چاہئیں اور لڑکی والے کہہ رہے ہیں ہمارے پاس ویرانہ ہی نہیں ہے ہم جہیز میں کیا دیں؟ چنانچہ آلوؤں کی آپس میں لڑائی شروع ہو گئی ہے اور کچھ دیر بعد ٹھنڈ ہو گئی اور خاموشی ہو گئی۔

بادشاہ نے پوچھا کیا فیصلہ ہوا ہے؟

اس نے کہا فیصلہ یہ ہوا کہ ایک بزرگ الو نے مداخلت کی ہے اور کہا ہے کہ جب تک نوشیروان زندہ رہا تو اس طرح کے ویرانے بڑے ہیں (با آواز بلند قہقہے) لہذا فکر نہ کرو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگلے دو چار ہفتوں میں اس طرح کے ویرانے مل جائیں گے۔

طالبعلم: سر حاتم طائی کے بارے میں جو مختلف طلسماتی داستانیں مشہور ہیں ان میں کہاں تک صداقت ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: حاتم طائی کے بارے میں کوئی طلسماتی داستان نہیں ہے۔ فورٹ ولیم کالج میں ایک سکول تھا، اردو زبان کا پہلا سکول، اس میں ایک کتاب چھپی آرائش محفل۔ اس میں ہو طے کے سردار حاتم کو As a hero depict کیا گیا۔ اس کے علاوہ جو بھی حاتم کی کہانیاں ہیں آئی ہیں۔ اس کا بیٹا عدی بن حاتم آپ ﷺ کے حضور آیا۔ بہت بڑے

صحابی ہیں عدی بن حاتمؓ۔ بنو طے کے سردار کی بیٹی حضورﷺ کے دربار میں آئی۔ حضورﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی چادر بچھائی اور ان کو بٹھایا تو کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہﷺ آپ نے ان کی اتنی عزت کیوں دی؟ فرمایا یہ وقت کا سب سے بڑا مخیر انسان تھا ہم نے اس لیے اس کی بیٹی کی اتنی عزت دی ہے۔

ایک بادشاہ تھا اس وقت کا بنو میر، بنو کلاب کا۔ اس نے کہا حاتم کیا بلا ہے جہاں جاتا ہوں حاتم! حاتم! میں ایک بارہ دری بنواؤں گا اور اس کے چالیس دروازے ہوں گے اور حکم دیا کہ جس دروازے سے آؤ میں دوں گا۔ ایک فقیر ایک دروازے سے گیا اس نے اسے دیا، دوسرے سے گیا، تیسرے سے گیا، حتیٰ کہ آٹھویں دروازے سے جب گیا تو بادشاہ پریشان ہو گیا کہ یہ خبیث تو ہر طرف سے آ رہا ہے اور جب وہ نویں دروازے سے آیا تو بادشاہ پھٹ پڑا اور کہا! او ئے کمینے تمہیں شرم نہیں آتی کہ آٹھ دروازوں سے ہو کر آئے ہو اب نویں سے پھر آ گئے ہو؟ وہ کھڑا ہو گیا اور کہا کہ اے بادشاہ اس سخاوت کے سہارے تم حاتم کا مقابلہ کرنے چلے تھے؟ بادشاہ کو بہت غصہ آیا کہ جب تک حاتم زندہ ہے میں نہیں کچھ کر سکتا۔ اس نے ایک اشتہار دے دیا ساری مملکت میں کہ جو بھی شخص حاتم کو قتل کر کے لائے گا اسے میں بے بہا انعام و اکرام دوں گا۔ ایک بڑھیا بھی راستے میں کہیں پھر رہی تھی بھوکی ننگی، اس نے بھی یہ اعلان سنا۔ اس نے کہا اللہ میاں میں اندھی بڑھیا میں کہاں سے حاتم پکڑوں گی؟ وہ جا رہی تھی کہ گر گئی۔ اس کو ایک بہت خوبصورت جوان نے سہارا دیا۔ بڑھیا نے کہا کہ بچہ تو میرا ساتھ دے اور دعا کر حاتم میرے ہاتھ آ جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو مجھے پانچ ہزار اشرفی ملے گی۔

اس اجنبی نے کہا! یہ کیا مشکل ہے اماں میں تجھے حاتم پکڑوا دیتا ہوں۔ اس نے کہا بات سنو! میری شکل حاتم سے بہت ملتی ہے اور آپ ایسا کرو کہ میرے ہاتھ باندھ لو اور لے چلو۔

بڑھیا کہنے لگی! مگر مجھ پہ یقین کون کرے گا؟

اس نے کہا! یہ بھی کوئی مسئلہ ہے؟ کہنا! یہ سویا ہوا تھا اور میں اسے پہچانتی تھی، میں نے اس کے سر پہ مارا اور یہ بیہوش ہو گیا پھر میں نے اسے باندھا اور لے آئی ہوں۔

بڑھیا بولی نہیں بیٹا نہیں مجھ سے یہ جعل سازی نہ ہو سکے گی۔

اس نے کہا کوئی بات نہیں مجھے تم لے چلو۔

بڑھیا سے اپنا آپ ہی نہیں سنبھالا جا رہا تھا، اسے بھی ساتھ لے کے بالآخر دربار شاہ میں پہنچ گئی۔

بڑھیا نے کہا اے بادشاہ! یہ حاتم ہے اور مجھے پیسے دو۔

اب بادشاہ اتنا بچہ بھی تو نہیں تھا۔ پوچھا قصہ کیا ہوا؟

بڑھیا نے کہا پتہ نہیں یہ کس نسل کا انسان ہے؟ میں اس کے آگے روئی ہوں تو اس نے کہا میری شکل حاتم سے ملتی ہے اور مجھے پکڑ کے لے جاؤ بادشاہ کے پاس اور پیسے لے لو۔ بادشاہ نیچے اترا، حاتم کے ہاتھ چومے اور کہا جوانمردی اسی کا نام ہے۔

حاتم کی اصلی سٹوریاں ہیں کہانیاں نہیں ہیں۔ حاتم کو گھوڑے بڑے پسند تھے اس کے پاس اعلیٰ نسل کے گھوڑے تھے جو سارے عرب میں مشہور تھے۔ ایک دن یہ ہوا کہ حاتم کا گھوڑا کسی نے چوری کر لیا۔ حاتم سیکنڈ بیسٹ گھوڑے پر اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ ہوتے ہوتے حاتم کا گھوڑا اس کے اپنے اصلی بہترین گھوڑے کے برابر آ گیا، جب قریب آ گیا تو حاتم بولا او لوکے پٹھے، اس کا بایاں کان مروڑو، پھر اس کا دایاں کان مروڑو۔ چور نے سنا تو اس نے وہی کیا تو وہ گھوڑا کہیں کا کہیں نکل گیا۔ بعد میں کسی نے پوچھا حاتم یہ کیا کیا تم نے؟ تو اس نے کہا وہ میرا فخر تھا میری شان تھا، لوگ کہتے تھے کہ حاتم کا گھوڑا سب سے تیز ہے پورے عرب میں اور اس کم بخت کو میرے ڈگ گھوڑے نے جا لیا۔ حاتم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اعراف میں ہوگا۔

طالبعلم: سر یہ جو طائی ہے یہ سعودی عرب کے شہر طائف سے ماخوذ ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں جی نہیں یہ قبیلے کا نام تھا۔ ہو سکتا ہے بنو طائف کے آس پاس کا کوئی علاقہ ہو لیکن یہ طائف سے ماخوذ نہیں بلکہ طائف میں بنو ثقیف آباد تھے۔ بنو ثقیف اور ہوازن کے علاقے کو طائف کہتے ہیں۔

طالبعلم: سر دعا اور صلہ میں فرق کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: بڑا فرق ہے۔ ایک Method ہے ایک رزلٹ ہے۔ ایک طریقہ ہے اور ایک انجام ہے۔ دعا کرو گے تو صلہ ملے گا ہاں۔ صلہ انجام ہے اور دعا Process ہے۔ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ انگریزی میں بہت سارے Words ہوتے ہیں ایک Noun ہوتا ہے۔ ایک اس کا مصدر ہوتا ہے اور ایک ہوتا ہے گرامر میں To reach۔ اس میں to Preposition ہی Reach تک رسائی ممکن بناتی ہے۔ یہ ایک Process ہے۔ اسی طرح دعا مانگنا Process ہے مگر صلہ ملنا انجام ہے۔

طالبعلم: یہ صاحب کہتے ہیں کہ میں خدا کی طرف چلنا چاہتا ہوں کچھ گائیڈ کریں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: چلنا شروع ہو گئے ہیں ہاں کل تسبیح کی تھی؟

طالب علم: جی نہیں پوری نہیں کی تھی۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: کوئی بات نہیں پوری کیا کریں عادت نہیں توڑیں بس، خدا کی طرف چل پڑے ہیں خدا کونسا اتنے مشکل راستے پہ بیٹھا ہوا ہے۔ He is the the king of the worlds, He is searching easiest approach, for you بایزید" کا ایک قول حجت ہے کہ میں نے چالیس سال اللہ کی تلاش کی، جب میں نے اسے پایا تو پتہ لگا کہ وہ مجھ سے پہلے میری تلاش میں تھا۔ اس لیے آپ کو یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ آپ کی منزل مقصود نہیں ہے۔ You don't look for God, He is looking for you. ظاہر ہے کہ کوئی نہ کوئی اچھی عادت کی وجہ سے، کسی نیک خصلت کی وجہ سے (وہ قبول کر ہی لیتا ہے)۔ اس نے عربوں کو دو وجوہات کی وجہ سے اٹھایا تھا کہ They were generous ان کو کھانا کھلانا اتنا پسند ہے کہ عربوں کی Generosity اور بے خوفی دیکھ کر اس نے ان کو معزز قوم بنا دیا۔ ایک آدھ کوالٹی ہونی چاہیے بندے میں جس کو اللہ Pick کر لے۔ It's not through all goodness but if you've slightest symptom of goodness اس کو اللہ نہیں چھوڑتا۔ اس کو لے جاتا ہے۔ یہ جو آپ بہت

سارے Failure cases آپ دیکھتے ہو۔ May be we find a lot of goodness about them مگر آسانی نظر میں ان میں کوئی Goodness نہیں ہوتی۔ یہ کچھ اس طرح ہے کہ جیسے کمرہ امتحان کے جواب میں کوئی اپنا فلسفہ لکھ کر آجائے اور To the point اس میں ایک بات نہ ہو And he is failure اسی طرح جب ہم دنیا میں ہم عزت او تعظیم کی زندگی گزارتے ہیں یا اس وقت Total failure ہو جاتی ہے جب خدا ایک سوال پوچھتا ہے۔ "إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً" {الدھر : 3} مجھے مانا یا میرا انکار کیا؟ کیونکہ جب ہم ساری دنیا کو گزارتے ہیں تو وہ آپ کو نہیں چھیڑے گا، زندگی میں نہیں چھیڑے گا، کوئی دباؤ نہیں ڈالے He is good Teacher, good Examiner گا البتہ مدد دیتا رہتا ہے۔ نقل لگواتا رہتا ہے۔ پیغمبر بھیج دیے۔ وحی بھیج دیے، آپ کو مکمل نقل لگواتا ہے اور اس کے باوجود آپ لوگ فیل ہوتے ہو، قبر تک جا کے پھر پوچھتا ہے من ربک؟ اگر آپ نہیں جواب دیتے تو آپ Total failure میں چلے جاتے ہو۔ بھلے دنیا میں آپ کچھ بھی ہو، چنگیز خان ہو، ملکہ الزبتھ ہو (اگر مذکورہ بالا سوال کا تسلی بخش جواب نہ دو تو) اس مقام پر آپ مار کھا جاتے ہو۔ ویسے بھی انسان کی ایک ترجیح ہونی چاہیے، یہ میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے نہیں کہہ رہا۔ میں اس حیثیت سے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگوں نے ایک پر اہم مسئلہ پہ کبھی غور نہیں کیا۔ میں اپنی ینگ ایج میں سوچتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ میں ایک لمبی زندگی گزاروں مگر گزارنی کس طرح ہے؟ کیا یہ پانچ بڑے Ends میری زندگی کے لیے کافی ہیں؟ Should I live for a woman? Shuld I live for power, honour and dignity? Should I live for money? Should I live for repute? میں ان ساری چیزوں کو دیکھ رہا تھا لیکن انہوں نے مجھے کوئی خاص مطمئن نہیں کیا کیونکہ میں نے انجام بہت دیکھے تھے۔ جوانی میں، میں نے ایک حسین ترین خاتون سے محبت کی اور اس کو پندرہ سال کے بعد جب دیکھا تو بہت شکر ادا کیا کہ یا اللہ میں نے اس کے ساتھ شادی نہیں کی (طلبا کے قہقہے) وہ اتنی گئی گزری ہو چکی تھی کہ میں اپنے آپ پہ شرمندہ ہو رہا تھا کہ میں نے اس کے ساتھ محبت کی ہی

کیوں تھی؟ چنانچہ یہی حال پاور کا تھا، ہم نے اپنی آنکھوں سے ذوالفقار علی بھٹو کی مقبولیت دیکھی اور میں نے کئی بار پیپلز پارٹی والوں سے پوچھا آپ لیڈر سے پیار تو بڑا کرتے ہو کیا اس کے انجام کے لیے بھی تیار رہو؟ بھاگ جاتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں Impress نہیں کرتیں۔ They have no permanence, nothing at all یہاں پھر یہ خیال آتا ہے کہ جس شخص نے ابتدائے حال میں، بہتر عقل سے اپنے Destined end کو نہ سنوارا وہ عقلمند نہیں ہوسکتا۔ آپ سوچو، ڈھونڈو اور پھر کہو کہ میں نے بڑی کوشش کی There is no God, let me free and now I will live my life. اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ مگر کسی نے غور ہی نہیں کیا۔ کسی نے سرچ ہی نہیں کیا، خدا کی طرف بڑھا ہی نہیں، کسی کو پتا ہی کچھ نہیں، یہ ایک Absurdity اور ایک انتہا درجے کی بے عقلی ہے۔ جس کو کسی بھی طور پر Appreciate نہیں کیا جاسکتا۔ مگر میرا ذہن کہتا ہے کہ یہ فیصلہ ہو جانا چاہیے کہ اللہ ہے یا نہیں۔ اگر وہ ہے تو تمام دنیاوی عقل بیکار ہے۔ اگر ہے تو فیصلہ بھی ہے جو کر کے چلتے رہو اور اس کی مانتے رہو۔

طالبعلم: سر خدا کو جب آپ Top most priority دینا چاہتے ہیں تو عمل میں آپ اس کو کس طرح لاتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: بس جی جیسے آپ باقی معاملات پہ کرتے ہو۔ Priority کا مطلب ہے مُراجعت، آپ کی اس موضوع کو مُراجعت کتنی ہے کہ آج آپ نے کہا کہ خدا میری Top priority ہے، کل آپ اسے Pending کر گئے۔ دنیا کے بہت سارے مشاغل ہیں جو ہماری نظر میں اہم ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح ہوگا کہ آپ روٹین میں بڑی اچھی ڈیوٹی دے رہے ہو، بڑے ہی اچھے کام کر رہے ہو۔ ہم دنیا کے تمام مشاغل سے گزرتے ہوئے بالآخر اسی ذاتِ گرامی کو طرف پلٹتے ہیں، ۔ اگر اس دوران میں ہم نے Priority maintain کرنی ہے تو ہم بار بار خدا کی طرف مراجعت کرتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ پیغمبروں کی کیا صفات ہیں؟ **"إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ" { البقرہ:36}** توبہ کرنا، توبہ کا اصل

مطلب ہے دوبارہ رجوع کرنا، زندگی کے جملہ معاملات میں۔ آپ نے ایک لفظ سنا ہوگا توفیق، بڑا مشتبہ سا لفظ رہا ہے اور بڑے سے بڑا عالم بھی اس کو Explain نہیں کر سکا کہ توفیق ہے کیا؟ توفیق مقدر نہیں ہے This is something different اس کے بارے میں قرآن نے خود Explain کیا۔ **"وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ" {ھود: 88}** کہ خدا ایک مضبوط ترین خیال کی طرح میرے دل میں قائم رہے اور میں بار بار اس کی طرف رجوع کروں۔ اب اس میں جو بہترین طریقہ ہے رجوع کا وہ اللہ نے خود ہی بتا دیا کہ **"اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ" {العنکبوت: 45}** تو خدا چاہتا یہ ہے کہ (تھوڑا سا رومینٹک تو وہ بھی ہے) تو خدا کہتا ہے کہ یار میں نے اتنا سارا لوگوں کے لیے کیا، اتنی محبت کی، ان کو پالا پوسا، آسان طریق زندگی کے دیے کہ یہ کتنے ناشکر گزار ہیں کہ ان کو کیوں نہیں خیال آتا۔ I'm more important اب آپ literal faith پہ دیکھو تو خدا کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ Literal faith یہ کہ اللہ نے آپ کو پیدا کیا، Literal faith یہ کہ اللہ نے آپ کو ماں باپ دیے، Llteral faith یہ کہ انہوں نے پالا پوسا انہوں نے پڑھایا لکھایا، Llteral faith یہ ہے کہ یہ سب کچھ خدا کرنے والا تھا تعلیم و رشد کے سلسلے اسی نے دیے۔ عزت کا وہی مالک ہے۔ **"فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعاً" {النساء: 139}** اگر Lietral faith میں ہر چیز خدا کو پلٹتی ہے تو Pracital faith میں کیوں نہیں پلٹتی؟ Practical faith کو جانا اللہ کی اس Commitment کا اعادہ کرنا ہے۔ We had been busy ہم نے پانچ وقت کی نماز پڑھی رمضان کے روزے رکھے۔ یہ Casual ہے۔ اس میں ایک معمولی سی روٹین ہے۔ مگر اللہ کہتا ہے کہ یہ فقط ذہنی روٹین نہیں ہے یہ Practical routine ہے۔ خدا یہ چاہتا ہے کہ سوچنے والے لوگ جب سوچیں تو آپ کو یہ احساس ہو کہ ہمارا پروردگار ہمارے لیے سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس اہمیت کو تو ہم نے مان لیا مگر Establish کیسے کریں؟ تو پھر یہ تسبیح الٰہی ہے ہم اسے قائم کرتے ہیں۔

گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار

میں پھنسا رہا اللہ میاں زندگی کے کاموں میں، میں مجبور رہا۔

گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار

لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

یہ جو اس کے خیال سے غافل نہ ہونا ہے یہی آپ مجھو کو ترجیح کو قائم رکھنا ہے۔ وہ ہم کر ہی رہے ہیں بے فکر رہو، تھوڑا بہت بھی کر لیں، ماشاءاللہ تعالی العزیز، اللہ میاں کی یہ توفیق ہمارے ساتھ شامل حال ہے اور بعض لوگ جو تسبیح کے ساتھ غلط رنگ لگا لیتے ہیں ہاں اس کی وجہ سے تسبیح آپ پہ اثر نہیں چھوڑتی۔ ہم تسبیح سے کچھ Demands کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ Demand ہمارا کام نہیں ہے۔ دوسری جو بات ہے کہ یہ وہ Faith ہے جس میں سے انسان کی ضرورت کو نکل جانا چاہیے۔ میں اگر کافر بھی ہوتا تو میں یہ کہتا کہ یار اللہ میاں نے اہل کفر کو بھی دینا ہے، اہل اسلام کو بھی دینا ہے، مخالفوں کو بھی دینا ہے، موافقوں کو بھی دینا ہے اس لیے یہ جو اپنی زندگی کی ضروریات ہیں ان کے لیے آپ دعا مانگ سکتے ہو مگر خدا پر بوجھ نہیں ڈال سکتے۔ آپ نہ بھی خدا سے مانگو تو بھی اس نے آپ کو دینا ہے اور کسی نہ کسی طریقے سے دیتا ہی دیتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھی کفر والوں کو بہتر دیتا ہے تا کہ مسلمان سڑیں (جلیں) اچھی طرح۔ یہ بیچارے اس وجہ سے نہیں کھا پی رہے، کرسچن کی میں آپ کو بات بتاؤں یا اس وجہ سے نہیں کھا پی رہے اللہ میاں ان کو اہل کفر سمجھ کر نہیں دے رہا۔ ہوا کچھ اس طرح تھا کہ حضرت عیسیٰؑ جب Last supper آیا تو Leonardo da Vinci کی تصویر آپ نے نہیں دیکھی؟ بہر حال فرانس میں ہے میرا خیال ہے Louver museum میں ہے تو Leonardo da Vinci کی تصویر میں حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھ 11 حواری (Disciples) بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو حواریوں نے کہا کہ یا نبی اللہ آج آخری دن ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیں۔ ان نے پوچھا کیا معجزہ دکھاؤں؟ انہوں نے کہا کہ معجزہ یہ ہو کہ آج ہمیں آسمان سے کھانا ملے، آج ہم گھر نہیں پکاتے تو حضرت عیسیٰؑ نے ایک دعا مانگی کہ "**اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا**

وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ"{ المائدة : 114} کہ اے پروردگار ان پہ نازل فرما "مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ" آسمانوں سے کھانا جو ان کے پہلوؤں کو بھی پہنچے اور آخر والوں کو بھی پہنچے اور تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ اللہ نے بڑا عجیب سا جواب دیا، کہا! ٹھیک ہے میں کھانا تو دیتا ہوں اور حجت تمام کرتا ہوں۔ یہ معجزہ طلب کرتے ہیں۔ میں ان کو کھانا دوں گا، اول والوں کو بھی دوں گا اور آخر والوں کو بھی دوں گا مگر ایک بات سن لو یہ پھر بھی شرک و کفر کی طرف جائیں گے پھر میں کچھ سزا میں ان کے ہاتھوں ان کو زمین پہ دوں گا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھانا دیا۔ Christians کھانا تو کھا گئے مگر یہ نہیں پتہ آگے کیا ہو رہا ہے۔ First world war آئی Second world war آئی، دو دو، چار چار کروڑ مارے گئے، اب تیسری آ رہی ہے۔

طالبعلم: سر جی تیسری جنگِ عظیم کا تصور کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: تھرڈ ورلڈ وار کے Concept میں بس مسلمانوں کے پاس اچھی خبر ہے اور ان کے پاس خوف کی خبر ہے۔ They (Chrisians) have the news of the Armagenddon and the (Muslims) have the news of the Mehdi e Aker Uz Zaman (Last Reformer) چنانچہ یہ تیجEnd of the world پر لازم ہوگا۔ اس کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ بھی حضرت عیسیٰ کی زبانی ہے کہ جب یہود نے Deny کیا اور Many of the people of those days اور ان کو اللہ تعالیٰ نے "بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا"{النساء : 157} ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور ساتھ ایک وعدہ کیا کہ میں اس وقت تک آپ پر موت نہیں آنے دوں گا جب تک تمہارے مذہب والے سارے تمہارے قائل نہیں ہو جاتے۔ اب حضرت عیسیٰ آسمان سے آئیں تو یہ مسئلہ ختم ہو۔ یہ سب کے سب ایمان لائیں ان پر اور پھر یہ فرسٹ ٹائم ہوگا کہ دنیا پر مذہب ایک ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ کے واپس آنے سے فرسٹ ٹائم یہ ہوگا کہ اہل کفر و شرک نہیں رہیں گے۔ تمام مذہب ایک ہو جائے

گا۔

طالب علم: سر یہ درست ہے کہ ملکہ برطانیہ وکٹوریہ نے قرآن کو سمجھنے کے لیے عبدالکریم نامی ایک اتالیق کو........

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اس کے ساتھ عشق تھا اسے۔ یہ ایک اور قصہ ہے اور قرآن کو سمجھنے کی خاطر نہیں تھا ورنہ مسلمان ہو چکی ہوتی۔ اسے اس کے ساتھ پیار تھا اور وہ بہت ہینڈسم انسان تھا۔ وہ فوج کا بندہ تھا اور ہینڈسم تھا اور بہت Loyal تھا۔ سرونٹ کا بندہ تھا۔ ویسے یہ انگریزی ملکائیں مسلمانوں سے پیار کرتی چلی آئی ہیں۔ رچرڈ شیر دل (Richard the lion Hearted) کے زمانے سے چلا آ رہا ہے یہ سلسلہ، وہ تو شادی ہونے لگی تھی، میں اسی لیے تو کہتا ہوں کہ یہ انگلینڈ آپ کا سسرال ہوتا اگر یہ شادی ہو گئی ہوتی۔ الملک العادل کی شادی طے ہو گئی تھی لیڈی جین گرین (Lady jean Green) کے ساتھ جو کہ رچرڈ شیر دل کی بہن تھی۔ اگر یہ شادی ہو گئی ہوتی تو آج آپ سسرال بیٹھے تھے مگر چرچ آف روم نے اس شادی کی شدید مخالفت کی تھی اور وہ شادی نہ ہو سکی۔

س: ویسے بھی سر جو مرد پاکستان اور انڈیا سے شادی کر کے برطانیہ آتے ہیں انہیں "کوئین کا جوائی" کہا جاتا ہے یہاں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ ہیں بھی "جوائی" اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اس وقت یہ طے پایا تھا کہ لیڈی جین کی شادی الملک العادل کے ساتھ ہو جائے گی اور پورا یروشلم ان کے جہیز میں دے دیا جائے گا۔ یہ سب طے تو ہو گیا اور رچرڈ نے بھی کہہ دیا مگر چرچ آف روم نے پھر اس کی شدید مخالفت کی۔ پھر رچرڈ نے ایک اور تجویز پیش کی کہ اس پہ میرا زور نہیں ہے تم میری بھتیجی کے ساتھ شادی کر لو۔ بہت بڑا رومانس ہوا لیڈی جین اور الملک العادل کا مگر وہ تھا کالا سیاہ۔ کرد تھا مگر تھا بڑا شاندار شاہسوار بلکہ اس کا ایک بھتیجا تقی الدین عمر تھا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا نیزہ باز تھا۔ اس کی شادی بھی ایک Princess سے ہونے لگی تھی۔

طالبعلم: سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی اس میں کوئی رضامندی نہیں تھی سر؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: وہ ایک شریف انسان تھا اور ایک بیوی والا تھا۔

طالبعلم: سر دو شادیاں کرنے سے آدمی شریف نہیں رہتا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں! بعض لوگ ہوتے ہیں لیکن اصلاح الدین بیچارہ کمزور تھا، بیمار تھا اور شریف آدمی تھا اور دراصل وہ اس طرف راغب نہیں تھا۔

طالبعلم: سر دنیائے اسلام میں یروشلم اس نے آزاد نہیں کرایا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: (شادیوں کے حوالے سے) اس کی کسر ہم پوری کر رہے ہیں فکر نہ کریں۔

طالبعلم: حضرت عیسیٰ جب تشریف لائیں گے تو وہ پیغمبر ہوں گے یا حضور ﷺ کے امتی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: شریعت تو ختم ہو گئی اس لیے جب وہ اتریں گے تو جو مسلمان ہوں گے وہ کہیں گے حضرت ہمیں نماز پڑھائیں (امامت کریں) پھر وہ ایک بندے کو آپ میں سے آگے کر دیں گے کہ میں شریعتِ محمد ﷺ کے تابع آیا ہوں۔ اس لیے یہ تم لوگوں کا حق ہے کہ تم نماز پڑھاؤ۔ جس بندے کو آگے کریں گے اس بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ مہدی ہوں گے۔ God knows better مگر مسلمانوں کی امامت میں وہ نماز پڑھ کے یہ حتمی تاثر قائم کر دیں گے کہ یہ آخری اور صحیح مذہب ہے اور ہم سب ایک ہیں۔ وہ اپنی شریعت نہیں لائیں گے۔ میرا ایک تھوڑا سا آئیڈیا ہے کہ چونکہ زمانہ بدل گیا ہو گا اور بے شمار لوگ قتل ہو چکے ہوں گے جس کی وجہ سے وہ کچھ Amendments بھی لائیں گے۔ پیغمبر کی Amendment کوئی دوسرا نہیں لا سکتا لہذا ہو سکتا ہے کہ قرآن کی کچھ Amendments ہوں یا Additions آئیں۔

طالبعلم: لیکن سر آپ کی Understanding کیا ہے کہ کیا پوری دنیا ایک مذہب پہ آجائے گی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں نہیں غیر مذہب تو کہیں رہے گا ہی نہیں،

غیر مذہب یا جوج وماجوج کی شکل میں فنا ہو جائے گا۔ یہ نظر بھی آ رہا ہے کہ جیسے کیمونسٹ یہ جتنے سارے رینکس و ینکس ہیں، مگر وہ اتنا بڑا واقعہ ہو گا نظر کے نہیں آئے گا۔ میرا خیال یہ ہے کہ This is an external alien influence دوبارہ ہو گا۔ پہلے بھی فرشتے آتے جاتے رہے ہیں اور انسان کو سکھاتے رہے ہیں مگر پھر اس پر Ban لگا یا دیا گیا۔ جوں جوں عقل بڑھتی گئی اور توقع کی گئی کہ یہ اپنے آثار سے سمجھ جائے گا Where he has been lead مگر جس وقت حضرت عیسیٰؑ آئیں گے تو وہ اس طرح تو نہیں اتریں گے کہ ایک لاٹھی پکڑ کے نیچے آ جائیں گے۔ He will certainly be in some cosmic helicopter یا کوئی بہت بڑی ایسی چیز ساتھ آئے گی جس پہ کم از کم دو شعاعی پہلو نمایاں ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے اوپر دو چادریں ہوں گی۔ ایک زرد اور ایک سرخ، اس سے میرا خیال ہے کہ ان پر Ultra violet rays یا کوئی دوسری جیسے ریڈ ریز جیسے Infraed rays ہوتی ہیں یہ ان کے Vehicle سے پہلے نمایاں ہوں گی اور پھر وہ ان کے ساتھ نیچے اتریں گے۔ حضرت عیسیٰؑ اس طرح سے نیچے اتاریں گے کہ لگے گا ابھی نہا کے نکلے ہیں، پانی نظر آئے گا۔ اغلب گمان یہ ہے کہ وہ Rejuvenate ہو کے نکلیں گے۔ کیونکہ اتنا عرصہ جو ہو گیا ہو گا اوپر رہتے ہوئے تو زمین پر آنے کے لیے بھی کوئی Adjustment چاہیے۔ آنے ہی والے ہیں کون سا دور ہیں۔ آپ نہیں تو اپنے بچوں کو تیار رکھیں۔

طالبعلم: سر" فلسفہ ترجیحات میں سب سے بڑی رکاوٹ نفس ہے" کیسے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ ایک جملہ ہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری نیکی میں سب سے زیادہ حائل ہمارا وجود ہے۔ جو تسبیحات میں دیتا ہوں وہ اسی کے لیے ہیں اور اس کو دور کرتی ہیں۔ مگر نفس اتنا وسیع تر، اتنا مضبوط اور اتنا خوفناک ہوتا ہے کہ اس پر جتنی مرضی تسبیح پڑھ لو کوئی اور فتنہ پیدا کر دیتا ہے۔ یہ اتنا Shiftable, variable ہے اور اس کی Dimensions اتنی زیادہ ہیں کہ اسی لیے حدیث قدسی ہے" اللہ نے سب سے بڑا دشمن جو زمین پہ تخلیق کیا ہے اپنے خلاف وہ نفسِ انسان ہے"۔ ظاہر ہے جس کو اللہ اتنا بڑا دشمن کہہ رہا ہے تو

اس کے رنگ ڈھنگ بھی تو زیادہ ہوں گے۔ اس لیے تسبیح پڑھتے رہا کرو۔

طالبعلم: لیکن سر نفس انسان کے حوالے سے جیسے پہلے بھی بات ہوئی تھی کہ جوں جوں انسان کی Sophistication بڑھتی ہے تو اس کی بھی Sophistication بڑھتی جاتی ہے۔ سوال یہ بنتا ہے کہ کیا یہ صرف اس ایک Particular فرد کی جو Development ہو رہی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کا جو نفس ہوتا ہے وہ Sophisticated ہوتا جاتا ہے یا .... ؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: وہ اجتماعی نفس بھی ہوتا ہے اور انفرادی بھی ہوتا ہے۔ اجتماعی نفس کو Collective self کہا جاتا ہے۔

طالبعلم: کیا اس کے اندر وہ Recorded چیزیں ....؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں ابھی آپ دیکھیں ہم انفرادی نفس کی بجائے اجتماعی نفس کا شکار ہیں۔ For example through media, through all these democratic values. اب لوگوں نے ایسے ایسے قوانین نکالنے شروع کر دیے ہیں۔ اب اگر آپ democracy کو Nutshell Explain کرو تو ایک، جیسے ہمارے پاکستان میں ہوا کہ جی کالا دھن جو ہے وہ سفید کر لو، اب Obviously کالے دھن کے پیچھے Criminals ہیں۔ مگر جب آپ Democrats بیٹھتے ہو اور آپ کو ضرورت ہے تو آپ نے سارے Criminals کو فری کر دیا۔ یہ مذہبی Value نہیں ہے۔ جیسے ابھی پاکستان میں دیکھتے ہو NRO کے تحت، NRO کے تحت سارے Criminals کو دوبارہ اقتدار مل گیا۔ Similarly جب ہم European میں بھی دیکھتے ہیں تو جتنے Democratic countries ہیں انہی میں Moral value destroy ہوئی ہے۔ Homesexuality, Lesbianism, rights of property اور یہ شراب و شعر کی دنیا جو آباد ہوئی ہے یہ Democrat countries میں ہوئی ہے۔ اب اس کی Reason یہ ہے کہ جو زمین کا بندہ ہے جو مزدور پیشہ بندہ ہے وہ Elite نہیں ہوتا،

اس نے Moralist نہیں ہوتا ، وہ کوئی فلاسفر نہیں ہوتا ، کوئی Literate نہیں ہوتا اپنی necessity Immediate کو Justify کرتا ہوتا ہے۔ اس لیے لامحالہ یہ Collective ہو گیا۔ جہاں تو ایک بندہ بیٹھا ہے اس کو اپنی ذات سے نپٹنا ہے مگر جہاں ایک پورا معاشرہ Collective pressure ڈال رہا ہو اس کا پھر نفس بہت طاقتور ہوتا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو دیکھ لو، اپنی نسلوں کو دیکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے اپنے معاشرے میں جہاں یقیناً اس قسم کے قوانین کو ہمدردی حاصل نہیں ہے وہاں کوئی بچ جائے تو بچ جائے مگر یہاں کیسے بچے گا؟ جس کے پیچھے پوری فورس چل رہی ہے۔ Recommendatory force چل رہی ہے وہ نہیں بچ سکتا اس لیے یہ Collective نفسِ انسان ہے۔ یہی عاد و ثمود میں تھا یہی آپ سمجھو تو عادِ اولیٰ اور عادِ ثانیہ میں تھا۔ اسی وجہ سے دنیا میں شداد و ہامان میں تھا اور نمرود میں تھا۔ تو اس کے different Aspects ہیں مطلب نمرود کے یا فرعون کے بارے میں اللہ نے کہا کہ یہ قومِ عالین ہیں یہ قوم عالین ہیں یعنی متکبر قوم ہیں وہ بھی ایک نفس کی قسم تھی۔ عاد و ثمود میں دوسری قسم آ گئی کرائم کی۔ تو Indivual بھی نفس ہوتا ہے مگر Collective نفس بھی ہوتا ہے۔ Collective نفس You can imagine اپنے اندر بندے کو اکیلا لڑنا پڑتا ہے لیکن ایک بہت بڑے پورے معاشرے سے کوئی کیسے لڑے؟ وہ پیغمبر لڑ سکتا ہے اور پیغمبر جہاں بھی ہوتا ہے اس کے اردگرد پورا معاشرہ نفسی اشکال کا شکار ہوتا ہے۔ اب پیغمبر تو ہیں نہیں لے دے کے غریب مساکین کو اپنا آپ محفوظ رکھنا پڑتا ہے۔

طالبعلم: حسن نثار کا ایک آرٹیکل پڑھا تھا اس میں وہ کہتا ہے کہ سلطان ٹیپو کے ساتھی میر جعفر اور میر صادق غدار نہیں تھے۔ ہم تو اسے غداری پڑھتے رہے ہیں آج تک؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اصل میں حسن نثار ہو یا کوئی اور ہو ان کا مطالعہ بہت ناقص بھی ہوتا ہے اور کمزور بھی۔ میں آپ کو Chronicle جو Written ہسٹری ہے میں وہ آپ کو بتا دیتا ہوں تو آپ خود سوچیں کہ وہ تھے کہ نہیں تھے؟ میر غلام علی لنگڑا جو اس کا Main سازشی تھا۔ باقی میر صادق تو اسی وقت مارا گیا تھا اور وہ جو نتھیا/ تابیا ہندو تھا وہ بھی مارا

گیا تھا۔ ایک رہ گیا تھا جو سب سے بڑا غدار تھا، میر غلام علی لنگڑا رہ گیا تھا۔ یہ سادات میں سے تھا۔ جب فرانسیسی حملہ آور ہو رہے تھے تو سلطان ایک آرزو کر رہا تھا کہ دریائے کاویری میں سیلاب آ جائے۔ اگر کاویری میں سیلاب آ جاتا تو سارے لشکر نے بہہ جانا تھا اور سرنگاپٹم نے بچ جانا تھا مگر سیلاب اس وقت آیا جب سلطان شہید ہو چکا تھا۔ اور جب سلطان کو دفنایا جا رہا تھا تو اس وقت آسمان پہ گھرے بادل چھائے ہوئے تھے۔ جب انگریزوں نے سلطان کو اکیس توپوں کی سلامی دی تو عین اسی وقت بادلوں کی اتنی گرج چمک اور کڑک سنائی دی کہ توپوں کی آوازان میں دب کے رہ گئی۔ میر غلام علی لنگڑا بھی ساتھ کھڑا تھا۔ انگریز میجر نے جو اس وقت وہاں موجود تھا جب یہ سارا منظر دیکھا تو اس نے کہا Look here even the sky is saluting the great king, the brave king. میر غلام علی لنگڑا نے اس وقت کہا، فارسی میں کہا کہ **میجر صاحب ایں صاحب را شما نہ کشتہ آید، ما کشتہ ایم** (میجر صاحب اس صاحب کو تم نے نہیں مارا اس کو ہم نے مارا ہے) تو میجر نے کہا! میر صاحب! Don't worry you will be paid اب اس کے بعد اور کیا Reason رہ جاتی ہے حسن نثار کی۔ پھر اس کے بچے آئے، چھوٹے چھوٹے دو بچے تھے سلطان کے تو اس نے رائے طلب کی کہ کیا کیا جائے؟ تو سب نے کہا کہ ان کو آزاد چھوڑ دو بیچارے بچوں نے کیا قصور کیا ہے مگر میر غلام علی لنگڑا نے پھر ایک بات کہی اس نے کہا **"افعی را کشتن و بچہ، افعی را گزاشتن کار خردمنداں نیست"** (کہ سانپ مارنا اور سانپ کے بچے چھوڑ دینا عقل مندی نہیں ہے) اب اس کے بعد بھی حسن نثار کہے کہ یہ غدار نہیں تو یہ عجیب بات ہے۔ پھر ان بچوں کو انگلینڈ لے جایا گیا اور وہیں ان کی پرورش ہوئی اور بعد میں ان کے وظائف وغیرہ لگا دیئے گئے ہوں گے تو This is the fall of Saranga patam اور یہ جو واقعہ میں آپ سے کوٹ کر رہا ہوں یہ سلطنت خداداد میسور کے بارے میں Chronicle ہسٹری میں درج ہے۔ یہ ایک بڑی ہی Specific history ہے جو میسور کے اوپر لکھی گئی۔ اس میں سے آپ کو بتا رہا ہوں It's a history اصل میں یہ سارے جو Comments آ رہے ہوتے ہیں ناں یہ اپنی مرضی کے ہوتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں میں

وہ سمجھتا ہوں وغیرہ۔ اب وہ ایک بیوقوف بچی آ کے کہتی ہے ایک Funny thing کہ قائداعظم محمد علی جناح سیکولر تھے۔

طالبعلم: وہ جو فاطمہ امی انڈین خاتون ہے جو ٹی وی پہ نئی نئی آنا شروع ہوئی ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اچھا آگے سے جواب دینے والا اتنا بےوقوف اور جاہل ہے اگر وہ اس سے پوچھ لیتے ناں کہ قائداعظم محمد علی جناح کی ایک Speech نکال دو جس میں اس نے لفظ سیکولر استعمال کیا ہو تو چھٹی ہو جاتی۔ Through out of his life قائداعظم محمد علی جناح نے ایک مرتبہ بھی کسی Speech میں لفظ سیکولر استعمال نہیں کیا۔ مگر جیسے وہ بےوقوف تھی، آگے بیٹھے ہوئے (جواب دینے والے) اس سے بڑے بےوقوف تھے۔

طالبعلم: 11 اگست کی Speech کی ریفرنس دی جاتی ہے اس ضمن میں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: قطعاً نہیں، ایک بھی Speech میں یہ لفظ نہیں ہے۔

طالبعلم: اس میں ہے کہ You are free to go your Mosqes and Manders

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: تو اس میں کیا ہے؟ کیا اسلام نہیں اجازت دیتا، اگر اس میں یہ کہا ہو کہ مندر میں ہندو آزاد ہے تو یہ تو قرآن حکیم کی آیت ہے کہ **"لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ" {البقرہ: 256}** (کہ دین میں کوئی جبر نہیں) جاؤ اور اپنے اپنے مذاہب کے مطابق پرستش کرو۔ اور کیا یہ پہلی دفعہ پاکستان میں ہوا تھا؟ یہ تو Throughout Mulims history ہوتا رہا ہے۔ یہ تو حضرت عمر فاروقؓ کی وہ مثال ہے جب وہ فتح ایلیا (بیت المقدس کا پرانا نام) کے بعد حرم میں سے گزرے، جب ان کے پاس سے گزرے تو بطریق اعظم نے جو چیف پادری تھا، اس نے کہا آپؓ ہمیں عزت بخش گے اگر آپؓ ہمارے کیسا میں نماز پڑھیں۔ حضرت عمرؓ نے انکار کر دیا تو وہ رو پڑا۔ اس نے کہا کہ امیر المومنینؓ ہم آپ کی نظر میں اتنے گناہ گار ہیں کہ آپ ہماری عبادت گاہ میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے میری نگاہ میں

تمہاری عبادت گاہ بھی اتنی ہی معتبر ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ جہاں بادشاہ یا امیر رک کے نماز پڑھے گا تو پھر مسلمان اس کی متابعت میں تمہاری عبادت گاہ میں نمازیں پڑھیں گے اور تمہارا جینا حرام کر دیں گے اس لیے میں نے نماز نہیں پڑھی۔ یعنی اس وقت کی یہ بات ہے تو قائداعظم محمد علی جناح نے کون سی نئی بات کی۔ He was a very true Muslim جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے دو صورتیں ہوتی ہیں ۔ ایک ہوتا ہے اہل ذمہ اور ایک ہوتی ہے Equal partnership اگر پاکستان کی Making میں ہمارے Equal Partners نہ ہوتے تو یہ اہل ذمہ ہوتے، ان پر ٹیکس لگتا اسلامک رو سے ۔مگر چونکہ ووٹنگ میں فیصلہ ہوا اور ان تمام ہندوؤں نے Christians نے پاکستان کے لیے ووٹ دیا۔ اس لیے یہ ہمارے Equal partners ہو گئے اس لیے ان پر ذمہ کا ٹیکس نہیں لگتا ۔ تو قائداعظم محمد علی جناح نے وہی کیا جو مسلمان کرتے تھے۔ مگر لفظ سیکولر نہیں استعمال کیا No at all

طالبعلم: سر اکثر رائٹرز میں بعض بہت زیادہ بکرار دیکھنے میں آتی ہے کہ ڈاکٹر اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح میں شراب نوشی کا سلسلہ بھی تھا ۔ سر یہ معاملہ کیا ہے ۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: دیکھیں جی اس وقت کا تو پتہ نہیں ہے جب یہ بالکل جوان تھے مگر اقبال کے بارے میں ۔ It is very sure that he was not used to drink فریڈم ایٹ مڈنائٹ (Freedom at midnight) کے مصنف نے جناح کے بارے میں یہ چارج لگایا ہے کہ In his young age برٹش لوگوں کے ساتھ وہ پورک بھی کھا لیتے تھے مگر اس کی کوئی بھی سند ہمارے پاس نہیں ہے۔ But if it is let's say, true. دیکھنا یہ ہے کہ جس دن سے قائداعظم محمد علی جناح نے قیادت سنبھالی تھی اس دن کے بعد اس نے کسی قسم کا غیر شرعی ایکٹ نہیں کیا۔ He was so strict as being a Muslim ایسی کسی قسم کی حرکت کا ارتکاب انہوں نے نہیں کیا۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے اولیاء ہو جود ہوں جو آج تاریخ اسلام کے بہت بڑے ولی ہیں۔ عبداللہ بن مبارکؒ روزانہ رنڈی کے کوٹھے پر

جاتے تھے اور پھر اس کے جھانکنے کا انتظار کرتے تھے کہ اس کی شکل نظر آجائے۔ پھر ایک دن ساری رات گزر گئی اور مئوذن نے اذان دی (تبدیلی کا وقت آگیا تھا) عبداللہ بن مبارکؒ کے دل نے کہا کہ (عبداللہ بن مبارک صحابی نہیں تھے لیکن آج بھی ان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں) کیا تمہیں شرم نہیں آئی ہے ابھی تک اپنے اوپر کہ تو نے ایک رنڈی کے لیے ساری رات گزار دی اور خدا کے لیے تو دو رکعات میں بھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد بدل گئے، اللہ، اللہ خیر سلا۔

طالبعلم: قبلا ایک دفعہ اپنے لیکچر میں آپ نے ایک بڑا خوبصورت واقعہ قائداعظم محمد علی جناح کے متعلق سنایا تھا جن دنوں وہ بار ایٹ لاء کر رہے تھے ....

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں وہ بار ایٹ لاء نہیں کر رہے تھے۔ وہ پریکٹس کر رہے تھے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ واقعہ کتاب میں درج ہے اور ان کے ایک دوست نے لکھا ہے۔ مگر میں اس کی Ultimate شہادت نہیں دے سکتا۔ چونکہ یہ واقعہ میں نے پڑھا ہے اور یہ کتابی شکل میں تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ایک بڑے گہرے دوست تھے انہوں نے کہا کہ مجھے قائداعظم محمد علی جناح نے نصیحت کی تھی کہ جب تک میں مر نہ جاؤں اس واقعہ کا کسی سے ذکر نہ کرنا، لوگوں کو غلط فہمی ہو جائے گی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے کہا کہ میں انگلینڈ میں اپنے گھر میں ایک کیس کی تیار کر رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک بڑی با رعب اور خوبصورت شخصیت اندر داخل ہوئی۔ وہ جیسے بھی تھے مگر مجھے بڑا غصہ آیا (کیونکہ وہ بڑے اصولی سے بندے تھے) کہ یہ کون ہے جو بغیر میری اجازت کے دروازہ کھول کے آگیا ہے؟ مگر جونہی میری نظر آپ پر پڑی میری ساری ہمت ختم ہو گئی اور میں اس طرح ہو گیا جیسے مجھ میں جان نہ رہی ہو، ان کے رعب کی وجہ سے۔ انہوں نے مجھے کہا "کہ اے محمد علی میں تمہارا اور تمہاری قوم کا ہمزہ ہوں۔ اور خدا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم اپنی قوم میں واپس جاؤ اور ان کی خاطر ایک آزاد ملک کے حصول کے لیے کوشش کرو۔ اور اللہ اور میں تمہارے ساتھ ہیں۔" اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ میرے کے لیے کوئی حجت نہیں رہی تھی میں انگلینڈ چھوڑ کر پاکستان آگیا۔ ظاہر ہے کہ جس بندے کو اتنی بڑی Grace اور امید ودیعت ہو گئی ہو تو اس نے پاکستان بنا کے ہی چھوڑنا تھا۔

دوسری نشست

وقفے کے بعد ہوم سٹنگ کے دوسرے سیشن کا آغاز پروفیسر صاحب کے سفر کی روداد سے ہوا جس میں انہوں نے دو واقعات سنائے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: میں ایک دفعہ سفر کے لئے نکلنے سے پیشتر گھر والوں سے مل رہا تھا تو گھر میں کسی نے کہا........

کی کردے او اَج نہ جاؤ منگل جانڑا ٹھیک نہیں ہوندا (کیا کرتے ہیں آپ آج نہ جاؤ منگل کو جانا ٹھیک نہیں ہوتا)

میں کہیا کی گل اے منگل دے دن ساریاں فلائٹاں بند ہو جاندیاں نیں؟ (میں نے کہا! منگل والے دن ساری فلائٹس بند ہو جاتی ہیں؟)

نہیں نہیں نہ جاؤ کے وڈے دی سن لیا کرو (نہیں نہیں نہ جائیں کسی بڑے کی سن لیتے ہیں)

میں کہیا ہون آج تے فیر میں ضرور جانڑا اے ہور جاواں نہ جاواں (میں نے کہا! آج تو پھر میں ضرور جاؤں گا بعد میں جاؤں نہ جاؤں)

او تھوڑی دیر میری گل سن کے پریشان ہو گئی، او مینوں کہندی اے (خاتون میری بات سن کے پریشان ہو گئی اور مجھے کہتی ہے)

سن وی لیا کرو ماں کدی اَج منگل اے سیٹ اگے کرالو (سن بھی لیا کریں کبھی آج منگل ہے سیٹ آگے کرالیں)

میں کہیا بی بی ہون کالی بلی میرا رستہ کٹے، جو مرضی ہووے، جانڑا میں ضرور اے اور منگل
آلے دن ہی جانڑا اے میں ویکھنا منگل کی کردا اے میرے نال (میں نے کہا! بی بی
اب کالی بلی میرا راستہ کاٹے، جو مرضی ہو، جانا ضرور ہے اور منگل کو ہی جانا ہے۔ دیکھنا
ہے کہ منگل کیا کرتا ہے میرے ساتھ)۔

So i went ایئر پورٹ پر پہنچا تو کور کمانڈر نے دو ADC بھیج دیے کہ پروفیسر صاحب کو جہاز تک ایسکارٹ کرنا ہے۔ اوپر سے وہ ڈیفنس کا جو تھا چوہدری فریاد علی اور Everybody was anxious کہ We should leave the Prof. Sahib at the airport خیر انہوں نے بٹھا دیا اور چل دیے سارے And then the work started میں سوچ رہا تھا کہ منگل کن کے لیے برا تھا؟ میرے لیے یا ان کے لیے؟ آپ یقین کریں کہ کوئٹہ تک ایک لمحہ ایسا نہیں تھا کہ I got very sick اِدھر جاؤ یہی کام ہے اگر غلطی سے اگر آپ کسی ایئر ہوسٹس کو دیکھ رہے ہو تو وہ قریب آ گئی اور پوچھنے لگتی سر آپ ہی وہ؟ پھٹا (بیڑا) بہہ جاتا ہے اتنا بندہ خوار ہوتا ہے۔ اچھا لطیفہ میں آپ کو بتاؤں جب میں جا رہا تھا تو وہاں ایئر فورس کا ایک پورا Batch جا رہا تھا And one of them came over میرا خیال ہے کہ گروپ کیپٹن تھا وہ، کہنے لگا سر ہم کو آپ سے ملنے کی بڑی آرزو تھی آج اللہ نے ہمیں موقع دے دیا۔ میں نے کہا اچھا ٹھیک ہے آ جاؤ۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ میرا پورا Batch جا رہا ہے Everybody wants to see you اچھا آ جاؤ اور وہ آنے شروع ہو گئے۔ آخر میں بڑا لطیفہ ہو گیا جب یہ پندرہ لوگ گزر گئے اور منزل قریب آتی جا رہی تھی کہ ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ سر عامر لیاقت صاحب بیٹھے ہیں اور درخواست کر رہے ہیں کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہہ دو اس سے کہ میں نہیں ملنا چاہتا اور اگر تم لوگوں نے کوشش کی تو میں جہاز سے باہر چھلانگ لگا دوں گا۔ دو دفعہ اس نے ملنے کی کوشش کی لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ جو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ Deliberate فراڈ کرتے ہیں ان سے میں نہیں مل سکتا۔ ہو کوئی خطا کار آدمی، مجھ جیسا ہی ہو One can share one's follies with people

مگر یہ جو بندہ ہے اس سے میں نہیں ملوں گا۔

(دوسرا واقعہ)

مگر جناب آپ کو ایک کلاسک واقعہ سناؤں، اس وقت رشید جونیئر تھا پاکی کا کھلاڑی، وہ نیویارک میں تھا۔ یہ بات اتنی دلچسپ ہے کہ مجھے بھولتی نہیں ہے۔ نیویارک میں ایک دفعہ اتفاق سے میری ایک بنگالی سے بات ہوگئی۔ جس طرح خطا کار انسان ہوتے ہیں بار بار خطائیں کرتے ہیں چنانچہ خطا کا مرتکب ہوا اور مجھے ملا۔ میں نے پوچھا کیا حال چال ہے اور کیا نام ہے تمہارا؟ اس نے اپنا نام بتایا تو میں نے کہا اوہو تم تو بہت برے حال میں ہو، تمہاری بیوی بہت سخت بیمار ہے تم یہاں کر کیا رہے ہو؟ بنگالی نے میرے ساتھ بات نہیں کی اس نے فون نکالا اور کہا اے بابا پیر صاحب آیا گا۔ لو جناب اس نے میرا نمبر نوٹ کرلیا اور شام تک 50 بنگالی اکٹھے کر لیے اور جہاں جہاں تھے سب کو خبر کر دی کہ ایک پیر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ جب میں آرہا تھا واپسی پر مجھے مسلسل بنگالیوں کے فون آرہے تھے۔ میرے ساتھ میرا بڑا کزن تھا۔ میں نے اسے کہا یہ پوری امت تمہارے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔ ایئرپورٹ پہ پہنچے رشید جونیئر آگے موجود تھا۔ پرانا شاگرد تھا اس نے بڑے آرام سے پیار سے رخصت کیا۔ لو جی اب جہاز ہی نہ چلے۔ پتہ چلا جہاز لیٹ ہو گیا ہے اچانک ایک عورت کو غش آگیا تھا۔ She had a heart attach and problem was very serious جہاز اڑ ہی نہیں سکتا تھا۔ جب تک اسے ہسپتال نہ بھیجتے یا اس کا علاج نہ ہوتا۔ وہ سارا مسئلہ Cabin crew نے جا کر رشید جونیئر کو بتایا اور کہا کہ جہاز اڑ ہی نہیں سکتا۔ رشید جونیئر نے کہا یار ایسی کیا بات ہے پروفیسر صاحب اندر بیٹھے ہیں ان

ان کے قاعدہ وقانون کے مطابق That was very strange۔ سے جا کر بات کرو۔
بہت Delay ہو جاتا تھا، لہذا رشید جونیئر نے کہا آپ جا کر پروفیسر صاحب سے بات کرو فلاں سیٹ پر بیٹھے ہیں۔ وہ سارے میرے پاس آ گئے اور کہا سر یہ مسئلہ ہے جہاز نہیں اڑ سکتا مریض بہت سیریس ہے۔ میں نے کہا نام کیا ہے اس کا؟ انہوں نے نام بتایا میں نے کہا یہ خوفزدہ ہے اور پانچ دن سے اس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے اس کو شدید گاسٹرائٹس ہو گیا ہے اس کو تھوڑا سا جگاؤ اور جگا کر دودھ وودھ پلاؤ اور Lezatnal دے دو۔ جب اسے پانی وانی چھڑکا کے ہوش آیا تو وہ کوئی بوڑھی عورت تھی اور جس طرح پرانی عورتیں کرتی ہیں، خوف کے مارے اس نے کچھ کھایا تک نہ تھا اور ظاہر ہے کہ وہ کمزور بھی تھی اور اس پہ گیس کا دباؤ بھی تھا۔ بہر حال اس کو دودھ وغیرہ پلایا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ آرام سے سوگئی اور خراٹے لینے لگی۔ وہ خراٹے "مارنے" شروع ہوگئی اور میری تختی شروع ہو گئی۔ ایک صاحب آئے یہ آپ کو کس طرح پتہ چلا ہے؟ دوسرے صاحب آئے آپ کو کیسے پتہ چلا ہے؟ پھر سترہ گھنٹے All American flight everybody slept within own premises and I couldn't جب پاکستان آیا I felt a little relax میں نے کہا چلو شکر الحمد اللہ گھر والوں کو میں کہہ کر آیا تھا کہ کسی قیمت پر کسی کو نہیں بتانا کہ میں آ رہا ہوں۔ مجھے تسلی تھی کہ میں ایئر پورٹ سے خاموشی سے نکل جاؤں گا اور کسی کو پتہ نہیں چلے گا، پورا ایک دن خراٹے "ماروں" گا۔ جب نیچے اترا تو کوئی سات بندے پلے کارڈ لے کے نیچے کھڑے تھے اور ان پر لکھا تھا کہ میاں صاحب The superintendent of customs and asistant commissioner of the customs they request Prof. Ahmed Rafique to come on this line. یہ باہر نہیں اندر جہاز سے اترتے ہی منظر تھا۔ میرے سامان کی ان کو کوئی فکر نہیں تھی۔ میں نیچے اترا میاں فاروق آگے کھڑا تھا اس کے ساتھ کوئی چھ سات بندے صف باندھ کے کھڑے تھے۔ سلام دعا ہوئی میں نے کہا میرا سامان؟ وہ پہنچ چکا ہے سر آپ اس کی فکر نہ کریں، آپ صرف ہمارے پاس بیٹھیں۔ مجھے بڑا غصہ آیا، میں نے پوچھا یار! تجھے بتایا کس نے؟ بتانا کس نے تھا، اس نے کہیں گھر

فون کیا اور سب بڑی Respect کرتے تھے ان کی۔ گھر والوں نے سوچا امریکہ سے آ رہا ہوں پتہ نہیں کتنا سامان ساتھ ہوگا اور کتنے مسائل مجھ پہ پڑیں گے، انہوں نے سوچا بہتر ہے کسٹمز والوں کو بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو بتا دیا کہ پروفیسر صاحب فلاں فلائٹ سے آ رہے ہیں۔ میں ساڑھے چار گھنٹے بعد ائیر پورٹ سے باہر نکلا۔ اس قسم کا المیہ میرے ساتھ ہر جگہ ہوتا ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ انسان زندگی کے ساتھ نہیں چلتا۔ I have different opinion that people don't live by life, people live by work. جب تک کسی نے کچھ کرنا ہوتا ہے وہ زندہ رہتا ہے۔ When the job is done he quits لوگ غلط خیال رکھتے ہیں۔ زندگی کوئی شے نہیں جب تک انسان کا کوئی جاب مقرر ہے اس نے ہر صورت زندہ رہنا ہے، چاہے بستر پہ زندہ رہے چاہے کسی جگہ پہ، Once it is over جب آپ کا کام دنیا میں ختم ہو جاتا ہے پھر آپ کو Quieter Card مل جاتا ہے۔

طالبعلم: پروفیسر صاحب یہ فرمائیں جو کچھ کام کسی بندے سے لینا ہوتا ہے تو کیا وہ پہلے سے اس کے رستے متعین کر دیتا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: آپ کا یہ سوال ایک بہت بڑی Meta physical scheme and reality سے Connected ہے۔ جب ہم اسے زمین سے دیکھتے ہیں تو اس میں بڑے سوال نکلتے ہیں مگر جب اسے آسمان سے دیکھتے ہیں تو نہ کوئی جبر وقدر پہ شبہ رہتا ہے نہ زمان ومکاں پہ شبہ رہتا ہے۔ It is very clean مگر میں آپ کو اتنی بات بتا دوں کہ جب ہم اپنے کسی بچے کو بھی باہر بھیجتے ہیں تو Suppose someone is going to England اگر ہمارے بس میں ہو تو ہم رہائش بھی Manage کریں۔ پیسے بھی Manage کریں، کمپنی بھی Manage کریں اور ہم چاہتے ہیں کہ۔ He should stay safe over there پڑھنا ہے۔ اس نے صرف مگر باقی معاملات میں ماں باپ اتنے Sensitive ہوتے ہیں کہ They try to manage every little

thing for the son اب زمین و آسمان کی سب سے اعلیٰ ترین مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے زمین پہ بھیجا تھا۔ ہم اب اس دور میں اپنی طرف سے زمین کے حالات دیکھتے ہیں مگر۔ What about the first man? جس کی کوئی Traning نہیں تھی۔ تعلیم نہیں تھی۔ اس کو زمین پہ کسی چیز کا پتہ ہی نہیں تھا۔ اس کو یہ بھی علم نہیں تھا کہ کون سا پھل اچھا ہے؟ کون سا برا ہے؟ کیسے گھر بنانا ہے؟ کیسے زمین کاشت کرنی ہے؟ There was nothing at all, then he awas guided, instructed اور خداوند کریم نے وہ تمام Sources جو زمین میں رکھے تھے ان کی آگہی اس کو دی۔ یہ پہلے سے Planed نہ ہوتا، اب بھی اگر چیزیں پہلے سے Planned نہ ہوں تو یہ جو اس وقت اتنے سارے کام آپ کر رہے ہیں۔ کانیں بنی ہوئی ہیں۔ کوئی ادھر سے دھات نکلتی ہے، یہ کبھی بھی آپ کے پلے نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے چھ بلین دس بلین بندے بھیجنے تھے یا کسی وقت بھی جیسے اب بھی زمین پہ سات بلین بندے موجود ہیں۔ ان سب کے اس نے پہلے سے بندوبست نہ کیے ہوتے اور ہر چیز کا انتظام اس نے مکمل نہ کیا ہوتا (تو زمین پہ زندگی ممکن ہی نہ ہوتی)۔ انسان کو غلط فہمی یہ ہے کہ وہ ان کاموں کے لیے آیا ہے۔ وہ ان کاموں کے لیے آیا ہی نہیں تھا۔ وہ جن کاموں کے لیے آیا تھا ان کا اس کو کبھی خیال ہی نہیں آیا تھا، ان کا اس کو کبھی خیال ہی نہیں آیا کہ میں کیوں آیا ہوں؟ اب آپ دیکھیے اس کی سب سے بڑی آرگومنٹ میں آپ کو چھوٹی مثال سے دیتا ہوں کہ زمین پہ تیرہ لاکھ جینئس (Genius) ہے (1.3 million) ہمارے علاوہ 1.3 اور مخلوقات، 1.3 میں ایک مخلوق یہ دعویٰ کرتی ہے کہ زندگی میں نے بنائی ہے۔ عقل میرے پاس ہے، میں نے Sources بنائے ہیں آگے تخلیق کروں گا۔ What about the rest? کون سا انسان ہے جو ان کی لائف چیک کر رہا ہے۔ ان کے رستے مقرر کر رہا ہے۔ ان کے رزق مقرر کر رہا ہے؟ ہم اتنے خودغرض واقع ہوتے ہیں کہ ہم لائف پراسس کو کبھی دیکھتے ہیں نہ کبھی جانتے ہیں۔ صحراؤں میں، جنگلوں میں، پہاڑوں میں کروڑہا مخلوقات ایسی ہیں کہ اگر خدا ان کو نہ سنبھالے، ان کو رزق نہ پہنچائے تو زمین دیکھتے ہی دیکھتے بنجر ہو جائے، ختم ہو جائے You get nothing out of it, you see اسی لیے قرآن

حکیم میں اللہ تعالیٰ نے صرف ایک آیت، ایک آیت میں اس کو مکمل واضح کر دیا۔ **"وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ"** (زمین پر ایسا کوئی ذی حیات نہیں جس کا رزق ہم پر نہ ہو) **" وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا "** ہم ہی جانتے ہیں کہ اس نے کہاں کہاں قرار پکڑنا ہے۔ کہاں کہاں جانا ہے کہاں سے آنا ہے اور کس جگہ زمین پہ سونا جائے گا) اور یہ ہے کہاں؟ **" كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ "** **{ھود: 6}** (یہ تمام کا تمام ایک بیان کرنے والی واضح کتاب میں درج ہے) Now you see کہ اگر ہمارا ترجمہ صحیح ہو جائے تو ہم قرآن کو آسان سمجھ لیں۔ آپ جسے لوح محفوظ کہتے ہو میں اسے ماسٹر پلان کہتا ہوں۔ کسی بھی ماسٹر پلان میں تخلیقات کی ابتداء کرنے سے پہلے، زمین بنانی اس کو Liveable کرنا، اس کو لائف بیلٹ بنانا، اس کو مقررہ دھوپ دینا، روشنی دینی، بادل دینا، پانی دینا، یہ سب سے پہلے ایک مکان بنانے کی پوری پلاننگ ہوئی۔ پھر اس میں زندگی پلان ہوئی، پیشے پلان ہوئے، رزق پلان ہوا یہ سارے کا سارا ماسٹر پلان میں درج ہے۔ اب آپ کے پاس ایک ہی مسئلہ رہ جاتا ہے کہ کیوں؟ Why were we created, what was the bigger reason? Obviously آج کا سائنسدان بھی آپ دیکھو تو وہ ایک چیز سے بڑا خوفزدہ ہے۔ Can we give artificial intelligence to a computer? کیا ہم اپنے بنائے ہوئے کسی Robot کو Artificial intelligence دے سکتے ہیں؟ آپ نے جو Instruction اس میں رکھی ہوگی اس میں آپ نفاق تو نہیں ڈال سکتے، بے ایمانی تو نہیں ڈال سکتے، مکر و فریب تو نہیں ڈال سکتے۔ جو کچھ بھی آپ ڈالو گے اس میں اس نے اسی طرح ایکٹ کرنا ہے۔ آدمی ڈرتا ہے اس بات سے کہ میں نے اگر کمپیوٹر کو یا روبو کو بڑا خلاق بنا دیا تو سب سے پہلے اس نے میرا گلا کاٹنا ہے۔ اللہ تنا بڑا تھا کہ اس کو اس قسم کی کوئی فکر نہ تھی۔ So He gave them what they needed and gave them a task اور وہ ٹاسک اس نے بڑا سادہ سا رکھا ہے۔ **"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا" {الدھر : 3}** کہ میں نے تمہیں عقل صرف اس لیے دی ہے چاہو تو

مجھے مانو چاہو تو میرا انکار کر دو۔ And He is the Greatest teacher of all times کہ کسی پہ جبر نہیں، تسلط نہیں، روٹی کے بہانے بھی وہ ایمان طلب کر سکتا تھا۔ وہ بڑی آسانی سے حکم دے سکتا تھا کہ اس کو روٹی ملے گی جو مجھے مانے گا مگر اس معاملے میں جو چوائس اس نے آپ کو دینا تھا وہ ایک سنگل سبجیکٹ یہ تھا کہ تم گئے، تم نے زمین پہ کھایا پیا، بال بچے سارا کچھ کیا، کیا تم مرنے تک اس اعتراف تک پہنچے کہ نہیں پہنچے؟ کیا خدا کو مانا کہ نہیں مانا؟ یہ وہ بیچ میں پوچھتا ہی نہیں ہے یہ وہ اس وقت پوچھے گا جب آپ قبر کے سرھانے پہنچیں گے، قبر میں اس نے دو سوال کرنے ہیں۔ **من ربک** جی آ گئے ہو، کھیل کود موج میلا کر لیا، اب بتاؤ ذرا تمہارا رب کون ہے؟ اگر آپ سے جواب نہ نکلا تو اس نے ایک گنجائش کا سوال اس نے دے دیا۔ اچھا یہ نہیں پتہ تو یہ تو بتا دو۔ **من نبیک** تمہارا رسول کون ہے؟ آپ دیکھتے ہو کہ جب اگر ہمیں اللہ کا رسول یاد آ جائے تو ہمیں کلمہ بھی یاد آ جائے گا۔ ہمیں دوسرا جز بھی یاد آ جائے گا۔ تو یہ رعایتی سوال ہے۔ مگر First ever question comes first **من ربک** تمہارا رب کون ہے؟ اس لیے یہ کہنا کہ انسان یہ کماتا ہے وہ کماتا ہے یہ نہیں کماتا ہے ایک بہت بڑے کیمونسٹ لیڈر نے کہا تھا کہ ہم جتنے مرضی دعوے کر لیں ایک بات پہ ہم مجبور ہیں کہ انسان کا یہ End ہمارے قبضے میں ہے یہ Beginning ہمارے قبضے میں ہے۔ ہم ان دو Ends کو کنٹرول ہی نہیں کر سکتے۔ کہاں اس نے آنا ہے؟ کس گھر میں پیدا ہونا ہے؟ کیا اس نے کرنا ہے؟ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ اگر انسانوں کو اتنا ہی اختیار ہے تو پہلا اختیار یہ دے دیا جاتا کہ بھئی تم ماں باپ خود چن لو کہ کس کے گھر جانا ہے؟ تو میرا خیال ہے کہ چھ ارب تو بل گیٹ کے گھر پیدا ہوتے۔ But this was not with the humans یہ چوائس بھی اللہ کے پاس ہے۔ انجام بھی اللہ کے پاس ہے اس لیے وہ اس قسم کا کوئی چوائس ہمیں نہیں دے سکتا۔ ہمارے اختیار میں وہ Sources نہیں دے سکتا باقی رہا آپ کا سوال تو آپ کا وہی سوال ہے جو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر ہر چیز اللہ نے کرنی ہے تو پھر ہم کیا کرتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ کوئی کام تم سے کرانا چاہتا ہے تو اس کے مطابق تمہیں Motivate کر دیتا ہے۔ اگر آپ نے لاہور جانا ہے؟ تو ایک

ہوتی ہے Driving disk وہ اس کے پاس ہے۔ وہ آپ کو بڑے Motives دے گا اگر آپ نے جاب کے لئے اپلائی کیا ہے۔ جاب تو ایک کو ملنا ہے۔ اور وہ ساتوں کو Move کر رہا ہوگا۔ آپ ادھر کوشش کر رہے ہوگے، ادھر کوشش کر رہے ہوگے۔ سوال یہ ہے کہ آدمی یہ کہتا ہے کہ میں کوشش کیوں کروں؟ مگر آپ کو جانا پڑے گا اس لیے کہ ایک Failure سے جو ایک Feeling آپ کے اندر ناکامی کی پیدا ہوگی یہ خدا کے لئے زیادہ اہم ہے کہ کیا انسان اس قابل ہوگیا ہے کہ مایوسی میں، گھبراہٹ میں، پریشانی میں کیا وہ اپنے خدا کو یاد رکھتا ہے کہ نہیں؟ اب اتفاق دیکھو پچھلے دنوں ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ پروفیسر صاحب میرے پاس اب صرف ایک وقت کے کھانے کے پیسے رہ گئے ہیں And I have a ticket for Dubai دو سال سے بے کار ہوں اور اب سب کچھ ختم ہوگیا ہے تو میں نے کہا اچھا پھر چلے جاؤ دوبئ تو مجھے کہتا ہے کہ دیکھ لیا جے سر مروا نہ دیا جے، ایہہ ہوں میرے کول آخری پیسے نیں۔ (سر دیکھ لیں مروا نہ دیجیے گا کہیں اب میرے پاس آخری پیسے ہیں) میں نے کہا یار اب جو کچھ بھی ہے چلے جاؤ، میرے پاس تو کوئی چانس نہیں ہے تمہیں روکنے کا You better got to Dubai وہ چلا گیا اور کوئی چار چھ مہینوں کے بعد ایک آیا مٹھائی کا ڈبہ لے کر اور کہنے لگا Thank you very much آپ کا مشورہ کام آ گیا۔ میں نے پوچھا! کیا جاب مل گیا ہے؟ بولا! جی بالکل نہیں ملا۔ کہنے لگا سر دوبئ جا کے دو مہینے رلتا رہا۔ پریشان حال، کوئی کام نہیں ملا۔ اس سارے عرصے میں مجھے آپ پر غصہ آتا رہا کہ میرے پاس جو پیسے تھے وہ تو پروفیسر صاحب نے خرچ کروا دیے ہیں اور اب میں کیا کروں گا؟ I was finished کہنے لگا کہ اسی غم و غصہ میں کہ اب میں کیا کروں گا اور میں واپس آ رہا تھا۔ جس سیٹ پہ میں بیٹھا تھا اس کے برابر والی سیٹ پہ ایک انگریز بیٹھا ہوا تھا۔ ہیلو ہائے شروع ہوگئی۔ اس نے پوچھا کدھر جا رہے ہو اور کیا کر رہے ہو؟ کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی ساری داستان درد سنائی کہ اب میں Destitute تھا، بالکل کنگال۔ لیکن I had a ticket, I was advised and I went to Dubai and I found no job and with the

same miserable condition I had to come back. انگریز نے پوچھا تو نے کیا کیا ہے؟ اس نے بتایا میں MBA ہوں، یہ میرا Experience ہے، وغیرہ وغیرہ۔ میری روداد سن کر اس نے مجھے کہا کہ کل صبح فلاں دفتر میں آ جانا تیری تنخواہ ستر ہزار ہو گی You got a job وہ کہنے لگا! سر میں سوچتا رہا کہ جہاں میں جاب ڈھونڈنے گیا تھا وہاں سے جوتیاں کھا کے واپس آ رہا ہوں اور یہ چیز تو کسی کے تصور میں ہی نہیں آ سکتی کہ یوں ناکام و نامراد آپ گھر لوٹ رہے ہوں اور ساتھ میں بیٹھا مسافر اتفاقاً آپ کو اتنی اچھی جاب آفر کر دے۔ اس لیے بعض اوقات ہم لوگ جو خدا پہ یقین کرتے ہیں۔ Don't believe in any chance, no chance ذرہ ذرہ تقدیر سے بندھا ہوتا ہے۔

طالبعلم: سر آپ فرما رہے تھے کہ بندے کو پتہ ہی نہیں ہوتا وہ کس کام کے لیے ہے اور کام اس سے کروا لیا جاتا ہے تو کیا بندے کو پتہ لگ جاتا ہے کہ........

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں بعض اوقات اس کو کام ملتا ہے کہ اسے اچھی سفارش مل گئی ہے اس میں ویسے ہی Diversion آ جاتی ہے۔ اس کے پورے مقصد حیات میں ہی Diversion آ جاتی ہے۔ Now he will develop a sense کہ یار اللہ اور رسول ﷺ کوئی چیز نہیں، صرف سفارشیں ہی کام آتی ہیں۔ دنیا کا پیسہ ہی کام آتا ہے رشوت ہی کام آتی ہے۔ Most of us even today believe so اسی سے اصل مذہب کا حصار ٹوٹتا ہے۔ اس لیے Most of us believe یار باقی باتیں تو مولویوں کی ہیں لیکن The fact is کوئی اچھی سفارش مل جائے تو کام بن سکتا ہے۔ میرے پاس بھی بہت سارے لوگ آتے ہیں کہ میری سفارش کر دیں۔ میں انہیں چانس بھی دیتا ہوں یا سفارش کا تو مجھے اعتبار نہیں ہے لیکن تسبیح آپ لے جاؤ اللہ مہربانی کرے گا۔ تو وہ کہتے ہیں تسبیح کر لیں گے پہلے سفارش کر دیں۔ اور آج تک میری کی ہوئی سفارش کم ہی مانی گئی ہے۔

طالبعلم: سر اہل مغرب تو سرمایے میں کھیل رہے ہیں اور ہمیں اقبال کے لفظوں میں اللہ میاں نے وعدۂ حور پہ ٹرخا رکھا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: دیکھوان کا مسئلہ اور ہے اور ہمارا پرابلم اور ہے۔ مثال کے طور پر جب دنیا بہت ترقی کر گئی جس طرح پہلے زمانے میں برٹش تھے انہوں نے بہت ترقی کی امریکنز نے بہت ترقی کی، ہم مسلمانوں کے کچھ گروہ یہ کہتے تھے کہ ان مسلم کو اللہ اتنی فراخی اتنی عزت اتنی Respect اتنی طاقت دے رہا ہے اگر ہماری طرف دیکھو تو ہم عذاب میں پڑے ہوئے ہیں بھوکے مر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کوئی آج کی ہی Situation نہیں تھی۔ بلکہ بہت پہلے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بھی اصحاب رسول ﷺ نے یہ گلہ کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم مسلمان بھوکے، ننگے اور بربادی کے حامل ہیں Destitute اور اہل کفر کو اللہ نے اتنا مقام بخشا اور اتنا مال دیا اور اتنی عزت بخشی۔ پروردگار نے پھر قرآن حکیم میں فرمایا کہ: اگر ایک مصلحت مانع نہ ہوتی تو میں ان کے مکانوں کی سیڑھیوں تک کو چاندی کی بلکہ سونے کی کر دیتا۔ وہ مصلحت کیا مانع تھی؟ جواب بھی مانع ہے۔ جب ان کو دیکھتے ہیں اتنا Rich اتنا Prosperous اتنا Well being تو Then we feel like کہ ہمارا مذہب غلط ہے، کمزور ہے اور وہ انعام پا رہے ہیں۔ Let's say امریکہ دو ڈھائی سو سال سے پراگرس کر رہا تھا اور ہر کوئی سوچتا تھا کہ امریکہ جنت ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر خدا پوری Situation دیکھ رہا ہوتا ہے جبکہ ہم Partial دیکھتے ہیں۔ What about now? آج آپ امریکہ کو دیکھیں۔ ایک شخص! پیپلز پارٹی کے ایک لیڈر تھے جو فوت ہو گئے ہیں ذوالفقار علی بھٹو صاحب ان کی تعریف و توصیف میں اتنا ابلاغ کر رہا تھا کہ میں نے سوچا اگر اتنی کوشش خدا کے بارے میں کرے تو دو جملوں سے زیادہ نہیں جا سکتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ تو واقعی شاندار لیڈر تھا۔ بہت بڑا لیڈر تھا اور آپ اس کے بہت اچھے Follower ہو یہ بتاؤ! کیا آپ اس کا انجام بھی Follow کرو گے؟ زندگی تو بہت اچھی طرح فالو کرنے کے لیے تیار ہو کیا اس کا انجام بھی فالو کرنے کے لیے تیار ہو اس عظیم لیڈر کا؟ We see life only in partial مگر اگر آپ صبر کر جائیں اور پوری زندگی دیکھیں تو کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کی طرف آپ رشک کی نگاہ سے دیکھو۔ Things Keep on changing اور ہمارے لیے مغربی طرز زندگی وقتی لحاظ سے خوش آئند ہو سکتا ہے لیکن اگر ہم

تاریخی طور پر دیکھیں تو اسلام اپنی پیدائش سے لے کر 1707ء تک غالب رہا Top
most یعنی ساری دنیا پر مسلمان غالب رہے ہیں۔ اس دوران وہاں لڑائی جھگڑے رہے پھر آپ
دیکھو یورپین اوپر اٹھنا شروع ہو گئے۔ امریکہ اب آیا ہے۔ حتیٰ کہ ہوتے ہوتے اٹھارویں
، انیسویں اور بیسویں صدی آ گئی ہے بلکہ اب شاید اکیسویں شروع ہو گئی ہے۔ ان دو تین سو سالوں
میں As a rule if you see مسلمان مرے نہیں برباد نہیں ہوئے بلکہ ایک انگریز نے
بڑی حسرت سے کہا تھا۔ Where there is oil there is Muslim, where
there is Muslims there is oil اب بھی وسائل ان کے پاس ہیں مگر اگر ہم بطور
قاعدہ و قانون دیکھیں تو ہم خدا اور رسول ﷺ سے پیچھے ہٹتے ہٹتے اتنی دور چلے گئے ہیں کہ It is
so difficult to us to manage کہ ہم کوئی سادہ سا کردار بھی پیش کر سکیں۔
Obviously اُن لوگوں کی ترقی ہمارا ایمان اور خراب کر گئی۔ Many of the poeple
amongst us, tell us کہ یار ہم مسلمان ہو کے اتنے گئے گزرے ہیں اور وہ کافر ہو کر
اتنے معزز ہو گئے ہیں۔ حتیٰ کہ اقبال نے بھی شکوہ اسی بات پہ کیا تھا۔ باقی سب کچھ تو صرف غیر کو
مل رہا ہے اور مسلمان کے لیے ایک وعدۂ حور ہی بس۔ But we have to see
period of time (ماہ و سال) اقوام کے لئے زیادہ ہوتے ہیں اور فرد کے لئے کم ہوتے
ہیں۔ فرد کا شاید سو سال تک محدود ہو لیکن قوم کا کیریئر دو تین سو سال تک بھی جا سکتا ہے۔ And
now again with the fluke کہ یہ خدا کی مروت کا ثبوت ہو گا کہ جب ایسٹ آپ کا
آسمان پہ پہنچ جائے گا۔ آپ کا پاکستان آسمان پہ پہنچ جائے گا۔ چائنا پہنچ جائے گا، عرب
States پہنچ جائیں گی۔ ایک خوفناک ترین جنگ کے آثار بھی نظر آ رہے ہیں کیا اس کے بعد ہم
یہ کہہ سکیں گے کہ اللہ نے کوئی بے انصافی کی، مسلمان کو اسلام کا فائدہ کوئی نہیں ہوا؟ میرا اپنا ایک
خیال ہے کہ ایک تواتر کے ساتھ تاریخ اپنے Patterns بدلتی ہے۔ But even now in
the history, literate history ہمیں بتاتی ہے کہ مسلمان دنیا میں سب سے زیادہ
غالب رہے ہیں۔ میں ہنستا تھا حتیٰ کہ انگلینڈ ہمارا سسرال ہے۔ اگر لیڈی جین کی شادی سلطان

اصلاح الدین کے بھائی الملک العادل کے ساتھ ہو جاتی تو انگلینڈ ہمارا ہوتا۔اس بنا پر پندرہ سال قتل و غارت ہوتی رہی اور رچرڈ شیر دل کی از حد کوشش رہی کہ اس کی بہن کی شادی سلطان اصلاح الدین کے بھائی الملک العادل کے ساتھ ہو جائے اور وہ معاہدہ بھی لکھ دیا گیا تھا کہ ان کی شادی کرادی جائے اور یروشلم ان کو جہیز میں دے دیا جائے۔اگر آپ دیکھو اس وقت Nobody can imagine آرمیڈا کی فتح کے دوران انگلینڈ نے مسلسل درخواست کی Ottoman Empire کے بادشاہ کو کہ ہم جنگ لڑنے جا رہے ہیں اور از راہ کرم ہمارے ملک کی حفاظت کرنا۔چیلنج تو آ کے رہتی ہے۔Doesn't matter when

طالبعلم: دنیاوی لحاظ سے ہٹ کے علاوہ میرے پوچھنے کا مطلب یہ تھا فرض کریں کہ آخرت کے حوالے سے مسلمانوں کو تو Message مل گیا تھا لیکن جن لوگوں کو یہ Message نہیں ملا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ایسا کوئی بھی نہیں جس کو Message نہیں ملا۔ میں آپ کو ایک بڑی Funny سے بات بتاؤں کہ سال دو سال پہلے اسکیموز کو امریکہ نے آباد کرنے کی کوشش کی۔اسکیموز کی سولائزیشن کوئی پانچ سے سات ہزار سال پرانی ہے۔ان سے پوچھا گیا کہ Do you believe in something? انہوں نے کہا کہ ہاں! جب ہم مچھلی کے شکار کے لیے نکلتے ہیں تو چونکہ ہمیں پتہ ہے کہ آسمانوں پہ ایک طاقت ہے جو ہماری مدد کرتی ہے اسی لئے ہم اس سے دعا مانگتے ہیں۔جس دن ہم دعا مانگتے ہیں اس دن مچھلی ہمیں زیادہ ملتی ہے اور جس دن ہم دعا نہیں مانگتے اس دن مچھلی ہمیں کم ملتی ہے۔یعنی یہ Original most simplest faith سب میں ہے۔اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ آج تک میں نے کسی قوم کو تباہ نہیں کیا جب تک اس کی طرف پیغمبر نہیں بھیج لیے اور نہ صرف پیغمبر **"وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ" {ابراھیم:4}** (اس قوم کی زبان میں) لہذا یہ بالکل بھی نہیں کہا جا سکتا البتہ شروع میں تمام لوگ مواحد تھے۔ And today I'm giving you the latest comments انسان کی معاشرت کے بارے میں۔دو بہت بڑے

Anthropologist میں ایک کو بابا ئے عمرانیات کہتے ہیں۔ پروفیسر سمتھ (Prof. Smith) اور دوسرا ٹائر (Tire) ہے اور دونوں نے اپنی ریسرچ کے بڑے عجیب وغریب نتائج نکالے ہیں۔ یہ متفقہ نتائج ہیں اور ان پر کوئی Anthropologist اعتراض نہیں کرتا۔

نمبر 1: Homo sapien is homo religious کہ جب سے انسان نے عقل پائی ہے وہ مذہبی ہے، پہلا آدمی جس کو عقل ملی وہ مذہبی تھا اور پہلے تمام معاشرے مذہبی تھے۔ سوال یہ ہے کہ صرف مذہبی تھے؟ کہا نہیں صرف مذہبی نہیں!

نمبر 2: Homo sapien was homo religious and monotheist ٹائر کہتا ہے کہ Homo religious بھی تھے اور Monotheist بھی تھے۔ پہلے انسان تمام تر خدا پرست بھی تھے اور خدائے واحد کی پرستش کرتے تھے۔ No mythology was there آخر جہاں جہاں بھی انسان تھا وہاں خدائے واحد کا تصور ہر وقت موجود تھا۔ میں نے اگر خدائے واحد کی پرستش میں کچھ وقت گزارا ہے تو کیا میں یہ کہہ سکتا کہ میرے بچوں کو یہ پتہ نہ ہوگا کہ ان کا باپ کس طرح سوچتا تھا؟ یا ہمارا دادا کس طرح سوچتا تھا لہذا شروع سے لے کر آخر تک تمام انسان، یہ آپ کے پڑوس میں (انڈیا) ایک ارب کافر رہتے ہیں۔ ہزار سال مسلمانوں کے ساتھ رہنے سے ان کو پتہ نہ ہوگا کہ خدا واحد ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا یہ ہوا ہی نہیں کبھی، اس زمین پہ ایک بندہ بھی ایسا موجود نہیں جس کو یہ نہیں پتہ کہ خدا کتنے ہیں اور مسالک کتنے ہیں۔ And they are strict to the versions of their parents, their families, their tribes مگر انہوں نے کبھی اس چیز پر غور نہیں کیا خدائے واحد پہ۔ لہذا یہ Rule out ہو جاتا ہے اور اس سے کوئی بندہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے خدا کے بارے میں نہیں معلوم یہ تاریخی طور پر غلط بات ہے۔

طالبعلم: اگر کوئی شخص یا قوم پہلے پیغمبروں کی تعلیمات کے مطابق صحیح زندگی بسر کرے تو ان کی مذہبی حیثیت کیا ہوگی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: جو اللہ کے پیغمبر ہوں گے انہوں نے وہی بات کی ہوگی

جو ہمارے پیغمبر کر گئے ہیں ۔آپ دیکھیں حضرت عیسیٰ کی ایک درخواست ہے اللہ کے حضور کہ اے پروردگار جب تک میں زندہ تھا میں ان پہ گواہ تھا اور صاحب تھا میں نے ان کو حق بات بتائی اور جب میں زندگی سے گزر گیا، ان سے چلا گیا اب ان کی شہادت تیرے حوالے ہے میرے حوالے نہیں ہے۔یعنی ہر جگہ راما چندرا کو پیغمبر مانیں، کرشن کو مانیں تو ساری جگہ آپ ایک ہی چیز دیکھو گے کہ انہوں نے وہی Message دیا جو اللہ نے دیا ہے،خدائے واحد کی پرستش کا۔اس کا ایک چھوٹا سا ثبوت ہمیں ویدانتا میں ملتا ہے۔ویدانتا کا پیغمبر منو ہے، جس کی کتاب قانون ہے سمرتی۔منو کا بیٹا اس سے پوچھتا ہے کہ بابا برہما، شیوا اور وشنو یہ تین خدا ہیں تو اس نے کہا! نہیں بیٹے، خدا واحد مطلق ہے۔برہما کی یہ دو صفات ہیں۔آپ غور کریں بھگتی تحریک انڈیا میں شروع ہوئی تھی اور اس خوف سے شروع ہوئی تھی کہ انڈیا میں بے تحاشا لوگ مسلمان ہونے شروع ہو گئے تھے۔خاص کر شودرا، چھوٹی قوموں کے لوگ، چنڈال یہ سارے،انہوں نے کیا کیا کہ سب سے بڑا جو پہلو ہے مسلمانوں کے پاس وہ خدائے واحد ہے۔ So they brought their books back, they brought their scholars back. اور انہوں نے یہ پراپیگنڈہ کیا کہ دراصل ہم بھی خدائے واحد تسلیم کرتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ بھگتی کی وجہ سے اسلام کی Rapid growth انڈیا میں رک گئی تھی۔تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان کو پتہ تھا کہ ان کو بھی خدائے واحد کی پرستش کا حکم تھا تو Why deliberately they chose to create, build and worship idols? یہ انسانوں کے کسب ہیں ان میں اللہ میاں نے کچھ نہیں کیا۔

طالبعلم:فرض کریں سر ہم لوگ یہاں (انگلینڈ میں) رہ رہے ہیں اس ملک کے قانون سے کسی بھی قسم کے قانون سے ہم مذہبی تفاوت کی بنیاد پر ٹیکس سے بچ سکتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: You can not دیکھو آپ ایک ایسے قانون کو بھی مانتے ہو جو اس نظام سے بالا ہے۔آپ کے پاس اللہ کا قانون بھی موجود ہے۔اس ملک کے پاس تو Dishonesty کی کوئی گنجائش موجود ہو سکتی ہے مگر اللہ کے پاس کوئی نہیں۔اس لیے

Being a Muslim above everything you exercise a different law. (بطور مسلمان ہر چیز سے بالا آپ ایک قطعی مختلف قانون کی پاسداری کرتے ہو) میں آپ کو بتاؤں میرا بھائی امریکہ میں تھا اور جب کبھی بھی امریکہ کی بات ہوتی تو وہ تعریفوں کے پل باندھ دیتا تھا۔ وہ کہتا آپ مسلمان بیوقوف احمق ہو۔ آپ لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہے کہ امریکن کتنی اچھی قوم ہے کتنی بڑی قوم ہے۔ میں نے کہا! چلو اچھا کسی وقت دیکھ لیں گے یہ ہیں کہ نہیں۔ اس نے کہا نہیں نہیں جب تک آپ یہاں آتے نہیں آپ کو پتہ نہیں لگ سکتا کہ یہ کتنی عظیم قومیں ہیں یہ مغربی قومیں۔ ایک دن نیویارک کی بجلی چلی گئی آٹھ گھنٹے ان اوقات کی رپورٹ یہ آئی کہ Billions لوٹ لئے گئے اور شاید 200-250 زنا بالجبر کے Cases ہوئے اور اس عرصہ میں اتنا ہنگامہ ہوا کہ نیویارک کی ساری پولیس سکتے میں آ گئی۔ ہر جگہ لوٹ مار شروع ہو گئی تھی۔ اس سارے واقعہ میں ایک لطیفہ یہ تھا کہ ایک معزز اور شریف خاتون ایک آرٹ کی تصویر اٹھا کے بھاگ رہی تھی اس کو پولیس نے پکڑ لیا اور پوچھا! یہ کیا؟ آپ اتنے شریف خاندان کی ہو اور اتنے اونچے منصب پہ بیٹھی ہو اور آپ یہ اٹھا کے کیوں بھاگ رہی ہو؟ اس نے کہا! موقعہ ہی آج ملا تھا۔ اس نے کہا! پہلے کب بجلی گئی تھی موقعہ ہی آج ملا تھا۔ میں نے پھر اپنے بھائی کو ایک بات کہی! تم پر جو یہ اتنا غبار چڑھا ہوا تھا شرافت مغرب کا ایک ہی رات میں چلا گیا۔ میں نے کہا! ہمارے ہاں تو روز بجلی چلی جاتی ہے اور دو دو، تین تین دن جاتی ہے پھر بھی یہ کچھ نہیں ہوتا جو وہاں ایک رات میں ہو گیا ہے۔ اور فرض کرو اگر کوئی مسلمان ہوتا اس Crisis میں، یہ تو آپ کہہ سکتے ہو کہ اگر اچھا مسلمان نہ ہوتا تو وہ بھی وہی کچھ کرتا جو کہ انہوں نے کیا۔ But if there would have been a real Muslim اس پہ بجلی جانے یا آنے کا کوئی فرق نہ پڑتا۔ چنانچہ اس ملک میں بھی Normally ہم کہتے ہیں کہ مسائل کچھ اس طرح کے ہیں کہ اس کی اجازت نہیں ہو سکتی مگر انسانی چالاکی یا بہتر علم جیسے ٹیکس بچانے کی بات ہے ہو سکتا ہے کہ کسی کی مہارت اس کو ایسا جواز مہیا کر دے کہ وہ دو چار سو یا ہزار پاؤنڈ ٹیکس بچا لے ہم یہ سوال نہیں کرتے لیکن اگر جان بوجھ کر کوئی شخص جس کو پتہ ہے کہ یہ کار بے ایمانی ہے اور اس نے کی ہے تو He

وہ ایک اچھا مسلمان نہیں ہے would not be counted a good Muslim

He can stay as a good British citizen but not a good Muslim

س: سزا اسلام میں جو سزاؤں کا تصور ہے وہ کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: میرا اس پر انشاء اللہ تعالیٰ العزیز باقاعدہ ایک تھیسز آ جائے گا بہر حال سزا کا تعلق نفسیات مجرم کے ساتھ ہے اور اس پر میرا بھرپور تھیسز ہے The psychology of Islamic punishment آ جائے گا۔ میں آپ کو اس پر تھوڑی سے موٹی موٹی بات بتاتا ہوں کہ امریکہ اور یورپ میں Criminal is being considered to be as human اور ان کے علاج کیلئے انہوں نے بڑے بندوبست کئے۔ سائیکالوجسٹ بھیجے، Preachers بھیجے قید خانوں میں یہ سارا کچھ ہوا میرا کہنا یہ ہے کہ I am also a petty thinker of philosophy and mine claim is that law is never cosmetic قانون لفظوں سے نہیں بنتا۔ خوبصورتی سے نہیں بنتا صرف اپنے پُر اثر نتائج سے بنتا ہے۔ اگر تو امریکہ اور یورپ کے سارے قانون دان مل کے، انتہائی خوبصورت قوانین مرتب کریں جیسے انسان کا Regard کرو، جیل میں عزت کرو یہ سارے قوانین اپنی جگہ پہ لیکن آپ دیکھو اگر Law is supposed to create a lesser friction in the society اور اس قسم کے اقدامات کو روکنے کے لیے ہم Compare کرتے ہیں کہ کس جگہ کا قانون کتنا پر اثر ہے۔ چنانچہ بے پناہ سہولیات کے باوجود مجرموں کے ساتھ انتہائی حسن اخلاق برتنے کے باوجود ہر قسم کی رعایت دینے کے باوجود انتہائی Highest crime امریکہ میں ہے۔ ایک انتہائی معمولی اور فضول سے قبائلی اسلامی قانون کی شکل میں جسے ہم مکمل Islamic Law نہیں کہتے تو سب سے کم کرائم ریٹ سعودی عرب میں ہے۔ حالانکہ ہم ان کو Appreciate نہیں کرتے۔ As good muslim, we know their fault مگر انہوں نے miner most شکل میں اسلامک لاء اپنے ملک

میں ماخذ کیا ہوا ہے۔ آج بھی اگر آپ Compare کر کے دیکھ لیں تو رزلٹ یہ آ رہے ہیں کہ سب سے زیادہ کرائم ریٹ امریکہ کا اور سب سے کم ریٹ سعودیہ کا ہے ۔ جس میں ایک Lesser correct concept of Islamic punishment is there اور اب فرض کریں آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسلام کا لاء Determines پر نہیں Compensation پہ ہے۔ آپ دیکھ رہے ہو کہ ہاتھ کاٹنا بری سزا ہے، بڑی بری، بڑی ظالمانہ سزا ہے، اس قانون کے ذریعے آپ کس کو Compensate کر رہے ہو؟ آپ جا کے اس سے پوچھیں جس کی بچی کا جہیز چور لوٹ کے لے گئے تھے۔ Go and ask them what punishment do you require to be given to this criminal? جس نے آپ کو اتنے بڑی Psychological and physical loss کے ساتھ آشنا کیا ہے وہ کبھی بھی موت سے کم نہیں مانیں گے۔ لیکن اسلام اس کو دوسرے طریقے سے ڈیل کرتا ہے کہ اس بندے نے ایک فیملی کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور We can not allow him to do so to the other family

طالبعلم: جس کا ہاتھ کٹ گیا ہے اس کی فیملی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: کون سی فیملی؟ اس کی فیملی کا یہ حق نہ تھا کہ اسے پہلے روکتی کہ یہ کام نہ کرو۔ اس کی فیملی اس کے ساتھ کریمنل پارٹنر ہے۔

طالبعلم: سرسٹیٹ کو پہلے Enlist کرنا چاہیے ایسی Environment جس میں ....

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ہاں It is only in Islam کیا آپ نے یہ نہیں سنا جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دجلہ کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا مر گیا تو اس کا ذمہ دار عمرؓ بن خطاب ہوگا۔ جب ہم اسلام کی بات کرتے ہیں تو جمہوریت دوسرے تیسرے چھ نکاتی نظر اکٹھے نہیں ہو سکتے، کوئی سسٹم آف تھاٹ اپنے اندر مداخلت برداشت نہیں کرتا ۔ کمیونزم ایک لمحے کے لیے بھی قبول نہیں کرتا کہ کوئی بوژوازی Concept اس کے اندر آ جائے۔ جمہوریت برداشت کرتی

ہے؟ چھ ملک برباد کر دیے ہیں جمہوریت نے، کوئی بھی نہیں کرتا اسی طرح اللہ کا قانون بھی اپنے اندر مداخلت برداشت نہیں کرتا۔ اسی لیے خدا نے کہا ہے کہ **"یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً"** اگر اسلام میں داخل ہونا ہے تو پورے پورے ہو جاؤ۔ **"وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ اِنَّهُ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ" {البقرہ: 208}** شیطان کے اس میں احکامات مت داخل کرو۔ آپ جس دن پورا اسلام لاؤ گے اس دن کے سسٹم ٹھیک ہوں گے۔ ہمارے پاس نماز ہے یہ ہم ذاتی طور پر کرتے ہیں۔ روزے ہم ذاتی طور پر رکھتے ہیں مگر علاوہ ازیں پوری اسلامی مملکت میں کوئی جنرل اسلامک آرڈر نہیں ہے۔ اس کو نافذ کرنے کی کون کوشش کر رہا ہے۔ یہ بھی دیکھیں سب سے ان پڑھ جو ہماری سوسائٹی کا ممبر ہے۔ وہ اس کو نافذ کر رہے ہیں۔ ہم ان کو کس طرح بھروسہ کر سکتے ہیں۔ ملائیت اس کو نافذ نہیں کر سکتی اس کو نافذ کریں گے آپ سب۔ اگر آپ باقی چیزوں میں اتنی سوچ رکھتے ہو MSc کرتے ہو، PHD کرتے ہو، Everything you do اگر واقعی آپ مسلمان ہو تو ?Don't you have the right کہ اپنے مذہبی مسلک کو اپنی Commitment کو اچھی طرح سمجھو اور پھر ایک اجتماعی کوشش کریں ایک معتدل نظام کی۔ اسلام کے علاوہ کوئی نظام معتدل نہیں ہے اور آپ انشاءاللہ تعالیٰ العزیز اپنی مراد پا جائیں گے۔

طالبعلم: کسی اور سوال سے پہلے میں اسی Context میں ایک چیز کی تھوڑی سی مزید وضاحت چاہتا ہوں، اسلام میں جمہوریت کو Propagate کرنے کے حوالے سے!

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اسلام میں جمہوریت ایڈوانس ہے اور یہ والی جمہوریت نہیں ہے۔ اسلام کے نظام حکومت میں عوام کبھی اپنا Right of question نہیں چھوڑتے جبکہ اس نظام میں آپ اپنا Right of question کسی اور کے حوالے کر دیتے ہو اپنے ممبرز کے، Elite کے حوالے کر دیتے ہو But in the systme of Islam اس قدر توازن اور برابری ہے کہ اگر امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب ایک غلطی کریں گے تو ایک عام عورت بھی اٹھ کر گریبان پکڑ سکتی ہے چنانچہ احتساب جو ہے کسی بھی سسٹم کا، جمہوریت کا اور اسلام کا ایک بہت

بڑا اختلاف ہے کہ جمہوریت Elite کی یا LIterate کی حکومت نہیں ہے یہ Down trodden کی ہے، Street man کی حکومت ہے۔ Street man کتنا Educatedہو سکتا ہے؟ آپ کے انگلینڈ میں تین دفعہ ہاؤس آف کامن نے Homosexuality کو Allow کر کے اوپر بھیجا تھا اور تین دفعہ Elite نے Reject کیا، تین دفعہ House of lords نے Reject کیا۔ Under traditions they cannot refuse a billجو تین دفعہ سے زیادہ آتا ہے۔اب جو نیچے والا جمہور تھا اس نے پھر وہی قانون بھیج دیا چنانچہ یہ کوئی پڑھا لکھا طبقہ نہیں تھا جس نے اس لاء کو آگے بھیجا تھا وہ سٹریٹ میں تھا اور آپ اس سے کتنی مورالٹی کی توقع رکھ سکتے ہو؟

طالبعلم: کیا ہم ایران کی مثال دے سکتے ہیں جو ہاں ووٹنگ کا سسٹم ہے اسلام میں یہ کس قسم کا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اسلام میں چار طریقے انتخاب کے رائج ہیں اور چاروں طریقے دنیا میں بہت سارے لوگوں نے استعمال کئے ہیں۔ مثلاً جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب ہوا وہ ایک Unquestionableانتخاب تھا۔ اس میں آرگومنٹ یہ سامنے آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اگر کوئی شخصClosest to the Prophet PBUH تھا اور جس کی IDs (آئی ڈیز) بالکل اسی طرح تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کی تھیں۔ محبت اور عقیدت کا وہی عالم تھا، عادات کا وہی شرف حاصل تھا ان کو بلکہ قرآن کہہ رہا ہے کہ **"ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ" {التوبہ:40}** اور اس وقت ساری مخلوق کو پتہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ جیسے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا انتقال مبارک ہوا اور لوگوں کو صدمہ ہوا۔ They wanted somebody to be very, very close to the Prophet P B U Hچنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت ہوئی تو کسی کو شبہ نہ تھا بلکہ واریئر ٹرائبز (Warrior tribes)قریش اور انصار کے جنگجو قبیلے جنہوں نے تلواریں تک کھینچ لیں تھیں لیکن جب وہ چوائس سامنے آئی تو Everybody was agreed, there

By the حضرت ابوبکر صدیقؓ اس وقت جنگ لڑ رہے تھے۔ was no confusion

ارتداد کی جنگ شروع ہو چکی تھی اور ان end of his empire he was busy

Hazret Abu Bakir RA knew لوگوں نے مدینے کو خطرے میں ڈال رکھا تھا

that Hazret Umar RA had very good knowledge of the

اور ان کو پتہ تھا کہ اس وقت عالم اسلام کو کوئی چیز سوٹ نہیں کرتی سوائے human being

حضرت عمر بن خطابؓ کے چنانچہ انہوں نے اپنا استثنائی حق استعمال کیا (اور صرف انہوں نے نہیں

استعمال کیا) فرسٹ ورلڈ میں پرائم منسٹر آف انگلینڈ لارڈ چیمبرلین بہت کمزور تھا۔ ابھی جنگ ختم

نہیں ہوئی تھی کہ وہ چیمبر کو اتار کے چرچل کو لے آئے۔ کیونکہ انہیں علم تھا کہ چرچل جنگ سنبھال

سکتا ہے۔ اور جس دن جنگ ختم ہوئی انہوں نے چرچل کو اتار دیا۔ بحران میں تو میں کوشش کرتی ہیں

کہ اپنا بہترین ٹیلنٹ آگے لائیں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے علم میں تھا کہ اس بحران میں

He was اگر کوئی صورتحال کو سنبھال سکتا ہے تو وہ حضرت عمرؓ بن خطاب ہے چنانچہ

اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ نے اور nominated Caliph you see

It was one of the most حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتخاب نے یہ ثابت کر دیا کہ

حضرت عمرؓ کے زمانے میں یہ صورت حال نہیں تھی wonderful choice he made

Now the things must be chosen حکومت Establish ہو چکی تھی۔

مشاورت سے چنا تھا امیدوار دیکھے گئے کتنے ہیں؟ دو not by a single individual

He did not امیدوار سامنے آئے جناب حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنیؓ لیکن

اس کمیٹی make a decision on his own, he made a committee

They should acquire the opinion of the کو یہ فرض سونپا گیا کہ

اور اس وقت موجودہ نظام تو تھا نہیں مگر یہ Indirect democratic انتخاب تھا people

کہ لوگ جس کی زیادہ حمایت کریں گے اس کو آپ خلیفہ بنا دیں اور لوگوں نے حضرت عثمان غنیؓ کو

Irrespective of what happened in the چنا آپ جانتے ہو کیوں؟

history of Islam people chose Usman RA for one
reason. حضرت عمرؓ سخت تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی سخت تھے۔ People just
wanted to relax a bit انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو چن لیا تو
وہ جو سخت گیری کی پالیسی ہے حضرت عمرؓ کی وہ جاری رہے گی۔ They chose a mild
man انہوں نے یہ سوچ کر کہ حضرت عثمان غنیؓ نرم ہیں لہذا کچھ عرصہ کے لیے ہم ایک نرم خلیفہ
رکھ لیں۔ یہ آپ سمجھ لیں کہ بنیادی Indirect جمہوریت کا انتخاب تھا۔ جب حضرت عثمان غنیؓ کی
شہادت ہوئی تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے وقت جنرل الیکشن ہوئے۔ تمام مسلم ورلڈ سے لوگ
آئے ہوئے تھے اور بڑی فتنہ وفسا کی جگہ تھی۔ All the people egypt, from
Iraq, everybody was there انہوں نے سوچا اگر اس طرح چلتا رہا تو سارا اسلام
غرق نہ ہو جائے چنانچہ انہوں نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو چنا۔ یہ چاروں طریقے اب بھی
موجود ہیں جو مرضی اختیار کرلو۔ یہ بھی نامی نیشن ہوئی ہے (موجودہ حکومت کی طرف اشارہ) لیکن
بدقسمتی سے یہ آپ کے ہاتھوں نہیں ہوئی بلکہ امریکہ کے ہاتھوں ہوئی ہے۔

طالبعلم: جیسے آپ نے کہا کہ بحران میں قوم میں اپنا بہترین لیڈر چنتی ہے۔ اور پاکستان میں اس وقت ہماری زندگی کا بدترین بحرانی دور ہے۔ آپ کے خیال میں قوم کو کون سا لیڈر آگے لانا چاہیے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: میں تھوڑا سا آپ سے اختلاف کروں گا کہ پاکستان پر اتنا سخت وقت نہیں ہے اور میں بھی اسی ملک میں رہتا ہوں اور مجھے اتنا پتہ ہے کہ پاکستان پر کوئی ایسا سخت وقت نہیں ہے بلکہ پاکستان اس ملک سے بھی زیادہ محفوظ ہے جو اسے غیر محفوظ کہتا ہے۔ اگر آپ امریکہ کا حال دیکھو تو وہ پاکستان سے زیادہ زبوں پذیر ہے۔ پاکستان سرحدی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے بھی زیادہ محفوظ ہے۔ پیشہ ورانہ عسکری مہارت اتنی زیادہ ہے کہ دنیا Recommend کرتی ہے کہ اس وقت دنیا کی Strongest افواج میں پاکستان سرفہرست ہے۔ اس لیے میں نے تو پاکستان میں ایسا کوئی بحران نہیں دیکھا کہ میں کہہ سکوں

کہ پاکستان کمزور ہے یا گھبرایا ہوا ہے۔

طالبعلم: اکنامکلی (معاشی طور پر) سر؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اب آگے اگر کسی قوم نے عروج پانا ہے چند سالوں میں تو وہ پاکستان ہو سکتا ہے بلکہ آپ نے شاید پرسوں کا بیان نہیں پڑھا جو کہ بہت سارے معیشت دانوں نے مل کے دیا ہے کہ Within ten years Pakistan will be among the top ninteen countries اور اس کی ایک خاص وجہ ہے۔

طالبعلم: کوئی لیڈر آپ کی نظر میں ہے تو؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: لیڈر شپ تو اچھی بری سب جگہ ہے لیکن اصل میں قائداعظم محمد علی جناح کے بعد نہ تو ہمیں کوئی Statesman ملا ہے اور نہ مدبّر سیاست دان ملا ہے۔ لیکن ہمیں مدبّر چاہیے بھی نہیں۔ اس وقت سارا مسئلہ ایمانداری کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ صرف میں ہی نہیں بلکہ پاکستان کے ستر سے اسّی فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ ابھی Competition run کر رہے ہیں ان میں سے صرف ایک بندہ ایماندار ہے۔

س: وہ کون ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: وہ آپ کو بھی پتہ ہوگا۔

س: ہم آپ سے سننا چاہتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: جب خان صاحب نے ابھی شروع نہیں کیا تھا تو سب سے پہلے وہ میرے ساتھ گئے تھے اور میں نے جہلم تقریر کی تھی اور اس وقت شاید خان صاحب کے منہ سے دو چار لفظ بھی نہیں نکلتے تھے اور میں نے انہیں فورس کیا کہ یار حاضرین میں آپ کو دیتا ہو اور میری تقریر کے بعد آپ تقریر کرو۔ چنانچہ وہ جہلم میں بولے پھر میں ان کو میرپور لے کر گیا وہاں تقریر کروائی۔ میرے جلسوں میں وہ Secondary speaker ہوتے تھے۔ جب میں تقریر کر کے ہٹتا تھا تو وقفے میں ان کو کہتا تھا کہ چلو اب آپ تقریر کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم تھوڑا سا Logical ہو جائیں اور لیڈرز سے ہم کوئی زیادہ تقویٰ کی درخواست کرتے بھی نہیں کہ ہمارا

لیڈر بڑا متقی ہو، بڑا نمازی ہو۔ پاکستان کی اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہمارے بے بہا وسائل ہیں جو ابھی Exploit بھی نہیں ہوئے۔ اگر صرف ایک Source پر تکیہ کریں تو پانچ سو برس تک ہمارا ایک Source ہی کافی ہے اور وہ ہے کوئلہ۔ ریکوڈیک کے ون ٹریلین ڈالر کے سونے کو چھوڑ دیں۔ سوات کی سونے کی کان چھوڑ دیں۔ آپ ہاتی کے گیس کے ذخائر کو بھی چھوڑ دیں صرف ایک Source ہمیں پانچ سو برس تک کافی ہے۔ People will just be shoked to know کہ پاکستان کو خداوند کریم نے کتنا سرمایہ دے رکھا ہے۔ میں تو پہلے ہی یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرمائے کی حفاظت کی ہے اور ان بے ایمانوں کے ہاتھ نہیں لگا۔ او رہم سب ایک ایماندار آدمی چاہتے ہیں۔ I am not defying khan Sahib's any other quality but I know he is an honest man.

طالبعلم: ہم بھی Strong Believer ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگلی گورنمنٹ اسی کی ہوگی مگر Majority کا کہنا ہے کہ اچھا بہت ہے ایماندار ہے لیکن He won't get enough seats

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ لوگوں کا خیال ہے اور ہم بھی بہت پہلے دیکھ چکے ہیں کہ شہروں میں بڑی اکثریت سے کامیاب ہو جائے مگر دیہات میں وہ اتنی اکثریت نہ حاصل کر پائے Even then we expect ہم تو اس کو زیادہ Weight نہیں دے رہے۔ اگر 35 فیصد بھی وہ نشستیں لے گیا تو شہروں میں وہ یہ کر لے گا۔ اس کے پاس Leverage ہو جائے گا پرائم منسٹر بننے کے لیے۔ قوموں کی زندگی بڑی لمبی ہے اور یہ ایک جوان آدمی ہے اور ہم Expect کرتے ہیں کہ اگر وہ سال دو سال Lose بھی کر جاتا ہے تو بھی اگلے وقت میں آ کر He will be the prime minister of Pakistan بہر حال مجھے اتنا پتہ ہے کہ ایک سادہ سی بات ہے کہ پاکستان کی سیاست میں اگر کوئی Lower level پر فنکشنل ہے تو وہ ق لیگ ہے۔ اپر۔ لیول پہ اگر کوئی فنکشنل ہے تو عمران خان ہے۔ پڑھے لکھے، درمیانے طبقے کو اپیل کر رہا ہے اور یقیناً یہ طبقہ جب باہر نکلے گا تو خان صاحب جیت جائیں گے۔ مگر لوئر اور گلی

کوچ کے لیول پر میرا خیال ہے اور نظر بھی آ رہا ہے کہ پھر ق۔ لیگ جیتے گی۔ ٹوٹیں گی دو جماعتیں، ن لیگ اور پیپلز پارٹی PPP still very, very sure کہ ہم اپنی بنیادی Strength سے اتریں گے، جو موجود ہے اگر وہ لے جاتے ہیں تو ایک جماعت Wash out ہو جائے گی اور وہ ن لیگ ہے۔ باقی پیپلز پارٹی، ق۔ لیگ اور خان صاحب لے جائیں گے۔

طالبعلم: کیا پاکستان میں تبدیلی صرف الیکشن سے ہی آئے گی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں! (ہنستے ہوئے) بات یہ ہے کہ پاکستان کسی سیاسی تبدیلی سے بنا تو نہیں ہے لیکن Throughout the history, Pakistan is made by military یہاں داخلہ بھی فوجیوں کا ہوا اور یہاں انجام بھی فوجیوں کا ہوگا۔ سلطان محمود آف غزنہ سے لے کر تھرو آوٹ انڈین مسلمز کے یہ علاقے جو ہیں فوجیوں کا ہی ان میں دخل رہا ہے۔

تمت بالخیر

Contact:

Prof.Ahmad Rafique Akhtar's official Website

www.alamaat.com

webmaster@alamaat.com

0300-6259706 / 0333-5843322

Rs.

www.sang-e-meel.com
ISBN-10 969-35-
ISBN-13 978-969-35-
9789693523997

www.alamaat.com